﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک 23 ستمبر 2016ء | شمارہ39

20 ذوالحجہ 1437 ہجری قمری ❁ 23 تبوک 1395 ہجری شمسی

یتیم پر دست شفقت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: اگر تو دل کو نرم کرنا چاہتا ہے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھ۔

(مسند احمد باقی مسند المکثرین حدیث نمبر7260)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہمارا نبی وہ نبی ہے جس کی سچائی کے نشان ہم اپنے اس زمانے میں دیکھ رہے ہیں۔ ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔

محض قصے یقین عطا نہیں کرتے اور ان میں وہ قوت نہیں ہوتی جو رب العالمین کی طرف کھینچ کر لائے۔ (قوت جذب) صرف آیات مشہودہ اور کرامات موجودہ میں ہوتی ہے۔ اور اس سے دل بدل جاتے اور نفوس پاک ہوتے اور تمام عیوب دور ہوجاتے ہیں۔ اور یہ اسلام اور ہمارے نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے مختص ہیں اور مَیں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ بلکہ میں انہیں لوگوں میں سے اور اہل تجربہ میں سے ہوں۔

مجھے ایسے لوگوں پر سخت تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے فرقوں میں سے ہیں مگر بایں ہمہ اس دین کے فیوض اور ہمارے نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور علیم خدا کی ہمکلامی سے انکار کرتے ہیں۔

’’کیا تم نہیں دیکھتے کہ عیسائیوں کے علماء کس طرح جاہلوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اقوال اور اعمال کو دلفریب شکل میں پیش کرتے ہیں تا کہ وہ (ان کی طرف) رجوع کریں۔ اور اے عقلمندو! اللہ نے تمہارے لئے ان کے خلاف ایک حجت نازل فرمائی پھر تم اس کی حجت سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور اللہ کی قسم! اگر ان کے پہلے اور پچھلے اور ان کے خواص اور عوام اور ان کے مرد اور ان کی عورتیں اکٹھے ہوجائیں تو بھی ویسا ایک نشان نہیں پیش کرسکتے جیسے نشان ہمارے رب نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باطل پر ہیں اور ہم حق پر۔ اور ہمارا خدا زندہ اور ان کا خدا مردہ ہے اور وہ ان کی چیخ و پکار نہیں سنتا۔ اور ہمارا نبی وہ نبی ہے جس کی سچائی کے نشان ہم اپنے اس زمانے میں دیکھ رہے ہیں۔ اور ان (عیسائیوں) کے ہاتھ میں گندگی کے ڈھیر پر اُگے ہوئے سبزہ کے سوا کچھ نہیں۔ پس اے غافلو! تم امن کے قلعہ سے کس طرف بھاگ رہے ہو۔

ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ پس اتباع کے بعد وحی کا ملنا ہمارا حق اور ہماری ملکیت ہے اور وہ ہماری فطرت کی گمشدہ متاع ہے جسے ہم نے اس نبی مطاع (کے فیض) سے پایا ہے اس طرح وہ ہمیں خریدے بغیر مفت دی گئی۔ کامل مومن وہ ہے جسے یہ نعمت (وحی) عطیہ کے طور پر عطا کی گئی اور جسے اس میں سے کچھ بھی حصہ نہ دیا گیا اس کے برے انجام کا خدشہ ہے۔

یہ ہمارا دین ہے جس کے پھل ہم ہر آن دیکھ رہے اور اس کے انوار کا مشاہدہ کررہے ہیں اور جو نصاریٰ کا دین ہے تو (حقیقتاً) وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہے جس کی تاریکی لوگوں کو خوفزدہ کرتی ہے۔ اور اس کا اندھیرا آنکھوں کو اندھا کردیتا ہے۔ کیا اس (عیسائیت) میں کوئی نشان ہے جسے ہم دیکھ سکیں اور اللہ کی قسم اگر دین اسلام نہ ہوتا تو رب العالمین کی معرفت دشوار ہوجاتی۔ پوشیدہ معارف صرف اس دین اسلام سے ظہور میں آئے ہیں اور یہ دین ایک ایسے درخت کی طرح ہے جو اپنے پھل ہر وقت دیتا ہے اور ان کھانے والوں کو دعوت دیتا ہے جو عقلمندوں میں سے ہیں۔ اور جو عیسائی مذہب ہے تو وہ ایک ایسے درخت کی طرح ہے جسے زمین سے اکھاڑ دیا گیا ہو۔ اور تیز و تند آندھیوں نے اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا ہو اور پھر چوراچکوں نے اس کے آثار باقی نہ رہنے دیئے ہوں۔ اور ان کے مذہب میں صرف منقولی قصے ہیں اور مشاہدات کا فقدان ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ محض قصے یقین عطا نہیں کرتے اور ان میں وہ قوت نہیں ہوتی جو رب العالمین کی طرف کھینچ کر لائے۔ (قوت جذب) صرف آیات مشہودہ اور کرامات موجودہ میں ہوتی ہے۔ اور اس سے دل بدل جاتے اور نفوس پاک ہوتے اور تمام عیوب دور ہوجاتے ہیں۔ اور یہ اسلام اور ہمارے نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے مختص ہیں اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ بلکہ میں انہیں لوگوں میں سے اور اہل تجربہ میں سے ہوں۔ اور اس سے ہم منکرین پر حجت تمام کرتے ہیں۔ اور وہ دین کیا شَے ہے جو اُس گھر کی طرح ہو جس کے آثار مٹ چکے ہوں یا اس باغ کی طرح ہے جس کے درخت جڑ سے اکھاڑ دیئے گئے ہوں۔ اور کوئی صاحب عقل ایسے دین پر راضی نہیں ہوگا جو ایسے گھر کی طرح ہو جو ویران ہوچکا ہو یا ایسے عصا کی طرح ہو جو ٹوٹ چکا ہو یا اس عورت کی طرح ہو جو بانجھ ہوگئی ہو یا اس آنکھ کی طرح ہو جو اندھی ہوگئی ہو۔ پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کرتا ہے اور زندگی کو رونق بخشتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! مجھے ایسے لوگوں پر سخت تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے فرقوں میں سے ہیں مگر بایں ہمہ اس دین کے فیوض اور ہمارے نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور علیم خدا کی ہمکلامی سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں کیا ہوگیا ہے جو اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتے اور اپنی فطانت کی آنکھیں نہیں کھولتے، پس میں ان کی اس طرح کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور مجھے ان پر اور ان کے اقوال پر سخت تعجب ہوتا ہے۔ یقیناً مَیں ان میں مامور من اللہ کے طور پر کھڑا ہوں پر وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پر وہ نہیں آتے اور وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں حالانکہ وہ سن رہے ہوتے ہیں۔ کیا ان تک ان لوگوں کے حالات نہیں پہنچے جو اپنے رسولوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور باز نہیں آتے تھے۔ کیا ان کے لئے قرآن میں بریّت موجود ہے جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ میرا رب مجھ سے ہوں۔ اللہ کی قسم! میں خدائے رحمان کی طرف سے ہوں۔ میرا رب مجھ سے ہمکلام ہوتا اور فضل و احسان کے ساتھ میری طرف وحی کرتا ہے۔ میں نے اسے ڈھونڈا تو اسے پایا اور میں نے اس کی تلاش کی تو وہ مجھے مل گیا اور ایک موت کے بعد مجھے زندگی عطا کی گئی۔ اور فانی چیزوں کو چھوڑ دینے کے بعد میں نے حق کو پایا۔ یقیناً ہمارا رب طلب کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا اور جس نے یقین کی تلاش کی وہ اسے شبہات میں پڑا رہنے نہیں دیتا۔ تم نے ہر طرح کی تدبیروں کو آزما دیکھا اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو میں ضرور ہلاک ہونے والوں میں سے ہوتا۔ اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا’’ تو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔‘‘ پھر اس نے ہر میدان اور تدبیر کرنے والوں کی ہر تدبیر کے موقع پر اپنے اس وعدہ کو پورا کیا اور مجھے اپنے پاس پناہ دی اور تم میں سے ہر شخص نے مجھ پر حملہ کیا لیکن کوئی بشر مجھ پر غالب نہ آسکا تب وہ سب کے سب ناکام لوٹے۔ اور جسے اللہ نے ملانے کا حکم دیا تھا اسے تم نے کاٹا۔ اور تم نے لوگوں میں یہ مشہور کردیا کہ یہ لوگ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ اور تم نے تمنا کی کہ ہم بے یار و مددگار ہوجائیں لیکن اللہ نے تمہاری یہ خواہشات تم پر الٹا دیں۔ اور ہمارے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا۔ کیا یہی مفتریوں کی جزا ہے؟‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 53 تا58۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 اپریل 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان قائم ہونے والے رشتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان سے آئندہ نیک نسل چلائے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پہلا نکاح عزیزہ مدیحہ عمر (واقفۂ نو) بنت مکرم عمر رسول صاحب کا ہے جو عزیزم منصور احمد ملک مربی سلسلہ آئس لینڈ کے ساتھ اڑہائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

منصور ملک جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل پہلے بیچ (Batch) کے مبلغ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئس لینڈ میں خدمت بجا لا رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ مبلغ سلسلہ کی ذمہ داریاں جہاں جماعت کی تربیت کی ہوتی ہیں وہاں سب سے پہلے اس کو اپنا نمونہ قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جماعت میں آجکل عائلی مسائل بعض لحاظ سے بڑھنے شروع ہوئے ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے مبلّغین اور مربیان کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کہ جب بھی اُن کو موقع ملے تو وہ اس بارہ میں سمجھائیں کہ احمدی کی کیا ذمہ داری ہونی چاہئے اور سمجھانے کا اثر تبھی قائم ہوتا ہے جب خود اپنے نمونے قائم کئے جائیں۔ پس اس لحاظ سے مبلغ کی اور مربی کی یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مبلغ سلسلہ کی بیوی بھی چاہے وہ واقفۂ نَو ہے یا نہیں ہے، وقف ہے یا نہیں ہے اُس کو بھی واقف زندگی کی طرح زندگی گزارنی چاہئے۔ پس دونوں کو جہاں بھی ان کی تعیناتی ہو، جہاں بھی پوسٹنگ ہو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بہترین نمونے قائم کرنے ہیں اور جماعت کی تربیت کی ذمہ داری کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنا ہے اور صبر اور حوصلہ سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کو، ظاہر ہے کہ ایک انسان ہے، بشری تقاضے ہیں، کمزوریاں ہوتی ہیں ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت بھی کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ نتاشہ فاطمہ کھوکھر بنت مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر کینیڈا کا ہے جو عزیزم محمد عدنان ملک (واقف نَو) ابن ڈاکٹر خلیل ملک صاحب امریکہ کے ساتھ پندرہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ جیسا کہ میں نے بتایا سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب جو عزیزہ کے والد ہیں، نائب امیر ہیں اور ان کی والدہ بھی کینیڈا کی نائب صدر لجنہ ہیں، سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ اسی طرح عزیزم محمد عدنان ملک جو ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا عبدالکریم صاحب چٹھی مسیح کے پڑنواسے اور مرزا عبدالسمیع صاحب جو بڑا لمبا عرصہ ربوہ میں سٹیشن ماسٹر بھی رہے اور خدمات سلسلہ بھی بجالاتے رہے، اُن کے یہ نواسے ہیں۔ مرزا عبدالکریم صاحب کے پڑ نواسے اور مرزا عبد السمیع صاحب کے نواسے۔ بہر حال دونوں خاندان پرانے خدمت سلسلہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (رشتہ) ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ شہلا عباس کنگ بنت مکرم غلام عباس کنگ صاحب کا ہے جو عزیزم عاتق محمود (واقف نو) ابن مکرم طارق محمود صاحب کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ عائشہ سارہ ہاشم بنت مکرم محمد اکبر راجہ صاحب کا ہے جو عزیزم علی منصور ابن مکرم ڈاکٹر نصیر احمد منصور صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

مکرم ہاشم سعید صاحب جو یہاں کی بڑی جانی جانے والی شخصیت تھے۔ سعودی عرب میں بڑا لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا۔ یہاں سے جاتے ہوئے ان کو دل کی تکلیف تھی، جہاز سے اترتے ہی ہارٹ اٹیک ہوا اور وہیں وفات ہوگئی۔ انہوں نے وہاں بھی جماعت کی بڑی لمبی خدمات کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور یہ جو عائشہ سارہ بیٹی ہیں یہ ان کی لے پالک بیٹی تھیں اور بڑی اچھی تربیت بھی انہوں نے کی۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو بھی ہاشم صاحب کی تربیت کے نیک اثرات کو ہمیشہ قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ربیعہ یوسف بنت مکرم عبد الرؤوف یوسف صاحب مانچسٹر کا ہے جو عزیزم عتیق شفیق ابن مکرم محمد شفیق صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ جو ہے یہ مکرم یوسف خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ پاکستان کی پوتی اور چوہدری نذیر احمد صاحب دار الصدر شمالی کی نواسی ہے۔ چوہدری نذیر صاحب کو بھی بڑا لمبا عرصہ ربوہ میں صدر عمومی کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی اور ربوہ کے ایک محلّہ کی صدارت کا بھی ان کو موقعہ ملا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کے کافی وسیع تعلقات تھے۔ اس لحاظ سے بھی ان کو جماعت کی خدمت کی کافی توفیق ملتی رہی۔ اُن حالات میں جبکہ کافی سختیاں تھیں۔ ابھی بھی ہیں سختیاں لیکن جب نیا نیا 84ء کا قانون بنا ہے اس کے بعد سختیاں ایک دم زیادہ شدت اختیار کر گئی تھیں۔ تو یہ بچی ان چوہدری نذیر صاحب کی نواسی ہے اور عزیزم عتیق شفیق مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب کے نواسے ہیں جو خادم سلسلہ تھے اور بڑا لمبا عرصہ ان کو جامعہ میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ اور حدیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کتاب بھی لکھی ہوئی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان دونوں، لڑکا لڑکی کو بھی اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلیں بھی نیک صالح پیدا ہوں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

❁...... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 03 اگست 2016ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ امیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک بشیر الدین صاحب۔ لندن) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ 29/جولائی 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم ملک محمد ہاشم صاحب (سابق امیر جماعت کھیوڑہ پاکستان) کی بیٹی تھیں۔ نہایت نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، رحم دل اور غریبوں کی مدد کرنے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ (ربوہ)

18/جولائی 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ گاؤں کے متعدد غیر از جماعت بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرکزی مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی۔ آپ کے بیٹوں میں سے ایک مکرم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم مرزا داؤد احمد صاحب کو ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرم نسیم احمد خان صاحب (ابن مکرم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری) حال مورفیلڈن۔ جرمنی

6/اپریل 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو نصرت آرٹ پریس ربوہ میں 27 سال تک کمپوزر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ عرصہ 30 سال سے جرمنی میں رہائش پذیر تھے جہاں مورفیلڈن جماعت میں آپ کو بطور صدر جماعت اور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ کئی سال تک جلسہ سالانہ جرمنی پر شعبہ امانات میں بھی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ خلافت سے بہت عقیدت واخلاص کا تعلق تھا۔ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھواتے اور شکر گزار ہوتے ہوئے اس بات کا اظہار کرتے کہ ان کا چلنا پھرنا خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

(3) عزیزم مسرور احمد ملک (دار الفتوح غربی ربوہ)

گزشتہ دنوں برین ٹیومر کے باعث ساڑھے بارہ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم صوبیدار ملک غلام یاسین صاحب مرحوم (سابق صدر جماعت محلّہ دار الفتوح ربوہ) کے نواسے تھے۔ بہت ذہین وفطین، حاضر جواب، صاف گو طبیعت کے مالک تھے۔ بیماری کے دوران بہت صبر اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور بیماری کے دوران بھی اپنی والدہ کو پریشان نہ ہونے کی تلقین کرتے رہے۔ حضور انور کے خطبات بہت شوق سے سنتے اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ مرحوم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔

....

❁...... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 18 اگست 2016ء بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم۔ تھارٹن ہیتھ۔ کرائیڈن۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ 13/اگست 2016ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور مہمان نواز مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو دس سال تک بطور صدر لجنہ گھنوکے ججہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد رشید صاحب مورڈن جماعت میں بطور سیکرٹری امور عامہ اور ایک بیٹے مکرم طاہر محمود صاحب تھارٹن ہیتھ جماعت میں بطور سیکرٹری تبلیغ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم حاجی شیخ عبداللطیف صاحب (آف مراد کلاتھ ہاؤس۔ فیصل آباد)

28 جولائی 2016ء کو 90 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے بیٹے اور حضرت شیخ جھنڈا صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ بڑے منکسر المزاج، تہجد گزار اور نمازوں کے پابند تھے۔ گھر میں نماز سنٹر تھا جہاں روزانہ نماز ہوا کرتی تھی۔ اکثر قرآن کریم پڑھتے رہتے۔ جوانی میں ہی حج کی سعادت پائی۔ ضرورتمندوں کی پوشیدہ طور پر مدد کرتے۔ مالی قربانیوں میں حصہ لیتے۔ بڑے نرم مزاج، خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے۔ 1953ء اور 1974ء میں شدید جماعتی مخالفت کا سامنا کیا یہاں تک کہ آگ لگانے اور مار دینے کی دھمکیاں بھی ملیں مگر آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ لائلپور کے سیکرٹری امور عامہ اور جناح کالونی کے صدر رہے۔ قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے اور علم انعامی وصول کیا۔ 1988ء میں جرمنی منتقل ہوگئے۔ بیس سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ جہاں بھی رہے تبلیغ کرتے رہے۔ کافی بڑی ذاتی لائبریری تھی جو جماعت کو دے دی۔ آپ دکھ دینے والوں سے بھی حسن سلوک کرتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیوں اور پانچ بیٹوں سے نوازا جو مختلف رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم مولوی پی ایم محمد علی صاحب (ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ۔ تامل ناڈو)

26 جولائی 2016ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1970ء میں بیعت کی سعادت پائی اور پھر جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کر کے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تامل ناڈو کی مختلف جماعتوں میں خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 417

مکرم علی الزیادنہ صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم علی الزیادنہ صاحب آف اردن کے سفر احمدیت کے احوال کا پہلا حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کا باقی حصہ بیان کیا جائے گا۔وہ بیان کرتے ہیں:

شدید مخالفت اور مولویوں کی طرف سے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے باعث میرا کام آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا۔میں اس بارہ میں بہت متفکر تھا اور اس مشکل کا کوئی حل سجھائی نہ دیتا تھا۔انہی ایام میں احمد نایف نامی ایک شریف النفس اور حافظ قرآن ڈینٹسٹ آیا اور میرے کلینک پر جزوی طور پر کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔میں نے اسے بتایا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور پھر جب اس نے کہا کہ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو میں نے اسے کام کے لئے ہاں کردی۔

جنابِ مولوی کی تشریف آوری

کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرے کلینک پر ایک مولوی چار باریش اشخاص کے ساتھ آیا۔دراصل یہ وہی مولوی تھا جس کے ساتھ میرے چچا نے مجھے مناظرہ کرنے کو کہا تھا۔ اس وقت ڈاکٹر احمد بھی وہیں موجود تھا۔مولوی صاحب نے آتے ہی کہا کہ ہم تکفیری نہیں ہیں اور تشدد کے خلاف ہیں۔ میں نے ان کے سامنے مسلمان کی تعریف بیان کی جس کے بارہ میں انہوں نے اقرار کیا کہ جس پر یہ تعریف چسپاں ہوسکتی ہے وہ یقیناً مسلمان ہے۔

پھر اس نے کہا کہ: کیا تم قادیانی ہو؟

میں نے کہا کہ میں احمدی مسلم ہوں اور قادیانیت کے نام سے دنیا میں نہ کوئی مذہب ہے نہ فرقہ۔

اس کے بعد وہ ایک ایک کر کے تمام شبہات اور اعتراضات کرنے لگا جو عموماً ہمارے مخالفوں کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں۔یعنی نعوذ باللہ احمدی قادیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، اور وہ صرف دو نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے وغیرہ نہیں رکھتے۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سوتا اور جاگتا ہے اور غلطی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے قرآنی آیات کے ذریعہ استدلال کرتے ہوئے اس کے سوالوں کا جواب دیا اس کے بعد کہا کہ اگر ہمارے عقائد ایسے ہی بودے ہوتے جیسے آپ کے اعتراضات میں بیان ہوئے ہیں تو ایسی باتیں تو بے سمجھ بچوں کے لئے بھی قابل قبول نہیں کجا یہ کہ پڑھے لکھے اور عاقل لوگ ان کو مانتے اور انہیں اپنی دینی اور روحانی ترقی کا موجب خیال کرتے۔

یہ سن کر مولوی صاحب نے کسی قدر سوچ کر جواب دیا کہ تمہاری بات ٹھیک ہے۔میں نے کہا کہ اگر ہمارے عقائد ایسے ہی بے سروپا اور غیر عاقلانہ ہیں تو تمہیں یہ کہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ احمدیت اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ نیز محض ایسے بودے اور بے سروپا عقائد کو ختم کرنے کے لئے آپ جیسے علماء اور بڑی اسلامی حکومتوں کا تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمارے ساتھ آمادہ بہ جنگ ہونے کا مطلب بھی سمجھ نہیں آتا۔

تکفیر کی روش اور سعید روح کی بیعت

میرے سوالوں سے مولوی صاحب کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگیا جسے کسی قدر کم کرنے کے لئے انہوں نے کہا کہ ہم دین کے معاملہ میں مداہنت سے کام نہیں لے سکتے، اس لئے اصل بات کہنے میں مجھے ذرہ بھی تامل نہیں ہے کہ ساری امت نے آپ کی جماعت کے خلاف اجتماعی طور پر تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اور تمام امت اسلامیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی منظوم کلام سے یہ دو شعر پڑھے:

كَفِّرْ وَمَا التَّكْفِيرُ مِنْكَ بِبِدْعَةٍ
رَسْمٌ تَقَادَمَ عَهْدُهُ الْمُتَقَدِّمُ
قَدْ كُفِّرَتْ مِنْ قَبْلُ صَحْبُ نَبِيِّنَا
قَالُوا لِئَامٌ كَفَرَةٌ وَهُمْ هُمْ

ترجمہ: تُو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں۔یہ تو ایک پرانی رسم چلی آتی ہے۔اس سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے اور روافض نے کہا کہ یہ لئیم کافر ہیں اور ان کی شان وہی ہے جو ہے۔

یہ سنتے ہی ان میں سے ایک اٹھا اور چیختے ہوئے ہمارے سامنے پڑی میز پر زور سے ایک مُکّا مار کر بولا کہ اگر تم قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے تو پچھتاؤ گے۔اس کے ساتھ باقی سب بھی غصے میں لال پیلے ہوتے ہوئے میرے کلینک سے نکل گئے۔ڈاکٹر احمد یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔مولوی حضرات کے جانے کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب کچھ تو اسلام کی ابتدا میں صحابہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے جماعت کے بارہ میں کچھ مزید معلومات حاصل کیں اور بالآخر بیعت کرلی۔الحمدللہ۔

جواب دینے سے نہیں رک سکتا

مَیں نے تو ان مولویوں کی کوئی شکایت نہ کی لیکن نہ جانے کیسے اس کی خبر سی آئی ڈی تک پہنچ گئی اور ان مولویوں کو سی آئی ڈی کی ایک برانچ میں بلوایا گیا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے وہاں جا کے سب باتوں کا انکار کردیا اور کہا کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ پھر سی آئی ڈی والوں نے مجھے بلایا تو میں نے کئی نشستوں میں تفصیل کے ساتھ جماعت کے عقائد پر روشنی ڈالی۔ میرے ساتھ ان کا سلوک بہت عزت واحترام والا تھا۔ان سٹنگز کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ آپ براہ کرم تبلیغ نہ کریں کیونکہ اس سے سلفی مولویوں کے بھپر کر حد سے باہر نکلنے کا اندیشہ ہے۔میں نے کہا کہ میں نہ تو کسی سے مناظرہ کروں گا نہ ہی کسی پبلک مقام پر تبلیغ کروں گا ہاں اگر کوئی مجھ سے پوچھے گا یا اعتراض کرے گا تو اس کو جواب دینے سے باز نہیں رہ سکتا۔

مخالفت کے کئی رنگ

مولویوں میں احمدی علم کلام کا سامنا کرنے کی سکت نہیں ہے اس لئے انہوں نے افواہوں اور غلط پروپیگنڈے کا سہارا لیا اور میرے متعلق مشہور کرنا شروع کردیا کہ گویا میں لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کرنے کے عوض جماعت سے 1000 دینار ماہانہ تنخواہ لیتا ہوں۔جو لوگ مجھے جانتے تھے اور میرے مالی حالات سے آگاہ تھے انہوں نے ان افواہوں پر کان نہ دھرے کیونکہ میرے مالی حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے جارہے تھے حتی کہ یہ حالت ہوگئی کہ میرے کلینک پر کئی روز بعد کوئی گاہک آتا تھا۔مجبوراً مجھے قرض لے کر گزارا کرنا پڑا۔

چند ماہ تک تو یہی سلسلہ جاری رہا۔پھر میرے کالج کے ایک قریبی دوست کو میرے حالات کی خبر ہوئی تو اس نے عمان شہر میں میرے لئے کام تلاش کر کے مجھے اطلاع دی۔ میں انٹرویو کے لئے پہنچا۔یہ ایک کلینک تھا جس کے ساتھ مصنوعی دانت بنانے کی چھوٹی سے فیکٹری بھی تھی۔ میرے ذہن میں تو یہی تھا کہ کسی ڈاکٹر سے ملنے جارہا ہوں لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ شیخ ولید نامی یہ ایک باریش شخص ہے۔ بہرحال انٹرویو میں تمام امور پر اتفاق ہوگیا اور میں نے اسی علاقے میں گھر بھی کرائے پر لے کر فیملی کو بلالیا۔ پہلے ماہ تو بہت اچھی آمدنی ہوئی لیکن دوسرے ماہ میں میں نے محسوس کیا کہ شیخ ولید کے میرے ساتھ برتاؤ میں فرق آنا شروع ہوگیا ہے۔ پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ شیخ ولید کو کسی نے میرے احمدی ہونے کے بارہ میں بتادیا ہے۔ پھر شیخ ولید نے جب مجھ سے اس کی تصدیق چاہی تو میں نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا کہ ہاں میں احمدی ہوں لیکن اس کا میرے کام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔لیکن شیخ ولید نے میری اس وضاحت کو کافی نہ سمجھا اور اپنے ایک سلفی دوست کو بلوا لیا جس کے ساتھ میری کئی نشستیں ہوئیں جن کے آخر پر اس نے کہا کہ باقی تو سب ٹھیک ہے لیکن نبوت کا باب کھولنے سے بہت مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ پھر نجانے کیوں اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عرصہ بھی سب کا سب خیر و برکت نہ تھا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ان حالات میں ہوتا تو شاید کبھی اسلام قبول نہ کرسکتا۔ مجھے اس کی اس بات سے تعجب ہوا لیکن مجھے محسوس ہوا کہ شاید خدا تعالیٰ نے اس سے اپنے ہی خلاف شہادت دلوائی ہے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں تأمّل ہے وہ آپؐ کے خادم پر کیونکر ایمان لاسکتا ہے۔اس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ شیخ ولید نے کسی دوسرے ڈینٹسٹ سے کنٹریکٹ کرلیا ہے۔ چنانچہ مجبوراً مجھے وہاں سے کام چھوڑنا پڑا۔

تبلیغ اور ثمرات

اس کے بعد میں کچھ عرصہ تک مختلف کلینکس پر کام کرنے کے بعد ایک خلیجی ملک میں چلا گیا۔وہاں میری اکثر بعض عیسائیوں کے ساتھ بحث ہوتی رہتی تھی اور میں ان کے سامنے جماعت کے لٹریچر میں مذکور دلائل پیش کرتا۔ ایک روز تنگ آکر ایک عیسائی نے کہا کہ تم جب بات کرتے ہو تو کسی عام عیسائی عقیدہ کی نفی نہیں کرتے بلکہ عیسائیت کو ہی جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہو۔یہ کہہ کر اس نے آئندہ مجھ سے بحث کرنے سے معذرت کرلی۔

خدا کے فضل سے میری تبلیغ سے میرے ساتھ کام کرنے والے ایک ڈاکٹر مکرم سیف الدین حامد صاحب اور اس کی اہلیہ کے علاوہ ایک یمنی دوست اور دو سیرین بہنوں نے بیعت کی ہے۔اس کے علاوہ متعدد اشخاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانتے ہیں لیکن بیعت کرنے میں تردّد محسوس کرتے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد سفینۂ نجات میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

....

مکرمہ شروق الغنمیین صاحبہ

مکرم علی زیادنہ صاحب کی اہلیہ مکرمہ شروق الغنمیین صاحبہ کی بیعت کا واقعہ تو پچھلی قسط میں گزر چکا ہے۔اس کے بارہ میں وہ لکھتی ہیں کہ:

میرے خاوند نے مجھے بہت لمبی بحثوں کے ذریعہ جماعت کی صداقت کا قائل کرنے کی کوشش کی لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ پھر ہم نے مکرم تمیم ابو دقہ صاحب کے ساتھ ان کے گھر پر کئی ملاقاتیں کیں لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ پھر ایک روز میرے خاوند نے مجھے اپنے احمدی ہونے کے بارہ میں بتایا اور الیس اللہ بکاف عبدہ والی انگوٹھی کا تذکرہ کیا تو یہ سنتے ہی آن کی آن میں میری کایا پلٹ گئی اور ایک لمحے میں وہ سب کچھ ہوگیا جو اتنی لمبی بحثوں اور ملاقاتوں میں نہ ہوسکا تھا۔تفصیل یہ کہ میں نے اپنے طالبعلمی کے زمانے میں ایک رؤیا دیکھا تھا کہ کسی نے مجھے ایک انگوٹھی دی ہے جس پر الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہے اور میں نے وہ انگوٹھی پہن لی۔ اور آج معلوم ہوا کہ یہ انگوٹھی تو جماعت احمدیہ کی پہچان بن گئی ہے۔اس کے بعد میرے لئے ان کار کی کوئی گنجائش نہ رہی اور میں نے بیعت کرلی۔

نصرتِ اسلام کے بارہ میں رؤیا

بیعت سے قبل میں نے ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں یہ آیت کریمہ پڑھ رہی ہوں: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ ۔یعنی جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے تو وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے۔

مَیں نے یہ خواب اپنے علاقہ کی ایک مبلّغہ کو سنائی۔اس نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ تم اسلام کی نصرت کا کوئی کام کروگی۔ مجھے یہ بات بھول گئی۔لیکن جب میں نے اس مبلّغہ کو جماعت کی طرف بلایا تو مجھے اس کی بات بھی یاد آگئی۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ تم اس بات پر گواہ ہو کہ تم نے ہی میری خواب کی تعبیر کرتے ہوئے کہا تھا کہ: تم اسلام کی نصرت کا کوئی کام کروگی۔اور مَیں سمجھتی ہوں کہ امام مہدی کی بیعت کر کے مَیں اسلام کے انصاروں میں شامل ہوگئی ہوں۔یوں میری خواب اور تمہاری تعبیر درست نکلی ہے۔

یہ سن کر اس مبلّغہ نے کہا کہ تم نے احمدیت میں شامل ہوکر ہمیں ایسی جماعت سے متعارف کروادیا ہے جو اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے اور ہمیں اس کا سدّ باب کرنے اور اس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوئی ہے۔یوں تم نے نصرتِ اسلام کا ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔

خدا کی پیدا کردہ الفت ومحبت

ایک بات جس کو میں بیان کرنے سے رہ نہیں سکتی وہ یہ کہ میرے خاوند نے اپنے کام کے سلسلہ میں ایک خلیجی ملک کا سفر اختیار کیا اور ہم نے وہاں پر پانچ سال کے قریب قیام کیا۔وہاں پر ہمارا مختلف احمدیوں کے ساتھ تعارف ہوا۔ان کی بے لوث محبت کو میں جب بھی یاد کرتی ہوں میری آنکھیں بھر آتی ہیں۔خصوصاً پاکستانی احمدیوں کے اخلاص اور محبت کا اپنا ہی رنگ تھا جس کا میری روح پر بہت گہرا اثر ہے۔مثلاً ایک خرّم صاحب کی فیملی تھی۔ان کی بیوی کو میری زبان سمجھ نہیں آتی تھی اور مجھے اس کی زبان نہ آتی تھی لیکن ان کے اعلیٰ اخلاق، دلی محبت اور اخوت و مودّت کے جذبے کو دیکھ کر میرا احمدیت کے ساتھ تعلق مزید مضبوط ہوا۔ اور میں آج بھی یہی دعا کرتی ہوں کہ اے خدا! اگر ان سے میری اس دنیا میں ملاقات اور ان کے ساتھ رہنا مقدر نہیں ہے تو جنت میں ہمیں ساتھ ساتھ رکھنا۔ آمین ثم آمین۔ .... **(باقی آئندہ)**

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست و ستمبر 2016ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں اور کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کا انعقاد

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

29 اگست 2016ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 124 افراد اور پچاس (50) افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 43 جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کرکے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

جماعت Renningen سے آنے والی فیملیز 205 کلومیٹر، Waiblingen اور Stuttgart سے آنے والی 215 کلومیٹر اور جماعت Claw سے آنے والی 225 کلومیٹر اور Trier سے 230 اور Bochum سے 250 اور Freiburg سے آنے والی فیملیز اور احباب 280 کلومیٹر کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔

اسی طرح جماعت Ulm-Donau سے ملاقات کے لئے آنے والے 300 کلومیٹر اور جماعت Plauen اور جماعت Hannover سے آنے والے 350 کلومیٹر اور پھر برلن (Berlin) سے آنے والے احباب اور فیملیز 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور قرب میں چند لمحات گزارنے کے لئے پہنچے تھے۔

ان سبھی فیملیز نے دورانِ ملاقات اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ پاکستان، دوبئی، آسٹریلیا، بورکینافاسو اور سوئٹزرلینڈ سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ان احباب اور فیملیز کی تھی جو دوران سال پاکستان سے جرمنی پہنچے تھے اور اپنی زندگیوں میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ یہ مبارک اور بابرکت لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے جو انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔ تکالیف، پریشانیوں، دکھوں اور تکلیفوں میں گھرے ہوئے یہ لوگ، تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دعاؤں کے خزانے لُوٹے اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف راحت و سکون اور اطمینانِ قلب میں بدل گئیں اور یہ مبارک لمحات اور یہ دن ہمیشہ کے لئے ان کے لئے بھی اور ان کی نسلوں کے لئے بھی ایک یادگار دن بن گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ دن ان سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس یوکے) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

آج کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دو علیحدہ پروگرام رکھے گئے تھے۔

کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے ساتھ میٹنگ

پہلا پروگرام طلباء کا تھا اور اس کا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور طلباء کے ساتھ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزم انیق احمد صاحب نے کی بعدازاں اس کا جرمن زبان میں ترجمہ عزیزم مبین مارک انتھونی McKay نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم نبیل اسلم صاحب نے اپنی پریزنٹیشن دی۔ موصوف اس وقت فزکس میں پی۔ایچ۔ڈی کر رہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ہم اپنی ریسرچ میں دنیا کے سب سے چھوٹے سینسر کے ساتھ تجربات کرتے ہیں جو کہ ہیرے کا ایک انفرادی ایٹم ہے۔ ایٹم کا ڈایا میٹر نینومیٹر میں ہوتا ہے جو کے ایک انسانی بال کے ڈایا میٹر سے دس لاکھ گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ خاکسار کا آج موضوع یہ ہے کہ ہم اتنے چھوٹے لیول پر تجربات کیسے کرتے ہیں اور اس کے فوائد کیا ہیں۔

ہم ایک ایسا آلہ بنانا چاہتے ہیں جو کسی بھی قسم کے مواد کے بارے میں بتا سکے کہ وہ کون سے اجزائے ترکیبی پر مشتمل ہے اور اس کی ایٹمی ساخت کیا ہے اور یہ سب معلومات ہمیں نینومیٹر اسکیل پر درکار ہیں کیونکہ یہ معلومات صنعت کاری کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہیں اور ان کا سب سے زیادہ اہم استعمال میڈیکل کے شعبہ میں ہے جہاں ایک بائیولوجیکل سسٹم کو سمجھنے کے لئے مالیکیولز کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہوتا ہے مثلاً کینسر کے بارہ میں جاننے کے لئے کہ وہ کیسے بنتا ہے اور اس کا علاج کیسے کیا جاتا ہے۔

آج کے زمانہ میں ایسی ٹیکنیکس موجود ہیں جن کی مدد سے ہم ایٹم کی ساخت کے بارہ میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان ٹیکنیکس میں ماس اسپیکٹرومیٹری (mass spectrometry)، انفرا۔ریڈ اسپیکٹروسکوپی (infrared spectrometry)، ایکس ریز (x-rays) اور نیوکلیئر میگنیٹک ریسونینس (nuclear magnetic resonance) یا این۔ایم آر (NMR) شامل ہیں۔ خاکسار اس وقت صرف این۔ایم۔آر کی بات کرے گا اور دوسری ٹیکنیکس کے ساتھ اس کا موازنہ کرے گا۔

این۔ایم۔آر کا سب سے زیادہ استعمال جو سب لوگ جانتے ہیں وہ ایم۔آر۔آئی یعنی میگنیٹک ریسونینس امیجنگ (magnetic resonance imaging) ہے جو کہ بکثرت کلینکس میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ایٹم کن اجزا سے مل کر بنا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اسکول میں سیکھا ہے کہ ایٹمز شیلز پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں الیکٹرونز ہوتے ہیں اور ان کے مرکز یا کور (Core) میں نیوکلیس ہوتا ہے جو کہ پروٹونز اور نیوٹرونز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان پروٹونز اور نیوٹرونز کی خاص تعداد نیوکلیس کو اسپن کی خاصیت دیتی ہے۔ اسپن کو ہم ایک بہت ہی چھوٹے مقناطیس کی طرح سمجھ سکتے ہیں اور اس کو ایم۔آر۔آئی میں شناخت کیا جاتا ہے۔

ان اسپنز کی تعداد اور ڈینسٹی (Density) جسم کے مختلف حصوں میں مختلف ہوتی ہے۔ خون میں ہڈیوں سے زیادہ نیوکلیر اسپن موجود ہوتا ہے۔ مثلاً اس طرح دماغ کی ایک تصویر تشکیل دی جاتی ہے۔ این۔ایم۔آر اور ایم۔آر۔آئی نینومیٹر سے لے کر کچھ سو مائیکرومیٹرز تک کارآمد ہے لیکن جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ جسم کے خلیات اور مالیکیولز مائیکرومیٹر اسکیل پر ہوتے ہیں لہٰذا یہ ٹیکنیکس اس حد تک فائدہ مند نہیں ہیں۔

ہمارا سینسر چونکہ اٹامک اسکیل کا ہے اس لئے اس کی ریسولوشن (resolution) بھی نینومیٹر تک ہے۔ یہ اٹامک سائز کا سینسر ہیرے میں موجود ہوتا ہے اور ہیرا کاربن سے بنتا ہے۔ اگر یہ صرف کاربن پر مشتمل ہو تو یہ ٹرانسپیرنٹ یا شفاف ہوتا ہے لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہیرے مختلف رنگوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ رنگ ان کو دوسرے ایلیمنٹز کی وجہ سے ملتا ہے۔ اگر نائٹروجن ایٹمز کافی تعداد میں ہوں تو ہیرے کا رنگ پیلا ہوتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ تعداد میں ہوں تو اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

اب اسی طرح ایک نائٹروجن ایٹم کے الیکٹرونز سے بھی اسپن بن سکتا ہے۔ اس سے قبل خاکسار نے نیوکلیئر اسپن کی بات کی تھی، الیکٹرونز کے اسپن سے جو میگنیٹک فیلڈ بنتی ہے وہ نیوکلیئر اسپن سے دو ہزار گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس اسپن کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں اور ان کا انرجی لیول ان کی میگنیٹک فیلڈ کی شدت پر منحصر ہوتا ہے۔ اب ہم اس کو بطور سینسر استعمال کر سکتے ہیں۔

تجربہ کرنے کے لئے ہم سبز لیزر بیم کو ہیرے کے اندر منعکس کرتے ہیں۔ جہاں بھی نائٹروجن ایٹمز موجود ہوں تو وہ سرخ رنگ کی لائٹ (light) امٹ (emit) کرتی ہیں جس کے باعث ہم انہیں شناخت کر سکتے ہیں۔ بائیں جانب دی گئی تصویر میں آپ ایک ایسا اسکین دیکھ سکتے ہیں۔ سرخ رنگ کے دھبوں میں نائٹروجن موجود ہے اور نیلے میں نہیں ہیں۔ سرخ رنگ کی انٹینسٹی اسپن کے انرجی لیول پر منحصر ہوتی ہے اس طرح ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ ہم کون سے لیول پر ہیں۔ اگر ہم نے ان لیولز کی انرجی کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا ہوں تو ہمیں مائیکروویوز کی مدد سے ان کو ایک لیول سے دوسرے لیول میں ٹرانسفارم کرنا ہوگا۔ دائیں جانب تصویر میں مائیکروویو کی فریکوئنسی دکھائی گئی ہے اس طرح ہم نے اگر انرجی لیول کا پتا کرنا ہو تو ہم فوراً سرخ رنگ کی انٹینسٹی سے کر سکتے ہیں۔

یہ سینسر ہم ہیرے کی سطح کے کچھ نینومیٹر نیچے رکھ کر سگنل کا پتا لگا سکتے ہیں اور پیریوڈک ٹیبل کی مدد سے ہم پتا لگا سکتے ہیں کہ ان مالیکیولز میں کون سے ایٹم موجود ہیں۔

خاکسار کی پی۔ایچ۔ڈی کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے سینسر کو اتنا بہتر بنالیا ہے کہ نہ صرف ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ کس مواد میں کون سے ایٹمز موجود ہیں بلکہ یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ ان کی ساخت کیا ہے اور یہ کہ کس طرح کے مالیکیولز موجود ہیں۔ مثال کے طور پر پولی بیوٹاڈیئین سی۔ ہائڈروجن کے باہمی اشتراک سے بنتا ہے پہلے تو ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ اس میں ہائڈروجن موجود ہے اور اگلے لیول پر ہم ہر مالیکیول میں موجود ہائڈروجن کا سگنل (signal) بھی معلوم کر سکتے ہیں۔

ہمارا سینسر چونکہ خود اٹامک لیول کا ہے اس لئے وہ اس قابل ہے کہ مالیکیولر لیول کی تصاویر لے سکتا ہے۔ دنیا کی کوئی اور ٹیکنیک اس وقت اس کے مقابلہ کی نہیں ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انسانیت کے کام آئے گی انشاء اللہ۔

اس پریزنٹیشن کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ریسرچ جو ہوئی ہے صرف جرمنی میں ہوئی ہے یا کہیں اور بھی ہوئی ہے یا کہیں اور بھی ہو رہی ہے؟

اس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ اُن کے پروفیسر نے یہ شروع کی تھی مگر اب دنیا کے مختلف ممالک میں کی جا رہی ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس ریسرچ میں کون زیادہ advance چلے گئے ہیں۔

اس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ اِن کی یونیورسٹی کا مقابلہ ہارورڈ یونیورسٹی یو ایس اے کے ساتھ رہتا ہے۔

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دونوں exchange بھی کرتے ہیں یا وہ اپنی ریسرچ کر رہے ہیں اور آپ اپنی ریسرچ کر رہے ہیں؟ جو ریسرچ ہوتی ہے جواب تک پہنچی ہے اُس میں exchange of views بھی ہوتا ہے یا اپنے اپنے کر رہے ہوتے ہیں؟

اس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ کانفرنسز بھی ہوتی ہیں جن میں ریسرچ present بھی کی جاتی ہے اور publications بھی ہوتی ہیں۔

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن publication میں ہر چیز آپ لوگ ظاہر تو نہیں کرتے۔ کچھ نہ کچھ ریسرچ والے اپنا چھپا کے رکھتے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ device بنائی ہے یا اِس کو measure کرنے کے لئے؟ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟

طالب علم نے عرض کیا کہ انہوں نے صرف ایک potential دکھایا ہے device تو اب مزید سائنسدانوں کے ساتھ مل کر بنے گی۔

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا ابھی تک laboratory میں ہی ہے۔ ابھی تک آپ کے experiments میں ہی ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تین دن کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اس جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پاکر ان جلسوں کا انعقاد شروع کیا تھا اور اس کا مقصد افراد جماعت کی اصلاح تھی۔ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی طرف کھنچے جانے کی کوشش کرنا تھا۔ علم و معرفت میں ترقی کرنا تھا۔ پاک تبدیلیاں پیدا کرکے انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا تھا۔ دنیا کی چاہتوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچانا تھا۔ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا عہد و پیمان کرنا اور اسے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پورا کرنا تھا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے رشتے کو بڑھانا تھا۔ پس پہلوں نے اس کام کو خوب نبھایا۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی کے جلسوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ آج اس نہج پر دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان جلسوں کا بھی وہی مقصد ہے جو قادیان کے جلسہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا اور جس کا میں نے مختصراً ابھی ذکر کیا ہے۔

ماحول جیسا بھی پاکیزہ ہو، انسان کو ہر وقت شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے اور ہوشیار ہو کر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو تین برائیوں، رَفث، فُسوق اور جدال سے بچنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمارے جلسوں پر بھی اگر اس سوچ کے ساتھ لوگ آئیں جو اصول اللہ تعالیٰ نے حج کے دوران برائیوں سے رکنے کا بیان کیا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہو سکتی ہے۔

یہ نہیں ہم کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے لیکن دینی ترقی کے حصول کے لئے اور اپنی اصلاح کے لئے یہ بنیاد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک بنیاد فرما دی کہ جہاں بڑے اکٹھ ہوں، مجمع ہوں ان باتوں کا بھی خیال رکھو۔ اور اگر ہم دینی ترقی کے لئے، اپنی اصلاح کے لئے جمع ہونے والے جلسہ میں ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو ہماری اصلاح کے معیار بڑھیں گے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ حقیقتاً انہی تین باتوں کے گرد گھومتی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ اپنے نفس کی اصلاح ہو۔ فضولیات سے پرہیز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو۔ اور ہر قسم کی خود غرضی اور جھگڑے کو ختم کریں۔

ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے لغویات سے بچنے، حُسن اخلاق دکھانے، زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھنے، نمازوں میں سوز و گداز پیدا کرنے، تکبر سے بچنے اور ہر ایک سے ہمدردی کرنے وغیرہ امور سے متعلق اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02 ستمبر 2016ء بمطابق 02 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام کالسروئے جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تین دن کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اس جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ افراد جماعت کی اصلاح کے لئے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی تھی اُس پہلے جلسہ کو اِس سال 125 سال پورے ہونے والے ہیں۔ وہ جلسہ جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہوا تھا اور مسجد کے ایک حصہ میں پچھتّر (75) افراد نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دنیا کی اصلاح اور اسلام کے پیغام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار بنتے ہوئے دنیا میں پھیلانے کا جو عہد کیا تھا۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 629)۔ اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام اور ان کی نیّتوں میں ایسی برکت ڈالی کہ آج یہاں جرمنی میں جماعت احمدیہ یہاں

کے بڑے بڑے میسر ہالوں اور کمپلیکس میں سے ایک مکمل کمپلیکس جو وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اس میں اپنا جلسہ منعقد کر رہی ہے اور اس وسیع و عریض عمارت کے باوجود بعض ضروریات کے لئے باہر کھلے میدان میں مارکیاں اور خیمے لگائے گئے ہیں۔ اگر دنیاوی وسائل کے لحاظ سے ہم دیکھیں تو ہمارے لئے آج بھی ممکن نہیں کہ اتنے وسیع اخراجات کر سکیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کے پیسے میں برکت ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہاں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

[ہال میں آواز کی گونج پیدا ہو رہی تھی اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ echo واپس آتی ہے۔ انتظامیہ جلسہ گاہ دیکھیں کہ آخر تک آواز بھی صحیح جا رہی ہے یا نہیں۔]

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر ان جلسوں کا انعقاد شروع کیا تھا (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 611)۔ اور اس کا مقصد افراد جماعت کی اصلاح تھی۔ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی طرف کھینچے جانے کی کوشش کرنا تھا۔ علم و معرفت میں ترقی کرنا تھا۔ پاک تبدیلیاں پیدا کر کے انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا تھا۔ دنیا کی چاہتوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچانا تھا۔ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا عہد و پیمان کرنا اور اسے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ پورا کرنا تھا۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کے رشتے کو بڑھانا تھا۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 399)

پس پہلوں نے اس کام کو خوب نبھایا۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی کے جلسوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ آج اس نہج پر دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان جلسوں کا بھی وہی مقصد ہے جو قادیان کے جلسہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا اور جس کا میں نے مختصراً ابھی ذکر کیا ہے۔

پس اگر تو ہم اس مقصد کے لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں تو ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ اگر کسی میلے کے تصور کے ساتھ یہاں آئے ہیں یا ہم میں سے کوئی بھی آیا ہے تو یہ بدقسمتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نیک مقصد کے لئے جمع ہونے کے لئے کہا اور ہم جمع بھی ہوئے لیکن نیک مقاصد کے حصول کے بجائے دنیاوی باتوں میں پڑ جائیں۔ پس یہاں آنے والا ہر احمدی یہ بات مدّنظر رکھے کہ ان تین دنوں میں دنیا سے بالکل قطع تعلق کر لے اور اس کے بعد بھی دنیا میں رہنے کے باوجود، دنیاوی کاموں میں پڑنے کے باوجود کہ یہ بھی ضروری چیز ہے، دنیاوی کام، روزگار ہے، کاروبار ہے، ضروری ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی کوشش کرنے کا عہد کر کے جائیں جو یہاں آپ میں پیدا ہوئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے رہیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ یہی مقصد عبادات کا ہے۔ اور ذکرِ الٰہی لازمی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتی رہتی ہے۔ اور پھر اگر انسان حقیقی عبادت، صحیح عبادت کر رہا ہے تو پھر اس کی وجہ سے ذکر الٰہی کی طرف توجہ رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں عبادت کا ایک رکن رکھا ہے جو ہر حالت میں ہر مسلمان پر تو فرض نہیں لیکن اس کے باوجود لاکھوں مسلمان ہر سال اس فریضے کو سرانجام دیتے ہیں یعنی حج بیت اللہ کا فریضہ۔ چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ فریضہ انجام دیا جائے گا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حج کی عبادت کی طرف توجہ دلا کر مسلمانوں کو یہ کہا کہ اپنی تمام تر توجہات ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رکھو کہ اس کے بغیر حج کا مقصد پورا نہیں ہوتا، وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ مجمع کی وجہ سے، ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے بعض برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ حج کے ماحول کی وجہ سے ہر حج کرنے والے سے یہی توقع رکھی جاتی ہے کہ اس کو اس پاکیزہ ماحول کی وجہ سے کسی اور بات کا خیال نہیں آ سکتا سوائے ذکرِ الٰہی کے، تسبیح کے اور تحمید کے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو انسانی فطرت کو جانتا ہے اس نے تین برائیوں کی طرف بھی اس موقع پر توجہ دلا دی کہ تم نے ان چیزوں سے بچ کر رہنا ہے۔ پس ماحول جیسا بھی پاکیزہ ہو انسان کو ہر وقت شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے اور ہوشیار ہو کر اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جن تین برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے پہلی فرمایا رَفَث ہے۔ شہوانی باتیں تو اس کا ترجمہ کیا ہی جاتا ہے لیکن اس کا مطلب بدکلامی کرنا، گالیاں دینا، گندی اور بیہودہ باتیں کرنا، گندے قصے سنانا، فضول اور لغو باتیں کرنا، گپیں وغیرہ مارنا، بیٹھ کے مجلسیں جمانا، یہ سب بھی اس میں شامل ہیں۔ پس یہاں وضاحت سے ہر قسم کی لغویات، فضولیات اور گپیں لگانے کی مجالس سے منع فرما دیا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حج پر جا کر یہ باتیں کون کرتا ہوگا۔ وہاں تو خالص ہو کر ہر ایک جو بھی حج پر جاتا ہے اس سے یہی توقع رکھی جاتی ہے کہ اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ پر نثار کر رہا ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں جب حج پر گیا تو ایک نوجوان میرے ساتھ طواف کر رہا تھا تو طواف کرتے ہوئے بجائے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے وہ فلمی گانے گا رہا تھا۔ ہندوستان سے گیا ہوا تھا۔ تو میں نے اس سے کہا یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تو کہنے لگا مجھے تو دعائیں وغیرہ آتی کوئی نہیں کہ حج پہ کیا کی جاتی ہیں۔ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ کلکتے میں ہماری کپڑے کی بڑی دکان ہے۔ ہمارے مقابلے پہ ایک اور بڑی کپڑے کی دکان ہے۔ بڑے کاروباری لوگ ہیں۔ ان مالکوں میں سے ایک حج کر کے آیا۔ اس نے اپنی دکان کے بورڈ پر حاجی بھی اپنے نام کے ساتھ لکھ لیا ہے۔ لوگوں کی اس طرف اس وجہ سے زیادہ توجہ ہو گئی کہ حاجی صاحب کی دوکان ہے اچھا مال دیتے ہوں گے۔ تو میرے باپ نے مجھے کہا کہ مَیں تو حج پر جا نہیں سکتا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے (جو بھی وجہ ہو)، تم حج پر جاؤ تا کہ ہم بھی اپنا بورڈ لگا لیں۔ تو میرا تو یہ مقصد ہے کہ کاروبار کو بڑھانے کی نیت سے مَیں حج کر رہا ہوں۔ پس جب حج پر اس مقصد کے لئے لوگ جا سکتے ہیں تو پھر کسی اور عبادت یا جلسے پر کیا سوچ نہیں ہو سکتی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج کے دنوں میں فسوق نہیں کرنا۔ یعنی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہیں نکلنا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ہے۔ جو نیکی کا راستہ تم نے اختیار کیا ہے اس کو اختیار کئے رکھنا ہے اور برائی کی طرف نہیں جھکنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج کے دنوں میں جِدال یعنی ہر قسم کے جھگڑے سے، لڑائی سے مکمل طور پر بچنا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمارے جلسوں پر بھی اگر اس سوچ کے ساتھ لوگ آئیں جو اصول اللہ تعالیٰ نے حج کے دوران برائیوں سے رکنے کا بیان کیا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہو سکتی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 566-567)

یقیناً آپ نے اصلاح کے لئے یہ بڑی حقیقی اصولی بات بیان فرما دی۔ یہ نہیں ہم کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے یا اب جیسے بعض غیر احمدیوں نے ہم پر الزام لگانا شروع کیا ہوا ہے کہ ہم قادیان جاتے ہیں اس لئے اسے حج کا مقام دیتے ہیں، یہ غلط ہے۔ لیکن دینی ترقی کے حصول کے لئے اور اپنی اصلاح کے لئے یہ بنیاد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک بنیاد فرما دی کہ جہاں بڑے اکٹھ ہوں، مجمعے ہوں ان باتوں کا بھی خیال رکھو۔ اور اگر ہم دینی ترقی کے لئے، اپنی اصلاح کے لئے جمع ہونے والے جلسہ میں ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو ہماری اصلاح کے معیار بڑھیں گے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ہم اگر بدکلامی، گالیاں دینے، گندی اور بیہودہ باتیں کرنے، قصے سنانے کے کام کریں گے تو مقصد نہیں پورا ہو سکتا۔ تو اس میں ہمیں ان سب چیزوں سے بچنا ہے۔ اگر ہم لغو باتوں سے بچیں گے اور لغو گفتگو سے بچیں گے تو یقیناً ایک پرسکون اور پرامن اور نیکیاں بکھیرنے والا ماحول پیدا ہوگا اور جلسے کا مقصد پورا ہوگا۔ پھر فسوق جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے کا گناہ ہے اس سے بچنا ہے۔ یہ ضروری چیز ہے کہ ہم کامل طور پر جب دینی مقصد کے لئے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر ہمیشہ ڈالے رکھیں۔

پس خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور باقی احکامات پر عمل بھی کرنا ہے۔

پھر ایک انتہائی عمل جو تعلقات کو توڑنے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور پھر یہ تعلقات سالوں ٹوٹے رہتے ہیں، جھگڑے چلتے رہتے ہیں، ان سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ حقیقتاً انہی تین باتوں کے گرد گھومتی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ اپنے نفس کی اصلاح ہو۔ فضولیات سے پرہیز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو۔ اور ہر قسم کی خودغرضی اور جھگڑے کو ختم کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ایک سال یہ دیکھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور خودغرضی بعض لوگوں پر غالب آ گئی ہے اور بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث مباحثہ اور جھگڑے کی صورت بنی ہے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک سال جلسہ ہی منعقد نہیں فرمایا تھا۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے جہاں ان دنوں میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے، اپنا وقت اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے جلسہ کا تمام پروگرام سننا ہے۔ ہر مقرر کی تقریر میں اصلاح اور نیکی کی باتیں مل جاتی ہیں۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں کچھ نہیں ملا یا ہم بہت بڑے عالم ہیں۔ جتنے مرضی بڑے عالم ہوں کوئی نہ کوئی بات مل جاتی ہے یا کم از کم یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ اس لئے انہیں غور سے سننا چاہئے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کریں اور پھر حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے۔ یہاں جھگڑے اور جِدال کا سوال نہیں کہ جھگڑا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ جلسہ سے حقیقی فیض پانے کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے یہ نہیں کہ جن کے پرانے جھگڑے چل رہے ہیں وہ یہاں آ کے جھگڑے کریں بلکہ ان کو بھی ایک دوسرے سے

آگے بڑھ کر صلح کر کے ان کو ختم کرنا چاہئے۔ اپنی اَنانیت کو ختم کریں۔ مجھے علم ہے کہ ہر سال جلسے پر بعض خاندانوں میں، بعض لوگوں میں بعض پرانی باتوں کی وجہ سے بدمزگیاں لوگوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بعض لوگ آپس میں لڑ بھی پڑتے ہیں۔ جلسہ پر تو ہر ایک یہاں آیا ہوتا ہے۔ دو ناراض گروہوں کا یا لوگوں کا آمنا سامنا ہو جاتا ہے۔ یہاں تو ہر احمدی نے آنا ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہم کہہ سکتے کہ وہ کیوں جلسہ پر آیا اور وہ کیوں نہیں آیا۔ ناراض لوگوں میں، عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی جب اس طرح ان کی پرانی ناراضگیاں چل رہی ہوں تو جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو تیوریاں چڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ماتھے پر بل پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بعض لوگ دُور سے ہی یا چلتے چلتے کوئی نہ کوئی طنزیہ فقرہ کہہ جاتے ہیں اور اظہار یہ ہوتا ہے کہ جس طرح ہم نے ان کو نہیں کہا بلکہ ویسے ہی بات کہی حالانکہ حقیقت میں وہ چڑانے کے لئے یا جان بوجھ کر کہا جاتا ہے۔ اور دوسرا فریق جو پہلے ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا ہوتا ہے وہ بھی غصہ میں کچھ کہہ دیتا ہے۔ گویا ایک لغو حرکت سے پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلتے ہیں اور پھر بعض دفعہ لڑائی تک نوبت آ جاتی ہے۔ اگر کسی کو اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں ہے تو بہتر ہے کہ جلسہ کے ماحول سے پہلے ہی خود ہی باہر چلے جائیں۔ جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ دو چار لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں جو جماعت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں اور جلسہ پر آ کر بجائے جلسہ کی برکات سے حصہ لینے کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ کیا کبھی اللہ تعالیٰ پسند کرے گا کہ ایک نیک مقصد کے لئے جمع ہونے والے مومن اپنی روحانی ترقی اور نیک مقاصد حاصل کرنے کی بجائے فتنہ و فساد کو بڑھانے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے جب کامیابیاں حاصل کرنے والوں کے بارے میں فرمایا تو عاجزانہ نمازوں کے بعد لغویات سے پرہیز کرنے والوں کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:2-4) یقیناً کامیاب ہو گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور لغویات سے بچنے والے ہیں۔

پس یہاں ایک نیک مقصد کے لئے آئے ہیں۔ نمازوں میں تو تقریباً ہر ایک شامل ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عاجزانہ نمازیں پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بنتے ہوئے نمازیں پڑھو۔ ظاہری نمازیں نہ ہوں۔

باجماعت نمازوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جہاں ایک وحدت پیدا ہو، ایک جسم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور اسی طرح ایک دوسرے کی روحانیت اور نیکی بھی ایک دوسرے میں سرایت کرے اور جذب ہو۔ پس جو عاجزانہ نمازیں پڑھ رہے ہوں گے، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک رہے ہوں گے ان کا اثر کم درجے والوں پر بھی پڑے گا جو ساتھ کھڑے ہوں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتے ہوئے یہ نمازیں پڑھی جا رہی ہوں گی، عاجزی ہو گی تب یہ باتیں ہوں گی۔ کئی لوگ مجھے لکھتے بھی ہیں کہ جلسہ کے دنوں میں خشوع و خضوع کی نمازوں کا انہیں بہت مزا ملتا ہے تو اس مزے کو حاصل کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ ان مومنین میں شامل ہونے والے بن جائیں جو فلاح پانے والے ہیں، جو کامیاب ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فلاح پانے والوں اور کامیاب ہونے والوں کے لئے مختلف ذریعے بنائے ہیں۔ ان ذریعوں کے اپنانے سے حقیقی اور مکمل کامیابی ملتی ہے۔

جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ دوسرا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لغو سے اعراض کا فرمایا ہے۔ پس اس طرف بھی ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں بھی اور بعد میں بھی خاص توجہ دینی چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اللَّغْو کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں تمام چیزیں آ جاتی ہیں۔ یعنی ہر قسم کا جھوٹ، ہر قسم کے گناہ، تاش، جوُا، گپیں مارنا، نکتہ چینیاں کرنا۔ یہ سب چیزیں اس میں شامل ہیں۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 171)

تاش جُوئے کی مثال آپ نے دی ہے اس سے مجھے "WhatsApp" پر بھیجی ہوئی ایک تصویر یاد آ گئی۔ بعض لوگوں پر تو نیک ماحول اور نیک اور مقدس مقامات کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایک حج پر جانے والے کا تو مَیں نے ذکر کیا ہے، اس کی مثال دی ہے۔ جس تصویر کا مَیں ذکر کر رہا ہوں وہ مسجد میں اعتکاف بیٹھنے والوں کی تصویر تھی جس میں ایسے لوگ بھی تھے۔ کچھ لوگ قرآن کریم یا کچھ کتابیں پڑھ رہے ہوں گے یا حدیث وغیرہ جو بھی پڑھ رہے تھے۔ لیکن کچھ ایسے بھی تھے جو مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مسجد کا ماحول صاف نظر آ رہا ہے اور وہاں تاش کھیل رہے تھے۔ لکھنے والے نے اس پہ comment اپنا یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ لوگ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو یہ حال ہے بعض لوگوں کا کہ عبادتوں میں بھی لغویات کرنے سے باز نہیں آتے لیکن پھر بھی یہ لوگ پکے مسلمان ہیں اور احمدی کافر! یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ سے بھی عملاً استہزاء کر رہے ہیں۔ ان سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔ پس یہ نمونے جو ہم غیروں کے دیکھتے ہیں تو ہمیں ان سے سبق لینا چاہئے کہ کبھی ہمارے اندر ایسی باتیں پیدا نہ ہوں اور ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں بار بار ان لغویات سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ لغویات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں‘‘۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 198)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام لغویات کی نشاندہی فرما دی۔ اب جتنی باتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ایک لغو کام دوسرے لغو کام کی طرف لے کر جاتا ہے اور اگر غور کریں تو لغو کام لغو باتیں اور لغو حرکتیں جن سے سرزد ہوتی ہیں وہ لغو مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوتے ہیں۔ لغو لوگوں کی صحبت سے اور میل ملاپ سے، تعلقات سے اور لغو قسم کے جوشوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر جوش میں آ جانا اور غصہ میں آ جانا ان سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اب اعتکاف پر بیٹھ کر تاش کھیلنے والوں کی مَیں نے مثال دی ہے۔ کہنے کو تو مسجد میں بیٹھے ہیں، اعتکاف میں بیٹھے ہیں، لیکن عبادت کے مقصد کو پورا کرنے کی بجائے لغویات میں مبتلا ہیں۔ اب ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی ویسے ہی لوگ ہوں گے جیسے یہ ہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت بھی خراب کرتی ہے چاہے وہ مسجد میں بیٹھے ہوں۔ لیکن ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ ایسی مجلسیں ہوں جن کے ساتھ بیٹھنے والے کبھی ردّ نہیں کئے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ ہماری سچائی کے معیار اعلیٰ ہوں جو دوسروں کو بھی ہمارے عملی نمونوں کو دیکھ کر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’ایک اَور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے‘‘۔ فرمایا ’’زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 245-246۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ڈیوڑھی کیا ہے؟ ڈیوڑھی کہتے ہیں کسی گھر کے مَین (main) دروازے کو، مین گیٹ (main gate) کو۔ جب خدا تعالیٰ آپ کے گھر کے قریب آ گیا، دروازے پر آ گیا تو پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کا اندر آنا کوئی بعید نہیں۔ کوئی تعجب نہیں کر سکتا کہ وہ اندر نہیں آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ لغویات سے بچنے والوں اور حسن اخلاق دکھانے والوں، نرم زبان استعمال کرنے والوں کے قریب ہو جاتا ہے اور اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اگر نیکیوں میں باقاعدگی رہے تو خدا تعالیٰ پھر ایسے لوگوں پر اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں اپنا بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا گھر میں آنا یہی ہے کہ اس بندے کو اپنا بنا لے اور جب اللہ تعالیٰ اپنا بنا لیتا ہے تو عبادات میں بڑھنے اور نیکیوں میں بڑھنے کی انسان کو توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ پس نیکیوں سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہم یہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ جب یہ مقصد ہے تو پھر صرف تقریریں سن کر علمی حظ اٹھانے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا نہ کریں۔ اور عملی تبدیلیوں کے لئے جہاں عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے وہاں اعلیٰ اخلاق اور لغویات سے بچ کر ایک دوسرے کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ پس اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی ہوئی ہے اور ہماری غلطیاں ابھر کر غیروں کے سامنے نہیں آتیں ورنہ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو ہمیں پتا لگے گا کہ کتنی کتنی غلطیاں ہیں اور ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معیار کے مطابق کتنی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور یہ کمزوریاں جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 146۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اگر ہماری عبادتوں کے معیار اچھے نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ اگر ہمارے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اخلاق اچھے نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ اگر ہم لغویات میں گرفتار ہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم احمدیوں پر ہے اور ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد6 صفحہ 366۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس صرف یہ کہنا کہ مَیں عقیدے کے لحاظ سے نہایت پختہ احمدی ہوں کافی نہیں ہے اگر نیک اعمال نہیں ہیں، اگر اعلیٰ اخلاق نہیں ہیں۔ کیونکہ اعمال صالحہ میں کمزوریاں آہستہ آہستہ ایمان میں کمزوری کا بھی باعث بن جاتی ہیں۔

پھر نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’نماز سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد6 صفحہ 367۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان دنوں میں اور ہمیشہ اپنی نمازوں میں سوز و گداز پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق مضبوط ہو۔ اور ان جلسوں میں شامل ہونے کا حقیقی مقصد تو یہی ہے کہ ہم روحانی طور پر ترقی کریں۔

آپس میں اچھے تعلقات اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ’’جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو‘‘۔ فرمایا ’’جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد6 صفحہ 369۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔‘‘ چاہے وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرو۔ فرمایا: ’’خدا سب کا ربّ ہے۔‘‘ صرف مسلمانوں کا ربّ نہیں ہے۔ خدا تو ہر ایک کا ربّ ہے چاہے وہ کوئی ہو۔ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو‘‘۔ انسانیت کے ناطے ہر ایک سے ہمدردی کرنی چاہئے اور مسلمانوں کی خاص طور پر کرو۔ ’’اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے‘‘۔ (ملفوظات جلد6 صفحہ 371۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اور جو لوگ متقی ہوں، صالحین میں شمار ہوتے ہوں ان کے ساتھ تو پھر مزید تعلق بڑھ جاتا ہے اور بڑھنا چاہئے۔

پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہمیں اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والا بنا سکتی ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کے جذبات ہمارے اندر ہوں گے، تکبر کو ہم دل سے نکالنے والے ہوں گے، اپنی اولاد کی طرح ایک دوسرے سے نرمی اور ملائمت سے اور پیار سے بات کرنے والے ہوں گے۔ اگر یہ چیزیں ہوں گی تو ان تمام جھگڑوں اور فسادوں سے بچنے والے ہوں گے جو ہمیں بسا اوقات ابتلا میں ڈال جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں جلسے پر بھی ایسے اظہار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مَیں کہوں گا کہ ہمارا یہاں جمع ہونے کا مقصد اپنی روحانی اور عملی حالت کو ترقی دینا ہے اور یہ مقصد ہم اس وقت پورا کر سکتے ہیں کہ ایک کوشش سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ پس ان دنوں میں بہت توجہ سے اس بات کا خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ بھی بھرپور تعاون کریں۔ حالات کی وجہ سے اگر بعض دفعہ داخلی راستوں پر چیکنگ وغیرہ میں وقت لگ جائے تو وہاں بھی برداشت کریں۔ حوصلے اور صبر سے کام لیں اور بیشمار یہ جو کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات ہیں، مرد اور عورتیں ہیں، بچے بچیاں ہیں ان سے بھرپور تعاون کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون کس عمر کا ہے۔ یہ دیکھیں کہ جو اس کے ذمہ کام دیا گیا ہے وہ اس کو سرانجام دینے کے لئے آپ کو کوئی باتیں کہہ رہا ہے جس پر آپ نے عمل کرنا ہے۔ ان کے لئے دعائیں بھی بہت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں کام کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم جلسہ سے حقیقی فیض پانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

بقیہ رپورٹ دورۂ جرمنی 2016ء

از صفحہ نمبر 4..............................

MRI آپ کرتے ہیں اُس میں یہ چیز پہلے سے استعمال ہو رہی ہے؟ پھر اُس میں نئی چیز آپ نے کیا ڈالی ہے؟ MRI بغیر ٹنل کے بھی شروع ہو گیا ہے؟ MRI کے لئے جو خاص مشینیں ہیں پہلے یہ تھا کہ tunnel میں ڈالو۔ اب یہ ہے کہ open میں بھی کر لیتے ہیں؟ اب نئی تحقیق آنے کے بعد کیا فرق ہوگا؟

اس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ پہلے devices کی resolution بہت poor ہے اور اب اِس کے ساتھ مزید باریکی میں resolution دکھایا جا سکے گا۔

اس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جس طرح ایکسرے کرتے ہیں اُس طرح باہر کھڑے ہو کر بھی کر سکیں گے؟

اِس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ ہمارا مقصد جسم کا بڑا scan کرنا نہیں ہے۔ اُس کے لئے پہلے والا طریقہ ہی بہتر ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ خَلیہ کا باریک اور چھوٹا scan کریں یعنی اگر یہ دیکھنا ہو کہ protein (لحمیہ) کس طرح بنتا ہے یا کینسر کیسے بنتا ہے۔

اِس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یعنی کینسر کے trigger کو point out کرنے کے لئے اور وہاں اصل location کہاں ہے وہاں تک پہنچ جائیں گے۔ early stage پر تو اُسی وقت آئیں گے کہ جب آپ ہر ایک کا regular چیک اپ کرتے رہیں۔ کسی کو کیا پتا کے کِس سٹیج پر جا کے لگتا ہے۔ مریض خود نہیں بتا رہا ہوتا۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کہہ رہے تھے کہ چند nanometre نیچے رکھ کے تو ہم اوپر سے پھر scan کر کے detect کرتے ہیں۔ چند nanometre سے مُراد یہ ہے اگر وہ چیز اندر جا رہی ہے تو جب آپ نے جو بھی چیز اُس کے نیچے رکھنی ہے چند nanometre اُس کو اُس جگہ پہ کس طرح penetrate کریں گے۔

طالبِ علم نے عرض کیا کہ diamond surface کے اوپر ہی molecules رہتے تھے جسے ہم glass light کے ساتھ اوپر سے close کر دیتے ہیں۔

اس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو اِس کا مقصد کیا ہے؟ یہ چیز کِس لئے ہے؟ اگر مثلاً کسی کے معدہ کے اندر جا کر کرنا ہے یا kidney میں کرنا ہے یا کسی اور جگہ پر کرنا تو وہاں جا کر کیا آپ کو پہلے کوئی چیز نیچے رکھنی پڑے گی؟

اس پر طالبِ علم نے عرض کیا کہ اِس صورت میں ہمیں ایک sample نکالنا ہوگا اور اُس میں سے لینا ہوگا۔

اِس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر وہی biopsy والی بات ہوگی۔ جس طرح biopsy کرتے ہیں وہاں سے sample لیں پھر اُس کو اِس کے نیچے رکھیں گے نہ کہ جسم کے اندر کوئی device ڈالیں۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبِ علم سے فرمایا: PhD کب مکمل ہو رہی ہے؟۔ طالبِ علم نے عرض کیا کہ دعا کریں اگلے سال مکمل ہو جائے۔

اِس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور اگر دعا نہ ہو تو پھر کتنے سال میں؟ ویسے امید کیا ہے کہ اگلے سال انشاء اللہ ہو جائے گی۔ ریسرچ صحیح چل رہی ہے؟ سپروائزر cooperative ہے؟ بس سپروائزر ٹھیک ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ اُس کے بعد ریسرچ میں جانا ہے؟

طالبِ علم نے عرض کیا کہ ریسرچ میں ہی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں بس یہ دیکھنا ہے کہ جرمنی میں ہی رہنا ہے یا باہر جانا ہے؟

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھ لیں کہاں advance ریسرچ ہو رہی ہے۔ طالبِ علم نے بتایا کہ یو ایس اے میں ہی زیادہ advance ریسرچ ہو رہی ہے۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہاں ملتا ہے موقع تو وہاں چلے جائیں۔ جرمنی میں گورنمنٹ ریسرچ کو کافی بجٹ دے دیتی ہے؟۔

طالبِ علم نے بتایا کہ فنڈنگ ہوتی تو کافی ہے مگر contracts محدود ہوتے ہیں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ presentation میں جو نظام بتایا گیا ہے یہ دنیا میں کتنی جلدی ایسی بیماریوں کے خلاف فائدہ مند ہو سکتا ہے جو خاص مہلک ہیں؟

اس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اِن کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ تو انسانی دماغ اور سوچ ہے۔ جتنی بیماریاں آ رہی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں نے سب کچھ فتح کر لیا۔ جب ایک جگہ پہنچتا ہے تو ایک اور چیز سامنے آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ نہیں لڑ سکتے۔ بعض دفعہ یہ خود کہتے ہیں کہ خود پیدا کی ہوئی بیماریاں جیسے ebola ہے۔ کوئی نئی species تو نہیں نکلی۔ جو zika virus شروع ہوا ہے یہ مچھروں سے پہلے بھی ہوگا۔ اب اُنہوں نے کوئی دوائیاں بیچنی ہوں گی تو شروع کر دیا۔ پہلے بھی اِس کے علاج ہوتے ہوں گے لیکن اِس کی publicity کس طرح ہوئی، کس طرح کر رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بہرحال ریسرچ ہو رہی ہے۔ انسان نے ایک دِن مرنا ہے۔ اِس لئے اُس کو تو کوئی روک نہیں سکتا۔ ہاں جس حد تک کوئی علاج ہو سکتا ہے، جس حد تک انسانی طاقت میں ہے اور انسانی دماغ کی سوچ ہے cure ہو سکتا ہے تو انسانی بہتری کے لئے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بات ہے تو وہ کر رہے ہیں۔ آج سے سو سال پہلے جو average عمر تھی وہ کیا تھی اور آج average عمر کیا ہے۔ اب اِن کو مصیبت یہ پڑ گئی ہے کہ بڈھے اِتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ ہماری economy پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ تو کوئی پتا نہیں کوئی وقت ایسا آئے کہ خود ہی کوئی ایسی بیماری چھوڑ دیں کہ یہ بڈھے جلدی مرنے شروع ہو جائیں۔ تو یہ قصہ چلتا رہے گا۔

☆ اس کے بعد عزیزم شجاع خان صاحب نے جو نیورولوجی (neurology) میں PhD کر رہے ہیں اُنہوں نے فالج کے حملوں کے حوالہ سے اپنی حال کی تحقیقات کو پیش کیا۔

موصوف نے بتایا کہ world health organization کے مطابق سالانہ ڈیڑھ کروڑ لوگ فالج کے شکار ہوتے ہیں۔ ان فالج کے حملوں کے نتیجہ میں پچاس لاکھ لوگ مر جاتے ہیں اور پچاس لاکھ لوگ معذور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ فالج تب ہوتا ہے جب دماغ کو خون مہیا نہیں ہوتا۔ یہ ایک لوتھڑے کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ اسکیمک اسٹروک (ischemic stroke) کی طرف بڑھتا ہے یا پھر شریان کے پھٹنے سے جو کہ انٹرا سیریبرل ہیمرتج (intracerebral hemorrhage) یا کھوپڑی کے اندر خون بہنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس میں بہت سے خطرات ہوتے ہیں جن میں سے خاص طور پر ایک جو non-valvular arterial fibrillation کہلاتا ہے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دورانِ خون کی ایک عام بیماری ہے جو معاشرے میں بڑھتی جا رہی ہے اور فالج کے امکان کو پانچ سو گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ دل کے ان سنکرونائزڈ مسلز (synchronized muscle) کے سکڑنے سے heart flutter اور خون کا بے قاعدہ مہیا ہونا نتیجہ ہوتا ہے جس سے لوتھڑا بننے میں ایک بہت بڑا خطرہ ہوتا ہے جو کہ پھر دماغ کی طرف جا سکتا ہے اور اسکیمک سٹروک (ischemic stroke) کا باعث بن سکتا ہے۔

شجاع صاحب نے بتایا کہ میں وٹامن کے (vitamin K) کے بارہ میں بات کروں گا جو کہ بلڈ کلوٹنگ پراسس (blood clotting process) کا حصہ ہوتا ہے۔ وٹامن کے (vitamin K) کلوٹنگ فیکٹر (clotting factor) کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ بلڈ کلوٹنگ پروٹینز (blood clotting proteins) خون کے خلیوں کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور بلڈ کلوٹ (blood clot) بنتا ہے۔ وٹامن کے (vitamin K) ہماری روزمرہ کی خوراک میں شامل ہوتے ہیں جیسا کہ سبز پتوں والی سبزیاں، سبزیوں کا تیل اور اناج۔ یہ جگر میں جمع ہوتا ہے جہاں سے یہ مختلف کلوٹنگ فیکٹرز کو متحرک کرتا ہے اور پھر کلوٹنگ پروٹینز خون کے خلیات کے ساتھ چپک جاتی ہیں تا کہ وہ کلوٹ (clot) بنا سکیں۔ یہی عمل زخم بھرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ وٹامن کے (vitamin K) کا اثر اینٹا گونائزڈ سے ہو سکتا ہے جیسا

کہ warfarinاور marcumar۔ oral anticoagulation کے مریضوں کے لئے یہ ایک عام علاج ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ جگر میں اینٹا گونائزنگ وٹامن کے(vitamin K) کی وجہ سے خون میں بلڈکلوٹنگ (blood clotting) گھٹتی ہے۔ بلڈ کلوٹنگ فیکٹرز (blood clotting factors) کی کچھ مقدار خون کو پتلا کرتی ہیں اور بلڈ کلوٹنگ (blood clotting) کو روکتی ہے۔

2011ء میں new oral anticoagulation یا Non. VKA متعارف کروائی گئی۔ یہ نیا طریقہ زیادہ مفید ہے کیونکہ اس میں خوراک اور ڈرگز (drugs) سے نسبتاً کم انٹرایکشن (interaction) ہوتا ہے اس لئے یہ بڑے پیمانے پر استعمال ہوسکتی ہے۔وہ مریض جو کہ وٹامن کے (vitamin K) لیتے ہیں ان میں بلیڈنگ (bleeding) کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ڈرگ (drug) کا تھوڑا سا اوپر نیچے ہونا خون کی حالت کو بدل سکتا ہے۔جبکہ یہ یونیورسل ڈوز (universal dose) ہوتی ہے اور مریض کے لئے کم خطرناک ہوتی ہے اور نقصان نہیں پہنچاتی اور اس کے علاوہ اس طریقہ کار میں سابقہ طریقہ کار کی طرح بار بار بلڈ ٹیسٹ (blood test) کی بھی ضرورت نہیں رہتی جو کہ مریض کے آنے جانے میں مفید رہتی ہے۔اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی ہاف لائف (half life) کم ہوتی ہے جو کہ ایمرجنسی آپریشن (emergency operation) میں مدد دیتی ہے۔ بلیڈنگ ایفیکٹ (bleeding effect) کو کم کرنے کے لئے prothrombincomplex concentrate استعمال کی جاتی ہے۔

ہم نے ہیماٹوما (hematoma) کی مختلف ریڈنگز لیں۔ اس کے علاوہ ہم نے نیورولوجیکل اسکورز (neurological scores) کا موازنہ بھی کیا اور اِس کی پیش رفت کو دیکھنے کے لئے ہم نے 90 دن تک مریضوں کو observe کیا۔ یہ سب Vitamin K antagonist ڈیٹا میں سے تھا۔نتیجہ کے طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ New oral anticoagulation کامیاب ہے کیونکہ اس کا کوئی نقصان نہیں ہے اوراس میں بلیڈنگ بھی نہیں۔

لیکن مزید کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ہمیں مزید تحقیق کرنا ہوگی ہم نے اگلے چارسال کے لئے آٹھ ہزار مریضوں پر تحقیق شروع کردی ہے۔

طلباء کے ساتھ مجلس سوال وجواب

بعد ازاں حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کوسوالات کرنے کی اجازت عطافرمائی۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ ان کے اپنے Master thesis کاعنوان یہ تھا کہ مغربی ممالک کے لادینی جمہوری نظام کے حوالہ سے اسلام کی کیا position ہے۔مقالہ کی تیاری کے دوران ان کی توجہ قرآنِ کریم کی ایک آیت کی طرف ہوئی۔ اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایاتُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا کی طرف ہوئی ہوگی۔

اس پر طالبِ علم نے کہا کہ بالکل یہی آیت ہے کہ یعنی تم اپنی امانتوں کو ان لوگوں کے سپرد کر دو جو اس کے حقدار ہیں۔اس آیت کے بارہ میں سوال یہ ہے کہ یہاں پر 'تُم' سے کون مراد ہے؟ کیا اس آیت سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں جو ووٹ دینے کا حق ہے وہ صرف مسلمانوں کو نہیں ہے بلکہ اہلِ کتاب کو بھی ہے اور کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک اسلامک سٹیٹ ہو تو ووٹ ڈالنے کا حق صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ سب اہلِ کتاب کو ہوگا؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں اب یہاں سارے بیٹھے ہیں؟ سارے ممبر آف پارلیمنٹ تو نہیں بن سکتے۔کوئی تو ہوگا ووٹ دینے والا۔ اس لئے تمہیں چانس دیا گیا ہے کہ تم جب اپنا ایک ممبر چنو تو پھر ایسے آدمی کو چنو جو تمہارے حلقہ میں تمہارے نزدیک سب سے بہتر ہے۔تمہاری کسی پارٹی سے affiliation نہیں ہونی چاہئے۔تمہیں انسان کے کیریکٹر کو اور اس کے potential کو دیکھنا چاہئے۔ پھر جب وہ منتخب ہوجاتا ہے تو پھر یہ حکم اُس منتخب ممبر کو چلا جاتا ہے۔اب تُم کا مخاطب وہ ممبر بن گیا۔اب آپ نہیں رہے۔آپ نے اپنے حساب سے ووٹ دے دیا۔ اب پارلیمنٹ نے اس کو کہہ دیا کہ تم اپنی امانت کا وہ حق ادا کرو جو حق اور سچائی ہے نہ کہ party affiliation کی وجہ سے اپنی پارٹی کے ساتھ چل پڑو۔اگر ruling party بہتر ہے تو وہیں ووٹ دو۔ یہ اصل democracy ہے جو لوگوں کے فائدے کے لئے ہے۔اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ذاتی مفاد ہیں۔ پارٹیز مفاد ہیں۔لوگوں کا مفاد نہیں رہے گا۔ یہاں پارلیمنٹ میں آپ کی مختلف پارٹیاں ہیں۔ right wing کی ایک AFD پارٹی ہے۔ موجودہ حالات کی وجہ سے rightist بہت زیادہ پیدا ہو گئے ہیں۔ اِسی طرح دُوسری ایک گرین پارٹی ہے۔اب اگر پارلیمنٹ میں بحث کے لئے ایجنڈا آتا ہے اس میں اگر کسی بھی پارٹی کی تجویزیں اچھی ہیں اور ملک کے مفاد میں ہیں تو پھر ممبران پالیمنٹ کو ان تجاویز کے حق میں جو ملکی مفاد میں ہیں اپنی امانت کا حق ادا کرنا چاہئے نہ کہ کسی مخالف تجویز کے حق میں ہونا چاہئے۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تُم سے مراد پہلے وہ ہیں جو قرآن شریف کو مانتے ہیں۔ پھر اسے اگر generalize کرلیں تو تُم سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کو یہ concept مل رہا ہے۔اگر تم نے صحیح جمہوریت چلانی ہے تو قطع نظر اس کے کہ تم عیسائی، ہو یہودی ہو، مسلمان ہو یا ہندو ہو تم اپنی امانتوں کا حق صحیح ادا کرو۔ ایک اصول قرآنِ کریم سب کو دے رہا ہے۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: جیسا کہ میں نے بتادیا ہے کہ اپنی امانتوں کا صحیح حق استعمال کرنے کے لئے پہلے مخاطب مسلمان ہیں۔پھر ہر وہ شخص جو اہلِ کتاب میں سے ہے یا نہیں ہے۔ خدا کو مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ اگر صحیح democracy چلانی ہے تو پھر لوگوں کے مفاد کو دیکھو۔اپنے مفاد کو اور اپنی پارٹی مفاد کو نہ دیکھو۔یہی مطلب قرآنِ کریم کی اس آیت کا ہے۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مسلمان سٹیٹ ہے تو ظاہر ہے اُس میں جو پُرانی حکومتیں تھیں مسلمانوں کی سپین میں بھی جو حکومت تھی اس وقت کے بادشاہوں نے اپنے advisor عیسائیوں میں سے بھی رکھے ہوئے تھے یہودیوں میں سے بھی رکھے ہوئے تھے۔ منسٹر بھی بنائے ہوئے تھے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے بڑا عرصہ حکومت کی ہے۔اُن کے کئی advisor کئی منسٹر ہندو بھی تھے۔ مسلمان حکومت کا مطلب یہ تو نہیں کہ صرف مسلمانوں سے ہی حکومت کروانی ہے۔ دُوسروں کو بھی اپنے اندر شامل کرنا ہے۔یہی تو انصاف ہے اور اس کی قرآنِ کریم تعلیم دیتا ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ کیا حضورِ ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں موجود lawyer association کو کوئی نصیحت کرنا پسند فرمائیں گے؟

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: lawyer association کو lawyer association بنائیں۔ liars association نہ بنائیں۔بس یہ ہدایت ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ اگر میں حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پسندیدہ خادم بننا چاہوں تو کیسے بن سکتا ہوں؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کے پسندیدہ بن جاؤ بس ٹھیک ہوجائے گا۔ پانچ نمازیں پڑھا کرو۔ جماعت کی خدمت کرو۔اپنے قول اور عمل کو ٹھیک کرو۔بس پسندیدہ خادم بن جاتے ہو۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل فرما رہے تھے تو آپ فارغ وقت میں کن کاموں کو فوقیت دیتے تھے؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پینتالیس سال پُرانی باتیں مجھے بھول گئی ہیں۔کھیلتے بھی تھے۔ لڑکوں میں بیٹھ کے گفتگو بھی ہوتی تھی۔میں کچھ عرصہ اپنی یونیورسٹی کا زعیم بھی رہا ہوں۔ یہاں تو یونیورسٹیز میں زعامت کا تصوّر نہیں ہیں وہاں تو تھا۔خدام الاحمدیہ کے کام بھی ہوتے تھے۔ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا vice president بھی رہا ہوں۔ اُس کے بھی کام چلتے رہتے تھے۔ساری چیزیں ساتھ چلتی تھیں۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ کیا زکوٰۃ کے نصاب کو change کرنے کی اجازت ہے۔ ماضی میں ایسا ہوا ہے کہ کچھ خلفاء نے زکوٰۃ کو بیس فیصد تک بڑھادیا تھا جب معشیت میں ترقی ہوئی؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ یہاں کے اگر اتنے زیادہ اچھے حالات ہوجاتے ہیں لوگ زیادہ پیسے دے سکتے ہیں تو دینے چاہئیں لیکن زکوٰۃ کا جماعت احمدیہ میں جو نظام ہے وہ یہی ہے کہ زکوٰۃ کی پرسنٹیج جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مقرر کی گئی ہے یعنی چالیسویں حصّہ کی اُسی کو قائم رکھا ہے اور اِسی وجہ سے بعض دُوسری ضروریات کے لئے چندوں کی تحریکیں ہوگئیں۔ اِسی نظام کو جاری کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کا نظام جاری کیا تا کہ ضروریات پُوری ہو جائیں اور اُسی سے ضروریات پُوری ہوسکتی ہیں۔ زکوٰۃ کو جتنا بھی بڑھاتے جائیں کہاں تک جائیں گے؟ اوّل تو جو پرسنٹیج رکھی گئی ہے جو ہمیں احادیث سے ملتی ہے اور اِس میں بھی مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہاں آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آجکل کے زمانہ میں مثلاً agriculture میں زکوٰۃ ہے جو بارانی علاقوں کی پیداوار کا دسواں حصّہ ہے اور جو irrigated area ہے اُس کا بیسواں حصّہ ہے۔اب آجکل کی ماڈرن technology کی وجہ سے agriculture میں بڑا فرق پڑا ہے۔جو بارانی علاقے ہیں rain fed areas ہیں اُن کی جو اِنکم ہے یا جو yield potential ہے، yield جو آپ لیتے ہیں وہ اُس سے کم ہے جو irrigated area میں ہے۔ اِس لئے آپ کی انکم وہاں زیادہ ہے۔آپ زکوٰۃ بھی کم دیں اور انکم بھی زیادہ لے لیں تو یہ انصاف نہیں ہے۔اس میں نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

پھر آپ لوگوں نے اصول رکھا ہوا ہے سونے اور چاندی کا۔ باون تولہ چاندی کے برابر سونے کو رکھا ہے۔ میں نے بعض حدیثیں نکلوائی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا کہ اصل میں سونے کی شرح اپنی ہے۔ چاندی کی شرح اپنی ہے۔اس لئے فی الحال جماعت نے اس پر عمل شروع کردیا ہے اور اِس پر غور بھی ہورہا ہے۔ باقی جہاں تک اِنکم کے اُوپر ہے وہ تو اڑہائی فیصد ہی ہونی چاہئے۔لیکن اس پر مزید غور کیا جا سکتا ہے۔لیکن میرے نزدیک اگر اِس میں کوئی شرح سے اُوپر نیچے ہونا ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں ہوسکتا تھا۔وہ اِس زمانہ کے حَکم عدل ہیں اُنہوں نے نہیں کیا اور آپؑ کی اللہ تعالیٰ نے جس نظام کو جاری کرنے کے لئے راہنمائی فرمائی وہ وصیت کا نظام ہے جس سے دنیا کا اقتصادی نظام بہتر ہوسکتا ہے اور رسالہ الوصیت کے آخر میں آپؑ نے اس نظام کے بارہ میں لکھا کہ اِس سے غریبوں کی مدد بھی ہوگی یہ بھی ہوگا یہ بھی ہوگا اور یہ بھی ہوگا۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب احمدی حکومت ہو جائے گی تو زکوٰۃ تو وہی ہے جو مقرر شرح ہے وہ ضروریات پُوری کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جو لوگ زیادہ امیر تھے اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم زکوٰۃ زیادہ دو۔آپ نے اُن کو فرمایا کہ جنگ ہے حالات ایسے ہیں مزید لے کے آؤ جو تمہاری زکوٰۃ سے بڑھ کر رقم ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کیوں نہیں بڑھائی۔ابھی تک تو ثابت نہیں ہوا۔مزید اگر ریسرچ کررہے ہیں تو کریں۔ بہرحال اِس بارہ میں کہ زراعت کی جہاں تک جو شرح ہے اور سونے چاندے کی شرح ہے اِس میں غور ہوسکتا ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ جب انسان توبہ کرتا ہے تو اُس کو کیسے پتا چلتا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہوئی ہے؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دِل کو تسلّی دے دی ہے آپ کی جو توبہ ہے اُس کی چلاّ ہٹ اور رونا اور چلاّ نا اِتنا تھا کہ آپ کو اُس کے بعد سکون مِل گیا تو سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرلی اور پھر اُس توبہ کے بعد آپ نے وہ کام دوبارہ نہیں کیا تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ حقیقی توبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو قبول ہے۔ اگر توبہ کی اللہ تعالیٰ نے قبول بھی کرلی پھر آپ وہ عمل کررہے ہیں پھر توبہ کرتے ہیں پھر عمل کرتے ہیں تو پھر تو اللہ تعالیٰ کو آزمانے والی باتیں ہی ہیں۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا حال میں فیس بک اور گوگل نے اپنی خواتین کارکنان کے لئے ایک پالیسی interoduce کروائی ہے egg freezing کے نام سے جس کا مقصد عورتوں کو بچے پیدا کرنے کی بجائے کیریئر پر توجہ دینے کی تحریک ہے۔کیا اسلام اس کی اجازت دیتا ہے؟

اِس سوال کے جواب میں حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک اِس کی اجازت ہے کہ بعض دفعہ بعض نقائص ہوتے ہیں pregnancy نہیں ہوسکتی یا کوئی وجہ اور ہوجاتی ہے تو اِس میڈیکل ایڈ کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ خاوند بیوی دونوں کے ملاپ سے وہ بچہ بن رہا ہو۔ یا بعض دفعہ یہ دیکھتے ہیں کہ عورت بڑی ہورہی ہے تو اِس میں شائد آئندہ پوٹینشل نہ ہو اتنا یا اُس کی کمزوری ہوتی ہو تو اِس وجہ سے رکھ لیں تو ٹھیک ہے۔لیکن اِس لئے کہ آپ نے اپنے کام کرنے ہیں اور پیسے کمانے ہیں یا دنیاوی فائدہ اٹھانا ہے اور بچے پیدا نہیں کرنے اور بڑی عمر میں جا کے جب عورت ویسے بھی کمزور ہوجاتی ہے اُس کی بچے کی پرسنٹیج کم ہوجاتی ہے بچے کی conceive کرنے کی probability کم ہوجاتی ہے اِس لئے ایسا کرنا، یہ قتلِ اولاد ہے۔ اِس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ کیا ہوسکتا ہے کہ آپ کی امریکہ اور برسلز وغیرہ کے پارلیمنٹ میں خطاب کرنے پر بڑی طاقتوں نے جب یہ دیکھا کہ ایک خدا کا خلیفہ ہمارے ایوانوں تک پہنچ گیا ہے تو اُن لوگوں نے ہی یہ غلط خلافت کھڑی کردی ہوتا کہ خلافت کے نام سے ڈر پیدا ہو جائے کیونکہ آپ کے امریکہ اور برسلز وغیرہ میں خطابات سے پہلے ISIS کا وجود نہیں تھا؟

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اگر آپ میرے خطبے اور تقریریں غور سے سنیں تو میں کئی جگہ اس بات کو کہہ چکا ہوں کہ یہ جو بھی کررہے ہیں اس کے پیچھے بہرحال کوئی ایسی طاقتیں ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں اور اُنہوں نے کھڑا کیا ہے۔

باقی پارلیمنٹ میں جہاں تک سوال ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ساری پارلیمنٹ حق میں ہوجاتی ہے۔بعض دفعہ بعض حکومتوں میں بھی parliamentarians کو بھی اپنی حکومت کی بعض پالیسیوں کا پتا نہیں ہوتا۔یہ پالیسیز ایک ایسے لیول پہ ہورہی ہوتی ہیں جہاں انہوں نے فساد پھیلانا ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے مجھے بلانے والے وہی لوگ ہوں جو ذرا نسبتاً شریف ہیں۔جن کے پیچھے دُوسری طاقتیں کام کررہی ہیں وہ اِس کے خلاف ہوں۔ممکنات میں سے تو یہ ہے۔لیکن یہ بہرحال پکّی بات ہے کہ اسلام سے اِس کا کوئی تعلق نہیں

ہے۔اِس کو بنانے میں ایسی طاقتوں کا ہاتھ ہے جو اسلام کے مخالف ہیں۔

کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں ساڑھے سات بجے کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات کا پروگرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت کیا کہ کتنی لڑکیاں ہیں؟ اس پر منتظمہ نے بتایا کہ 450 ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا کل اتنی لڑکیاں آپ کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن میں رجسٹرڈ ہیں؟ اس پر بتایا گیا کہ کل 650 یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں۔

اس کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ تمثیلہ طارق محمود صاحبہ نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ عزیزہ نائلہ الیویا ہوٹگس صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ غزالہ احمد صاحبہ نے جرمن سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم کے عنوان پر اپنی presentation دی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ اس نے اپنی یونیورسٹی کی تعلیم ماسٹر آف ایجوکیشن جرمن اور اکنامکس میں کوبلنز یونیورسٹی سے مکمل کی ہے اور اپنی ماسٹر thesis جرمن سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم کے بارہ میں لکھا ہے۔اس ماسٹر thesis میں جرمنی بھر کا جائزہ لیا گیا کہ کونسی مشکلات پیش آرہی ہیں۔

یہ ایک ایسی بحث ہے جو ابھی نہیں بلکہ 40-50 سال پہلے سے جب مہمان مزدور بلوائے گئے تھے تب سے شروع ہو چکی تھی اور اب بھی اخبارات میں اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ ریفیوجی ادھر اسائلم لے رہے ہیں جن میں کافی مسلمان بچے بھی ہیں۔ جہاں پر ان کی زبان کے لئے ٹیچر مہیا کئے جارہے ہیں وہاں پر ضروری ہے کہ ان کی دینی تعلیم کے لئے بھی انتظام کیا جائے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل کیا ہے جس کی وجہ سے ہم دینی تعلیم سے محروم نہیں ہیں۔ ہمارے پاس خلافت کے تحت ایک ایسا نظام جماعت ہے جو باقاعدگی سے کلاسز کروا رہا ہے۔نصاب تیار کرتا ہے اور ماں باپ کو دینی تعلیم کی طرف توجہ دلاتا ہے لیکن دوسرے فرقوں کے اکثر مسلمان بچے اپنے ماحول میں ایک ایسا نظام نہیں پاتے۔ان کو اپنے گھروں میں دینی تعلیم نہیں ملتی اور ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دینی تعلیم ان مسلمان بچوں کے لئے ہے جو بغیر کسی مذہبی تعلیم کے سکول میں آتے ہیں۔اور جن کو پتہ ہی نہیں کہ اسلام کا کیا مطلب ہے۔

جیسا کہ عورت کے فرق کے بارے میں غلط اسلامی تعلیم سیکھ جاتے ہیں اور انہی روایات کو اپنی زندگیوں میں اپناتے ہیں۔حالانکہ اسلام نے عورت کو بہت حقوق دیئے ہیں۔اسی غلط تصور کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان بچے اپنے مذہب سے متعارف کئے جائیں۔ بچوں کو مذہب کے قاعدے قانون سے آزاد کرنے سے، آزادی نہیں ملتی بلکہ زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگی۔

یورپ میں ایک ایسی تبدیلی نظر آرہی ہے جو سکولوں میں مذہبی تعلیم کی مخالفت کر رہی ہے۔ وفاقی آئینی عدالت نے مذہبی نشانات مثلاً صلیب کو ہٹانے کا حکم دیا۔بعض سکولوں میں مسلمان بچوں کو وقفہ کے دوران نماز پڑھنے سے روکا، ایسی رکاوٹوں کی وجہ سے مذہبی تعلیم کی طرف یورپ میں رجحان کم ہوتا جا رہا ہے حالانکہ جرمن سائنسدان Grtner کے مطابق مذہب عملی زندگی کا ایک ایسا حصہ ہے جو صحیح اور غلط سکھاتا ہے۔ مذہب سے ہی عمل کے لئے رہنمائی ملتی ہے جو دلائل کے ساتھ صحیح سمت میں فیصلہ کرنا سکھاتی ہے۔

ماہرین اس بحث میں یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ دینی تعلیم کی جگہ اخلاقیات کی تعلیم دی جانی چاہئے۔جس میں تمام طلبا کو مختلف تہذیبوں اور مذاہب کے متعلق معلومات دی جائیں۔ اس کے مخالف ماہرین کا کہنا ہے کہ مذہب سے متعارف ہونا بہت ضروری ہے۔سٹوڈنٹس کو موقعہ ملنا چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم پر غور و فکر کریں اور ساتھ اپنا جائزہ لیتے رہیں۔دینی تعلیم کو چھوڑ کر محدود پیمانہ پر محض اخلاقیات کی تعلیم فائدہ مند نہیں۔

ضروری ہے کہ ہم ان باتوں کو ایک نہ سمجھیں۔ کیونکہ اس بات میں فرق ہے کہ آپ ایک مذہب کا مختصر مضمون پڑھا رہے ہیں یا اس کی تعلیم کو سکھا رہے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ وہ دینی تعلیم جو بچوں کے لئے فائدہ مند ہے وہ ایک صحیح اسلامیات کی تعلیم ہے۔ ایک صحیح اسلامیات کی تعلیم کے مقاصد یہ ہیں کہ بچے اپنے اپنے مذہب کے متعلق دینی علم حاصل کریں اور مذہب کے قاعدے قانون کو جانیں۔ اسی طرح مذہب کی تعلیم کو سمجھیں غور و فکر کریں اپنے مقصد پیدائش سے آگاہ ہوں۔ اس تعلیم سے اپنی زندگی کے لئے رہنمائی لیں اور پھر عمل کریں۔

اس سے ایک مسلمان پہچان بن سکے گی جو مذہبی تعلیم کا مقصد ہے۔

جرمنی کے صوبوں کا جائزہ لیں تو 16 میں سے 3 صوبوں میں باقاعدہ آئین کے مطابق سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دی جارہی ہے۔ 5 صوبوں میں بطور نمونہ اسلام کی تعلیم کی تدریس شروع کی گئی ہے۔

ان کے نصاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو اسلام کی تعلیم ہم دے رہے ہیں وہ آئین پر پورا نہیں اتر رہی۔بعض صوبوں کے لئے ایسی دینی تعلیم کافی ہے بعض کے لئے نہیں کہ ہم ایک مضمون کے ساتھ شروع کرنا چاہتے ہیں اس نیت کے ساتھ کہ ہم آگے ایک صحیح دینی تعلیم دیں۔اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے جو سکولوں کے ساتھ کوآپریشن میں اس دینی تعلیم کو شروع کرسکے۔بغیر ایک جماعت کے سکول کو قانونی طور پر اجازت نہیں۔جس طرح عیسائیت کی تعلیم میں چرچ کے ساتھ کام کیا جاتا ہے اسی طرح اسلام کی دینی تعلیم کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے ماہرین کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی جماعت نہیں جو اس لائق ہے کہ سکول کے ساتھ ایک آرگنائزیشن کے طور پر کام کرسکے اور قائم رہ سکے۔ ماسٹر thesis کے دوران حیران ہونے والی بات یہ تھی کہ کافی سکولوں کے نصاب میں بھی اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حالانکہ جرمنی میں ایک ایسی جماعت سامنے آئی ہے جس کو چرچ کے برابر حقوق ملے ہیں اور وہ احمدیہ مسلم جماعت ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کو 2013 میں چرچ کے برابر حقوق ملے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک مسلمان جماعت کے لئے یہ بات بہت مشکل ہے کہ وہ حکومت کو اپنی جماعت کا ایک ایسا نظام دکھا سکے جس سے اس کو چرچ کے برابر حقوق مل جائیں۔ایک مسلمان جماعت کے لئے کافی ہوگا کہ وہ قریب پہنچ جائے۔لیکن احمدیہ مسلم جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت کر دیا کہ وہ چرچ کے برابر کے حقوق کی حقدار ہے۔کافی سالوں سے احمدیہ مسلم جماعت اسلامیات کی تعلیم کی تیاریوں میں شامل ہے۔

- دو صوبوں میں جماعت co-operation کے طور پر کام کر رہی ہے۔صوبہ ھیسن کے سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دینے کی ذمہ داری جماعت کو 2012ء میں ملی اور 2013ء میں جماعت نے سکول میں اسلامیات کی تعلیم دینا شروع کردی۔

4 صوبوں میں جماعت احمدیہ۔اسلام کی دینی تعلیم کی بات چیت میں شامل ہے (Baden-Wrttemberg, Rheinland-Pfalz, Nordrhein-Westfalen)

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اسلامیات کے ٹیچر مہیا نہیں ہیں۔

احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے مطابق یونیورسٹیوں میں تقریباً 120 سٹوڈنٹس ٹیچنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ٹیچرز کی تعداد 10 ہے۔اور ان میں سے 6 اسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔اخبار میں بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامیات کا مضمون بڑی کثرت سے اختیار کیا جارہا ہے۔

ماہرین کئی سالوں کی بحث اور اعتراضات کے بعد اب اسلامیات کی تعلیم کو شروع کرنے سے روک نہیں سکتے کیونکہ ایک جماعت اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات کے ٹیچر تیزی سے تیار ہو رہے ہیں جو مل کر ایک نصاب تیار کر رہے ہیں۔ جب یہ شرائط پوری ہو رہی ہیں تب اسلامیات کی تعلیم میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔سکول کی ذمہ داری ہے سکول میں جگہ مہیا کرنا اور جماعت کی ذمہ داری ہے ٹیچر اور نصاب مہیا کرنا۔

اس کے باوجود کہ بعض صورتوں میں دوسری مسلمان جماعتیں، جماعت کی مخالفت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جماعت نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سیکنڈری سکول کے لئے باقاعدہ ایک نصاب جمع کروا دیا ہے۔ اور ساتھ ہی جماعت کے سٹوڈنٹس کی تعداد بڑھ رہی ہے۔حکومت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ہر سکول میں زیادہ سے زیادہ اسلامیات کی تعلیم کے لئے جگہ بنانی چاہئے۔

یہ ذمہ داری پوری کرنا بہت ضروری ہے تاکہ مسلمان بچے ایک مسلمان پہچان بنا سکیں اور ملک کا ایک فائدہ مند حصہ بن سکیں۔اس تعلیم سے محروم کرنا نقصانات کا باعث بنے گا اور بچوں میں کمزوریاں پیدا کرے گا۔جس سے وہ یقیناً ملک کا ایک فائدہ مند حصہ نہیں بنیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر کہ مہمان مزدور کی کیا ٹرم ہے؟

طالبہ نے عرض کیا: economic situation جرمنی کی کافی خراب ہو چکی تھی۔تب مہمان مزدور ترکی سے بلوائے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو مہمان مزدور کہتے ہیں یا imigrants مزدور؟ جرمن زبان میں اس کا مہمان ترجمہ ہے۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا: جرمن زبان میں اس کو Gastarbeiter کہتے ہیں اور اس کا لفظی ترجمہ مہمان مزدور ہے۔دراصل یہ imigrants مزدور ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا: پھر کتنی ٹیچر بن رہی ہیں؟ اس پر عرض کیا گیا کہ 120 طالبات ٹیچر بن رہی ہیں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ آدھی جرمن اور آدھی سپینش ہیں اور governence and public policy میں اپنا ماسٹر کر رہی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پھر دفاتر کے امور میں لگنا چاہتی ہو۔تم public service کرنا چاہتی ہو؟

طالبہ نے عرض کیا: جی اسی طرح ہے۔ ساتھ politics کا بھی تعلق ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم عورتوں کے حقوق کو politics میں قائم کرنا چاہتی ہو؟

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: میں international relations میں masters کر رہی ہوں اور میں نے اپنا bachelor، islamic studies میں کیا تھا۔میرا سوال یہ ہے کہ میں تو اب اپنے masters کے آخر پر ہوں اور masters کا theses دینا ہے۔ تو اس کے لئے کون سا topic رکھوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے خود topics بنائے ہوں گے۔خود سوچو اور خود دیکھو۔کوئی option بنائے ہیں تو وہ مجھے بتاؤ۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا: آجکل جو اسائیلم سیکر ہیں اور اکثر مسلمان ان میں ہیں کے بارہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔ یا پھر چرچ کے طور پر یہاں ایک اسائیلم ہوتا ہے جو charity کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔کیا مساجد ہماری اس طرح کی charity کے طور پر اسائیلم سیکرز کو کچھ عرصہ کے طور پر اسائیلم دے سکتی ہیں بیشک ان کا اسائیلم accept نہیں ہوسکتا ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مساجد کہاں کہاں پر ہیں اور کتنی جگہ ہے، ان میں نماز پڑھنے کے لئے تو جگہ نہیں ہے تو اسائیلم والوں کو جگہ کہاں دیں گی؟ چرچ کے پاس تو کافی infrastrcuture ہوتا ہے اور جگہ ہوتی ہے۔بڑی مسجد بنائیں۔بیت السبوح کے علاوہ کوئی جگہ ہے؟

طالبہ نے عرض کیا: انشاء اللہ مستقبل میں ہوں گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مستقبل میں ہوگی تو دیکھا جائے گی۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میں تو پوچھ رہی تھی کہ مسلمانوں کے بارہ میں کچھ۔ refugees کا crises ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بتاؤ تمہارا topic کیا ہوگا۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا: مجھے خود صحیح طرح نہیں معلوم۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خود صحیح طرح نہیں معلوم تو پوچھا کیوں ہے؟

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: کئی لوگ کہتے ہیں کہ جو natural stones ہوتے ہیں اور gems ہوتے ہیں ان میں healing qualities ہوتی ہیں۔تو یہ کس حد تک درست ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کی بہرحال کوئی اہمیت تو ہوتی ہے۔ healing qualities تو پتہ نہیں ہیں کہ نہیں لیکن ہر ایک کی اہمیت ہے اور اس کا بعض دفعہ اثر ہوجاتا ہے۔اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض جگہ لکھا ہوا ہے کہ ان کے بعض qualities بھی ہوتی ہیں جن کا اثر ہوتا ہے۔اور specifically یہ بتانا کہ کس stone کا کیا اثر ہے یہ میں نہیں بتا سکتا۔لیکن بعض دفعہ چیزوں کا اثر ہوتا ہے۔اس لئے مردوں کو سونا پہننے سے بھی منع کیا گیا ہے کہ سونا یا جیسے اب metal ہے۔اس کا بھی اثر ہوتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا۔علاوہ اس کے کہ سونا زینت ہے، سونے کا اثر بھی ہوجاتا ہے۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: قرآن مجید میں لفظ آتا ہے آنے والی نسلوں میں۔تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا انسانوں کی بھی نسلیں ہوتی ہیں؟ اور اگر ہوتی ہیں تو کس طرح کی ہوتی ہیں؟ ایک دعا ہے وہ میں پڑھتی ہوں: رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ۔ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ۔ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ۔ (سورۃ الشعرآء 84 تا 86)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی باتیں مجھے بتا جو حکمت والی ہوں اور میری زبان میں وہ طاقت دے جو فائدہ پہنچانے والی ہوں اب بھی اور آئندہ لوگوں میں بھی۔ یہ نہ ہو کہ آئندہ آنے والے کہیں کہ یہ کیا بیوقوفوں والی باتیں کر کے چلے گئے ہیں۔

حکمت کی اور دانائی کی باتیں مومن کو کرنی چاہئیں۔ تو اس سے اب آپ کا کیا سوال بنتا ہے؟ آنے والی نسلوں سے مراد آپ کی یہی ہے کہ جو بچے اور progeny چلنی ہے وہ مراد ہے۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میں بھی سوچتی تھی کہ ایسا ہی ہوگا۔ دراصل میں نے اس حوالہ سے یہ سوال کیا ہے کہ یہ debate تو بہت پرانا ہے کہ انسان سمجھتے ہیں کہ ہم اِس خاندان سے ہیں یا اُس خاندان سے۔ پاکستان میں تو غیراحمدیوں میں تو یہ بات بہت زیادہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس خاندان سے ہیں تو ہم بہتر ہیں شائد دوسرے انسانوں سے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خاندان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حکمت کی باتیں اور انسانیت کے ناطہ حکمت کی باتیں اور مومن ہونے کے ناطہ حکمت کی باتیں۔ یہ بس ایک دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا کر اور میری زبان میں وہ طاقت دے جو پیچھے آنے والوں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ باقی یہ کہ ہم فلاں ہیں اور ہم فلاں ہیں، یہ تو قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ یہ قبیلہ اور قومیں جو ہیں وہ پہچان کے لئے رکھی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اب تو دو تین نسلوں کے بعد یہی نہیں پتہ لگتا کہ کون کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک صاحب تھے انہوں نے کہیں سیّدوں میں رشتہ کا پیغام بھیجا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم بھی سید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا گواہی ہے؟ ایک آدمی سے پوچھا اور اس نے کہا کہ یہ بڑے پکے سیّد ہیں، میرے سامنے سیّد بنے ہیں۔ یہ کوئی نسلیں نُسلیں نہیں ہیں۔ شرافت ہونی چاہئے، ایمان ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم رشتہ کرو جو بڑے اعلیٰ خاندان کا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں ایک مومن کے لئے ضروری ہیں۔ اس کا اعلیٰ خاندان، اس کی شکل وصورت، اور اس کی دولت۔ اور چوتھی چیز اس کا دین۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم صرف اس کا دین دیکھو۔ نہ خاندان دیکھو، نہ شکل دیکھو، نہ دولت دیکھو۔ دین دیکھو۔ اگر دین ہوگا تو وہ جو دعا ہے متقین کا امام بنانے کی وہ بھی پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ عورت پھر بچوں کی، اگلی نسلوں کی تربیت کرتی ہے۔ اور مرد جو ہے اگر اس میں دین نہیں تو وہ عورت کے دین کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟ ایک ہی بات میں دونوں کو حکم دے دیا کہ لڑکی بھی دیندار بنے اور لڑکا بھی دیندار بنے۔ کہیں لڑکوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ تم نے غیر دیندار لڑکیوں سے شادیاں نہیں کرنی۔ نہ رشتے بھیجنے ہیں۔ تمہاری پہلی preference دین ہونا چاہئے۔ اس لئے دیندار لڑکی سے شادی کرو اور لڑکیوں کو بھی کہہ دیا کہ تم اگر دین میں اچھی ہو تو مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے سے شادیاں کریں۔ اس چیز کو ہم آجکل بھول رہے ہیں اور اسی لئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر لڑکے اور لڑکی دونوں دین کی طرف توجہ دینا شروع ہو جائیں تو اگلی نسلیں محفوظ ہو جائیں گی۔ نسلوں کو محفوظ کرنے کے لئے اور حکمت کی باتیں کرنے کے لئے متقیوں کا امام بنانے کے لئے یہ چیز ضروری ہے۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: اجلاس اور تعلیمی کلاس کے دوران مَیں نے خلیفہ رابعؒ کا حوالہ دیتے ہوئے ایک بات کہی تھی اور اس پر لجنہ کی بعض ممبران نے کہا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خلیفہ رابعؒ وفات پا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ بات کیا کہی تھی۔

اس پر طالبہ نے کہا: میں نے یہ کہا تھا کہ خلیفہ رابعؒ نے ایک بار سوال وجواب کی مجلس میں یہ فرمایا تھا کہ خواتین کو پردہ کرنا چاہئے لیکن وہ ایسا ڈراؤنا نہیں ہونا چاہئے کہ انسان اس سے بدصورت ہی لگنے لگے بلکہ مناسب قسم کا پردہ ہونا چاہئے۔ ان کو میری بات پر اعتراض نہیں تھا کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے بلکہ اس بات پر اعتراض تھا کہ خلیفہ رابعؒ وفات پا چکے ہیں اور اب خلیفۂ وقت نے پردہ کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں وہ بتاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کب کی بات ہے یہ؟

اس پر طالبہ نے کہا: اس بات کو کچھ مہینے ہوگئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پچھلے 13 سال میں مَیں نے پردہ کے متعلق کچھ نہیں بتایا؟ میں نے کچھ بتایا ہے کہ نہیں؟

طالبہ نے عرض کیا: جی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا۔

طالبہ نے عرض کیا: کیونکہ مجھے خلیفہ رابعؒ کی کلاس یاد تھی اس لئے میں نے اس کلاس کا حوالہ دیا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے پرانی کلاسوں کے بعد اب لوگ دلچسپی نہیں لیتے۔ حالانکہ جو خلیفہء وقت ہوتا ہے وہ موجودہ زمانہ اور حالات کے مطابق جماعت کی تربیت کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو ضرور سننا چاہئے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ اب جماعت کا زیادہ exposure ہوگیا ہے MTA کے ذریعہ سے خطبات اور تقریریں اور مختلف adresses سنا کرو۔ تا کہ تم لوگوں کو پتہ لگے کہ کیا بات ہے۔ بہرحال مجھے تو ایک بات کا پتہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے کیا فرمایا۔ قرآن کریم کیا کہتا ہے۔ اور وہی ہمارے لئے راہِ عمل ہے۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے تم نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ ٹھیک ہے کہ خوفناک نہیں ہونا چاہئے۔ خوفناک سے مراد اب اپنی اپنی تشریح نہ کر لیا کرو۔ خلیفہ رابعؒ نے بھی اگر خوفناک کہا تھا تو اِس سے مراد یہ تھی کہ جس طرح وہ پرانے زمانہ میں یا افغانیوں میں وہ شٹل کاک برقع پہن لیتے ہیں اور یہاں بھی بعض خواتین پہنتی ہیں کہ آگے سے بھی منہ پر پورا نقاب لے لیا اور آنکھوں کے لئے صرف دو سوراخ کر لئے۔ لگتا ہے کہ ڈاکو چور آگئے۔ اسی سے imigration والے اور یہاں کی حکومتوں کو مسائل پیدا ہوئے ہیں اور خلیفہ رابعؒ نے یہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ اپنے جو بال ہیں وہ پورے ڈھانکا کرو پیچھے سے بھی اور آگے سے بھی۔ اور جب باہر نکلو تو چہرے کا make-up نہیں ہونا چاہئے پردہ پورا ہونا چاہئے۔ اگر چہرہ نہیں ڈھانکا ہوا تو پھر make-up بھی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بھی تو انہوں نے ہی فرمایا تھا۔ وہ باتیں ان شرائط کے ساتھ ٹھیک ہیں۔ خوفناک سے مراد ان کی یہی تھی کہ اس طرح کا برقع نہیں پہننا۔ اگر تم نے اپنے اجلاس میں quote کر بھی دیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے اعتراض کیا ہے وہ غلط کیا ہے۔ لیکن میرا اعتراض یہ ہے کہ میرے خطبے بھی سنا کرو۔

اس پر اس طالبہ نے عرض کیا کہ وہ تو میں باقاعدگی سے سنتی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگلا سوال کرو۔

☆ اس پر اس طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں، یونیورسٹی میں یا سکول میں کسی غیر احمدی یا غیرمسلمان سے ملتے ہیں تو وہ پوچھتی ہیں کہ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کون سے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو میں بتاتی ہوں کہ میں احمدی ہوں اور پاکستانی ہوں۔ تو بڑے حیران ہوتے ہیں کہ تم احمدی نہیں لگتی اور مسلمان بھی نہیں لگتی۔ پاکستانی نہیں لگتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی تو لگتی ہو لیکن پاکستانی نہیں لگتی۔

طالبہ نے کہا: میں جب ان سے پوچھتی ہوں کہ ایسا کیوں ہے تو وہ کہتے ہیں کہ احمدی اور پاکستانی عورتوں کا جو پردہ ہے وہ صحیح نہیں ہوتا۔ وہ مختلف ہوتا ہے ان کا اپنا ایک پردہ ہوتا ہے۔ تو تم اس طرح کیوں کرتی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا۔ کس طرح کرتی ہو؟

طالبہ نے عرض کیا: کہ بال پورے ڈھکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بال پورے ڈھانکے ہوئے چاہئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کم از کم پردہ جو ہے یہاں سے یہ بال ڈھانکے ہوں پیچھے سے بھی ڈھانکنے ہیں، قرآن کریم میں چادر کا حکم ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نقشہ دکھایا کہ یہاں سے بال ڈھانکیں اور یہ ٹھوڑی کا حصہ اور یہ سارا اتنا حصہ ڈھانکا ہوا ہونا چاہئے۔ اگر make-up نہیں کیا ہوا تو پھر ٹھیک ہے۔ اور خلیفہ رابعؒ کی مثال اگر دینی ہے تو انہوں نے بھی یہ ہی کہا تھا کہ اگر make-up نہیں کیا ہوا تو منہ ننگا ٹھیک ہے۔ اور اگر make-up کیا ہوا ہے تو پھر منہ ڈھانکنا بھی ضروری ہے۔ اور اگر وہ لوگ اب سوال کرتے ہیں تو ہر ایک کا اپنا اپنا نیکی کا معیار ہوتا ہے۔ پہلی بنیادی چیز تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھے۔ اب بہت سارے مرد ہیں احمدی مردوں میں سے بھی اور عورتوں میں سے بھی جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتے۔ تین پڑھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم کوشش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ کوشش کرو کہ نمازیں پڑھنی ہیں۔ اگر وہ بنیادی چیز نہیں کر رہے تو پردہ کیا کرے گا۔ اور پھر وہی جو میں پہلے ایک سوال کے جواب میں کہہ چکا ہوں کہ دینداری ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دینداری تلاش کرو۔ تو عورتوں میں دینداری آنی چاہئے۔ اور پھر یہ ہے کہ میں پردہ کے بارہ میں اور دوسرے عمل اور قول کے بارہ میں میں کئی خطبے دے چکا ہوں۔ ایک دفعہ خطبوں کا سلسلہ شروع کیا تھا کہ ہمارے اعتقاد میں ایمان میں اور عمل میں اکائی ہونی چاہئے۔ جس بات کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں ایمان رکھتے ہیں جب یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں تعلیم کو مانتے ہیں تو اس کے مطابق ہمارا عمل بھی ہونا چاہئے۔ یہ مَیں کہتا رہتا ہوں۔ تو بس سمجھا ہی سکتے ہیں۔ میرے پاس ڈنڈا تو ہے نہیں کہ میں لوگوں کے سر پھاڑتا رہوں۔ سمجھانا میرا کام ہے۔ اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ نصیحت کرو اور نصیحت کرتے جاؤ۔ تمہارا یہ کام ہے جو انتہا سے کوئی بڑھ جائے جس کے سر پر سے سکارف اتر جائے دوپٹے اتر جائیں اور جین بلاؤز پہننا شروع کر دے اور اپنے آپ کو احمدی بھی کہے، تو اس کو تھوڑی سی سزا بھی دیتے ہیں۔ تو یہی زیادہ سے زیادہ کر سکتے ہیں کہ اچھا ہم تمہارے سے چندہ نہیں لیں گے۔ اگر کسی کے پردہ میں کمزوری ہے تو اس کو ہم کہتے ہیں کہ تمہارے سے کسی قسم کی خدمت نہیں لیں گے۔ کوئی جماعتی کام تم سے نہیں لیں گے۔ تو جو چیزیں اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں تا کہ سمجھ آجائے۔ باقی زیادہ سختی تو نہیں ہم کر سکتے۔ اور نہ شریعت کے معاملوں میں یہ حکم ہے کہ سختی کر کے پولیس کے ذریعہ سے سزائیں دلواؤ۔ سمجھانا کام ہے۔ اور سمجھاتا میں رہتا ہوں۔ اور جو عہدیدار ہیں ان کا بھی کام ہے کہ وہ میری مدد کریں اور سمجھاتے رہا کریں۔

طالبہ نے کہا: لیکن ہم انہیں کیا جواب دے سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہیں کہیں کے ہر ایک کا اپنا کام ہے۔ پانچ انگلیاں ہاتھ کی برابر نہیں ہو سکتی۔ بس کوئی کم ہے اور کوئی زیادہ ہے۔ کسی میں زیادہ طاقت ہے اور کسی میں کم طاقت ہے۔

❁ بعد ازاں عزیزہ عالیہ ہیوبش چوہدری نے اپنی پریزنٹیشن دی۔ موصوفہ نے مذہبی فلسفہ میں MA کا مقالہ لکھا ہے اور اس وقت اسلامی قوانین، ضوابط، انتظام، ترغیب اور منطق روحانی تجربات میں Ph.D کر رہی ہیں۔

موصوفہ نے بتایا میں نے اپنے ماسٹر کے مقالے میں بہت سے ایسے جدید فلاسفرز پر بھی بحث کی ہے جو مذہب اور روحانیت کا گہرا احساس رکھتے ہیں۔ وہ مذہبی اقدار کی تبلیغ بھی کرتے ہیں لیکن انہیں کھلے عام تسلیم نہیں کرتے۔ بہت سی انسانیت بھٹک کر خدا سے دور ہوگئی ہے۔

فلاسفر انسان میں گہری اور نہ ختم ہونے والی ایسی خواہشات دیکھ چکے ہیں جو جسمانی ضروریات وحقیقتوں سے دور اور انسانی حدود اور رحمانی حالتوں سے ماورا ہے۔ انہیں انصاف کے حصول، تنقیدی بصیرت اور روحانی شعور کی وسعت نیز نیکی کے حتمی ذریعے کی خواہش ہے جو کہ ہمارے نزدیک خدا ہے۔ اور بہت سے فلاسفر بالواسطہ یا بلا واسطہ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ہم اپنی خواہشات کی تکمیل صرف خدا کے وجود کو تسلیم کر کے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سے قبل کہ ہم اصل موضوع کی طرف آئیں، میں سقراط جو کہ یونان میں خدا کا نبی مانا جاتا تھا اُس کی غار کی تمثیل سے آغاز کرنا چاہوں گی۔ اُس نے ہمیں اُن لوگوں کے متعلق ایک کہانی بتائی ہے جو اپنی پیدائش سے ہی ایک گہری غار میں رہائش پذیر تھے۔ جنہوں نے اپنی تمام زندگی میں وہ سائے ہی دیکھے جو اُن کے سامنے غاروں کی دیواروں پر نمودار ہوئے۔ وہ لوگ پابند تھے لہٰذا براہِ راست ہی دیکھ سکتے تھے۔ اُن کے لئے سائے ہی مکمل حقیقت تھی۔

تب ایک قیدی کو ان زنجیروں سے آزاد کیا جاتا ہے اور اُسے اُس آگ کی طرف دیکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے جس سے سائے بن رہے تھے۔ پھر اُس قیدی کو غار سے باہر اوپر دنیا میں دھکیلا جاتا ہے۔ ابتدائی تکلیف اور تذبذب کے بعد وہ سچائی کو محسوس کرتا ہے۔ اب وہ اپنے ساتھی قیدیوں کو بھی غار سے باہر سورج کی روشنی میں لانا چاہے گا۔ سقراط کے مطابق یہ قیدی سچائی کی اس حقیقت سے انکار کریں گے اور سقراط نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ باقی قیدی اُس پر ہنسیں گے اور اُسے تمسخر کا نشانہ بنائیں گے اور ہو سکتا ہے وہ اُسے مارنے کی کوشش بھی کریں۔ لہٰذا اس تمثیل کی تشریح کیا ہے؟ یہ دھوکہ کی بجائے سچائی اور حکمت کا راستہ ظاہر کرتی ہے۔ اُس غار میں موجود لوگ ان انسانوں کی اکثریت کو ظاہر کرتے ہیں جو سچائی سے دور ایک ایسے نظام کے سحر میں گرفتار ہیں جو انہیں حقیقت سے دور رکھے ہوئے ہے۔

لہٰذا ہمیں پوچھنا چاہئے: ہمیں کون دھوکہ دیتا ہے؟ کون ان سایوں کی تخلیق کرتا ہے؟ فلاسفر جانتے ہیں یہ سرمایہ دارانہ مشینری (Capitalistic machinery) تفریحی کاروبار اور مادی کلچر (Mass culture) ہے۔ (ہم اسے شیطان یا دجال کہیں گے) ہمیں مستقل طور پر ان نظاموں کے تصورات سے متاثر کیا جا رہا ہے تا کہ ہم خوشیوں کی تلاش میں ان تصوراتی دنیاؤں میں زندہ رہنے کی کوشش کریں مثلاً ایڈورٹائزنگ ایجنسیاں صرف توہمات اور وعدوں کے ہجوم کو ہی تشکیل دے رہی ہیں۔ میں ان میں سے صرف دو پر ایک نظر ڈالنا چاہوں گی۔ بائیں طرف آپ سگریٹ کا اشتہار اس سلوگن کے ساتھ ملاحظہ کر سکتے ہیں آزادی شائد (Maybe) سے شروع نہیں ہوتی حقیقت میں ہم جانتے ہیں کہ سگریٹ ایک لت ہے جو ہماری آزادی چھین لیتی ہے۔ دائیں جانب آپ کافی ہاؤس کی چینchain)) کا اشتہار اس سلوگن کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ جیسے بہترین کے لئے بہترین کافی۔ یہ خیال باطل ہے کہ آپ یہ کافی پینے سے اپنے آپ کو بہترین بنا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت میں صرف ایک نارمل لیکن مبالغہ آمیز اور مہنگی کافی ہوگی۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فلاسفرز ثقافتی انڈسٹری میں بڑھتے ہوئے توھمات کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ پروڈکٹ کا جادو اشتہار کے ذریعہ کچھ اور ہو جاتا ہے جیسی وہ ہوتی ہے اس سے بڑھ کر محسوس ہوتی

ہے۔ چنانچہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اس پروڈکٹ کے استعمال سے وہ زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔ دراصل یہ مذہبی اور روحانی کام تھا جس پر اب مادی کلچر نے قبضہ کرلیا ہے۔

ہمارا سسٹم ایسا کیوں ہے کہ وہ ہمیں حقیقت سے دور لے جارہا ہے۔ اس سسٹم کے تخلیق کاروں اور پروردہ لوگوں نے خدا اور سچائی کے اعتقادات کو کھودیا ہے۔ انہیں ایک قنوطی (pessimistic) دنیا اور انسان کا تصور حاصل ہوا ہے۔ جس کی مختلف وجوہات ہیں۔ کچھ فلاسفرز کے بقول دو عالمی جنگوں، رشیا کے کمیونیزم اور جرمنی کے نیشنل سوشلزم کی خرابی اس کی بنیادی وجوہات ہیں۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ گلوبلائزیشن کی وجہ سے ذہنی تناؤ پیدا ہوا ہے۔ Critical Theory ایک ا سکول آف تھاٹ اور ایک تحریک ہے جس کا آغاز جرمن فلاسفرز کی طرف سے 1930ء میں روشن خیالی کے عہد (Age of Enlightenment) کے بعد کیا گیا۔ یہ روشن خیالی کا عہد یعنی Age of Enlightenment ایک ایسا دور ہے جس میں یورپین کو ایمانوئل کانٹ جیسے فلاسفر پر فخر تھا۔ جس کی یہ رائے تھی کہ ہمیں منطقی طور پر اپنے لئے سوچنا ہوگا اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے اور یہی سوچ ہمیں سچائی کی طرف لے جائے گی۔ سائنسی تحقیق کے ذریعے نہ صرف کائنات کے تمام اسرار ورموز سے پردہ اُٹھایا جاسکتا ہے بلکہ انسانوں کو درپیش مسائل کا حل بھی ممکن ہے۔ لیکن کچھ دہائیوں کے بعد Critical Theory نے اس کے منفی اثرات کی طرف اشارہ دیا۔ اس اسکول آف تھاٹ کا بنیادی قضیہ یہ تھا کہ منطق پر یکسوئی اور استعمال کے ذریعہ چیزوں کا جائزہ لینا انسان کو انسانیت سے دور لے جاتا ہے۔ آسان الفاظ میں یہ کہ جتنا آپ منطقی ہوں گے اُتنا ہی کم انسان ہوں گے۔

کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ ہٹلر کا دیا ہوا جرمن نیشنل سوشلزم بھی روشن خیالی کا ایک منفی نتیجہ تھا۔ وضاحتاً instrumental rationality نے Objectification of nature کو پیدا کیا جس کی وجہ سے rational (نسل پرست) لوگوں نے لاکھوں لوگوں کو ماردیا۔

Adorno اور Horkheimer کے ٹھوس نظریات کیا ہیں۔ آج انسان غلاموں اور صارفین کی طرح کام کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ایک طرح کی چیزوں کو دہرانے کے سحر میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ جبکہ اس تھیوری کا مقصد لوگوں کو بیداری اور ہمدردی سے روشناس کروانا تھا۔ لیکن فلاسفرز خدا کا ذکر کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم یہ تو نہیں بتاسکتے کہ اچھائی کیا ہے لیکن برائی کو تلاش کرسکتے ہیں۔

اس پر اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنا چاہوں گی۔ انبیاء سچائی اور عدل کے علمبردار ہیں اور جھوٹے روایتی عقائد کے خلاف لڑتے رہے لیکن بہت سے لوگوں نے غار کی تمثیل کی طرح انبیاء کو مسترد کردیا۔ قرآنِ کریم میں کافروں کے متعلق آتا ہے یہ کچھ بھی نہیں مگر ایک بڑا جھوٹ ہے جو گھڑ لیا گیا ہے اور اُن لوگوں نے جنہوں نے حق کا انکار کیا جب وہ ان کے پاس آیا کہا کہ یہ ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ بھی نہیں اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کبھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔ کیا اسی کی وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں بلکہ یہ ایک سرکش قوم ہیں۔ لیکن وہ ایسا کیوں کرتے ہیں قرآن میں ہے کہ وہ حقیقت سے نفرت کرتے ہیں۔ دراصل بنی نوع انسان سکون اور عارضی اطمینان کو ترجیح دیتے ہیں۔

اسلام کا finitness کے متعلق نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور اُس کی مخلوق فانی ہے۔ اسلام انسان کو صرف جسم یا دماغ تک محدود نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ جسم، دل، دماغ اور روح ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ نیکی، ایمان اور ہماری روح باقی رہ جائے گی۔ موت ایک اچھی اور بامعنی زندگی کے لئے ایک انجن کی حیثیت رکھتی ہے۔

جب ایک مسلمان خدا کو تمام دنیاوی چیزوں پر ترجیح دیتا ہے تو وہ اس کے لئے اس دنیا میں جنت بن جاتی ہے۔ شریعت بھی معاشرے میں انصاف، یکجہتی، ہمدری اور امن قائم کرنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔

اسلام کے مقاصد۔ انسان کو خدا تعالیٰ سے اتنا پیار کرنا چاہئے کہ دیگر محبتیں ماند پڑ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''لیکچر لاہور'' میں فرماتے ہیں انسان کو چاہئے کہ اپنا آپ خدا کے حضور پیش کرے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنائے۔

آخر میں دونوں تصورات کا موازنہ کرتے ہیں۔ Critical Theory کا مقصد عظیم ہے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوئی عملی ہدایت اس Theory میں نہیں ملتی۔ مثلاً اس کی تنقیدی بیداری انسانی عیوب اور دیگر قسم کے فریبوں کا دفاع نہیں کرتی۔ اس میں سچائی اور اس کے حصول کے ذرائع اور خدا کے متعلق کوئی واضح تعین نہیں ملتا۔ اس کا سب کچھ اخذ کردہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام کی مخصوص تعلیم ہے کہ کیسے سچائی کو پایا جائے اور کیسے اس کے ذرائع تک پہنچا جائے، کیسے گناہوں سے نجات ممکن ہے اور کیسے کوئی ان سے اپنا دفاع کرسکتا ہے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قدرت، طاقت، توحید کا حقیقی مالک ہے تو ہم یہ جان پاتے ہیں کہ ہمیں اس کی بہت ضرورت ہے تو یہ تصور ہمیں زیادہ آزادی دیتا ہے۔

میں اپنے پیارے آقا کے ان الفاظ کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گی کہ اگر ہم الٰہی تجلیات کی حرارت سے حصہ پانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر سے باطل کی تاریکی، راحت طلبی، فریب اور دیگر برائیاں دور کرنا ہوں گی اور اعلیٰ اخلاقیات اپنے اندر پیدا کرنا ہوں گی۔

اگر ہم مادہ پرستی کے بُرے اثرات سے اپنی اگلی نسل کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں انہیں مذہب اور اخلاقیات کے درمیان ارتباط (تعلق) کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم مادی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں ان کا تعلق روحانیت اور مذہب سے جوڑنا ہوگا۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرنے کی بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے پیارے حضور اور میری عزیز بہنو! اس توجہ کے لئے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

....

اس پریزنٹیشن کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے تو پورا پڑھا ہی نہیں۔ آدھے آدھے points پڑھے ہیں۔ اب تم لوگوں نے سوال کرنا ہے تو اپنے ہاتھ کھڑے کرو۔

☆ ایک طالبہ نے پوچھا کہ اس نے پڑھا تھا کہ جو caves کی explanation تھی وہ sokratis علیہ السلام کی تھی لیکن انہوں نے یہ پڑھا تھا کہ یہ افلاطون کی تھی۔ اس پر جب پریزنٹیشن کرنے والی طالبہ نے بتایا کہ افلاطون Sokratis علیہ السلام کے طالب علم تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا۔ دونوں استاد شاگرد اکٹھے رہتے تھے۔

☆ ایک طالبہ نے پوچھا: شروع میں اس پریزنٹیشن میں بتایا گیا کہ جو اشتہارات ہوتے ہیں ان میں ایک illusion پیدا کیا جاتا ہے کہ ان کے product کو استعمال کر کے ہم بہتر محسوس کریں گے۔ تو یہ تو جھوٹ نہیں ہوجاتا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہوجاتا ہوگا۔ وہ اشتہار دینا؟ وہ تو جھوٹ ہے۔ بلکہ اگر تم میں عقل ہے تو نہ استعمال کرو۔ اس نے تو coffee کی مثال دی ہے۔ میں اشتہار دیکھنے کے باوجود وہ coffee نہیں پیتا جس کا اشتہار میں ذکر ہے۔ لیکن بعض قسم کی پیتا ہوں۔ ہر قسم کی نہیں پیتا۔ لیکن اشتہار تو ہے ہی جھوٹ۔ دنیا کے business کا جو نیا نظام ہے وہ تو سارا جھوٹ پر ہے۔ اتنی زیادہ اشتہار بازی ہوتی ہے کہ انسان کو temptation ہوجاتی ہے۔ پھر دوسری طرف جو بینک ہیں وہ بھی پھر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کمپنی یہ facilities دے رہی ہے ہم اس کے لئے loan تمہیں دیتے ہیں۔ تم ہم سے loan لو اور چیز خریدلو۔ اس کی تمہیں ضرورت نہیں بھی ہوتی تو پھر بھی انسان وہ لے لیتا ہے۔ اس طرح ایک vicious-circle میں وہ پڑ جاتا اور پھر loans کے اندر اتنا دب جاتا ہے کہ آدھی دنیا جو ہے اس کے پاس cash تو کوئی نہیں بلکہ credit cards پر گزارا ہے۔ اور ultimately کیا ہوتا ہے کہ bankrupt ہوجاتے ہیں یا سارا کچھ بیچ باچ کے ختم ہوجاتے ہیں۔ اپنے گھر بھی دے دیتے ہیں تو یہ جھوٹ کی بنیاد تو اس modren زمانہ کی ہے جو business ہے tradeing ہے اور جو کچھ بھی اس میں ہے کافی جھوٹ ہے اس لئے تو لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اگر ہم اس کو سمجھ لیں کہ یہ جھوٹ ہے تو بہت سارے لوگ بچ جائیں اس لئے میں اس پر خطبہ بھی دے چکا ہوں، میرے خیال میں جو 2008ء میں بھی دیا تھا اس کے بعد بھی دیا کہ اشتہاروں کی وجہ سے ہم نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور صرف ضرورت کی چیزیں لینی چاہئیں اور قرضہ پر اور credit پر ہمیں کچھ نہیں لینا چاہئے۔

☆ ایک طالبہ نے پہلی پریزنٹیشن کے حوالہ سے سوال کیا کہ جو نصاب ہماری جماعت اسلامیات کا پڑھائے گی۔ کیا اس میں ہماری جماعت کا تعارف بھی شامل ہوگا یا نہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تعلیم دے گی اس میں controversial topics نہیں ہوں گے۔ ہم نے جو سلیبس ان کو بنا کر دیا تھا، جہاں جہاں دو یا تین states میں یہ بن گیا ہے، میں نے بنیادی ہدایت یہی کی تھی کہ کوئی ایسا issue نہ رکھنا بلکہ صرف یہ دیکھنا کہ ہم نے یہ تعلیم دینی ہے کہ قرآن کی تعلیم کیا ہو اور قرآن کیا کہتا ہے۔ پھر جو چھ حدیث کی authentic کتابیں ہیں ان کے مطابق ہو اور تاریخ ایسی ہو جس کو سارے مانتے ہوں، فرقوں کے جو controversial issues ہیں وہ نہیں شامل کرنے۔ ہاں زیادہ سے زیادہ یہ بتادیں کہ اسلام میں اتنے فرقے ہیں۔ لیکن ان کے کیا school of thoughts ہیں ان کی details کیا ہیں وہ نہیں بتانی۔ یہ بنیادی چیز اسلام کی تعلیم ہم نے دینی ہے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا: حضور میرے دو سوال ہیں وہ ملتے جلتے ہیں۔ اگر ایک نومولود بچہ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد brain death condition میں چلا جائے تو پھر اس صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے؟ کیا ventilators استعمال کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Ventilator تو اس وقت تک استعمال کرنا چاہئے ہیں چند گھنٹوں تک یا دو تین دن تک دیکھو۔ کوئی بچہ ہو یا بوڑھا ہو یا کوئی بھی ہو۔ اس سے زیادہ مَیں نہیں کرتا۔ کیونکہ زندگی تو prolong کر سکتے ہیں لیکن quality of life نہیں بنا سکتے۔ اس لئے اپنے آپ کو بھی اور بچے کو بھی تکلیف میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ اسی طالبہ نے عرض کیا کہ دوسرا سوال یہ تھا کہ brain death condition میں روح جسم سے پرواز ہوجاتی ہے یا پھر جسم میں ہی ہوتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تک انسان مکمل طور پر نہیں مرتا اس وقت تک روح تو اس کے ساتھ ہے۔ اور جب تک brain active ہے ventilator اس کو oxygen دے رہا ہے۔ اس وقت تک جب تک brain کام کررہا ہے۔ اور جب Brain کام نہیں کررہا پھر تو ختم ہوگیا۔ بچہ ہی ختم ہوگیا تو اس کو پھر آرٹیفیشل مشینوں پر رکھا ہوا ہے۔ تو پھر تقریباً سمجھیں کہ ختم ہی ہوا ہوا ہے۔ کہتے ہیں روح کچھ عرصہ کے لئے نکل کر جسم سے اوپر hang کررہی ہوتی ہے۔ تو شائد اس وقت suspendid position میں ہو۔

☆ ایک اور طالبہ نے پوچھا: جو بڑے بڑے business ہیں اور کمپنیاں ہیں اور banks ہیں امریکہ میں ان پہ یہودیوں کا قبضہ کیوں ہے؟ اس کا پسِ منظر کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے ہے کہ جو یہودیوں پر ظلم کئے گئے ایک تو ویسے انہوں نے اپنے آپ کو تجارت میں ڈالا۔ business میں ڈالا۔ اسی وجہ سے ان کو نقصان پہنچا تھا کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ تو انہوں نے سوچا کہ جب ہم لوگ econmy دنیا کی کنٹرول کرلیں تو پھر ہمارے پیچھے دنیا چلے گی۔ اس لئے انہوں نے اس کو اختیار کیا اور پھر ایمانداری سے اس پر چلے بھی۔ اپنے لئے ایمانداری رکھتے ہیں دوسروں کے لئے نہیں۔ تو ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ جو بھی سلوک ان سے دنیا میں ہوا اس کی وجہ سے انہوں نے پھر اس پر زور دیا۔ آج امریکہ کی econmy اور دوسری بڑی econmy پر ان کا قبضہ ہے یا ان کے influence میں ہے۔ اسی طرح جو فری میسن کی تحریک ہے اس نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ اور اس نے نہ صرف اس پر قبضہ کیا بلکہ دنیا کے بڑے بڑے لوگ جو یہودی نہیں بھی تھے ان کو کسی طرح اس تنظیم میں شامل کر کے ساتھ ملا دیا۔ اور اس زمانہ میں اسی لئے جب یہ سارا کچھ ہورہا تھا 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ فری میسن تم پر مسلط نہیں کے جائیں گے۔ اللہ کو پتہ تھا کہ اس وقت یہ بن رہے ہیں۔ اور انہوں نے econmy پر بھی قبضہ کرلینا ہے اور دنیا پر ہر جگہ قبضہ کرلینا ہے لیکن وہ حقیقی اسلام جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے revive ہونا تھا اس پر وہ نہیں قبضہ کرسکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تسلی دے دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں ذمہ داری بھی دے دی۔ کہ ہم دین سیکھیں اور صحیح اسلام پر عمل کریں۔ اس لئے اس وقت بھی انہوں نے جب یہاں کے اور UK کے بادشاہ کو اپنا ممبر بنا لیا۔ 1908ء میں اسرائیل قائم ہوجانا تھا لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے نہیں ہوا۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد نہیں ہوسکا لیکن ایک لمبا عرصہ ان کی یہ پلاننگ چل رہی تھی تو پھر دوسری جنگِ عظیم کے بعد اس کو موقع مل گیا۔ اس لئے پھر وہ ملک بن گیا۔ لیکن اس کے پیچھے ایک بہت لمبی planing چل رہی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور وہ اس ظلم کے نتیجہ میں ہے جو اُن پر ہوا۔ تو انہوں نے دنیا کی econmy پر قبضہ کرلیا۔ اس لئے ہمیں دین تو سیکھنا ہی ہے تاکہ ان کا مقابلہ کرسکیں۔ اور یہ بھی ہے کہ اگر اب یہ ظلم جاری رکھیں گے تو ان کو جو ملک اللہ تعالیٰ نے دیا ہے قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ تیسری دفعہ جب یہ ظلم کر کے باہر نکلیں گے تو پھر دھکے کھائیں گے۔ لیکن وہ حل کیا ہوگا۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ہوگا اور وہ کسی تلوار کے زور سے نہیں ہوگا جو مسلمان کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر اسلام کے خلاف طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے آپ کو دین میں اور عمل میں بڑھانا چاہئے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

☆ ایک دوسری طالبہ نے سوال کیا: پاکستان میں ہمیں اس لئے آگے بڑھنے کا موقع نہیں مل پاتا کہ ہم احمدی ہیں اور یہاں پر مجھے یہ problem face آرہی ہے کہ میں پاکستانی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زبان نہیں آتی۔ اس طالبہ نے عرض کیا: زبان کا بھی مسئلہ ہے لیکن انگلش میں ہوجاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اتنا potential ہو تو پاکستانیوں والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جو اچھے لوگ ہیں، پاکستانی ہونے کے باوجود اچھی جگہوں پر ان کو جگہ مل جاتی ہے۔

اس طالبہ نے عرض کیا: حضور مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

آگے میں یہیں اپنی job تلاش کروں یا پاکستان کا option رکھوں۔ کیونکہ جو حالات ہیں یہاں پر بھی ٹھیک نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ڈگری باقی دنیا میں بھی recognice ہوجاتی ہے؟

اس طالبہ نے عرض کیا: جی حضور ہوجاتی ہے۔

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر مختلف جگہوں پر بھی explore کریں۔ امریکہ میں بھی اور کینیڈا میں بھی اور یوکے میں بھی اور یہاں بھی۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: میں اس وقت Islamic studies پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال یہ تھا کہ اپنے bachelor کے بعد میں کس direction میں جاؤں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ Islamic studies پڑھ رہی ہو۔ اس کے بعد صرف ایک ہی option نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ master کرلو یا پھر teaching education کرو۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میں اپنا master تو کرنا چاہتی ہوں اور پھر teaching بھی۔ یہ بہتر ہے میرے لئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ میں جماعت کی خدمت کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے۔ یہ وہی ہے جو پہلی پریزنٹیشن میں ہم نے دیکھا۔ ہمیں Islamic studies کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی اور option تمہارے ذہن میں ہے۔

اس پر طالبہ نے کہا: میں نے سوچا شائد international relations کے میدان میں جاؤں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں۔ teaching ہی ٹھیک ہے۔

☆ ایک اور طالبہ نے پوچھا: اگر یہاں جرمنی میں medicali assisted suicide کو legalised کردیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے لئے پھر بھی جائز نہیں ہے۔

☆ ایک اور طالبہ نے پوچھا: Psoriasis یعنی ایگزیما کی جو قسم ہے اس کا ہومیوپیتھی سے علاج کرنا چاہئے کہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک چھوٹا بچہ ہے تو مَیں نے کہا ہوا ہے کہ نہ کرو، کیونکہ ہومیوپیتھک اس کو مزید aggravate کردیتا ہے۔ اور بچے پھر بے چین ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ آدمی بستر پر لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تو کھڑا کھڑا ہی رہے گا۔ اور وہ اتنا زیادہ ہے کہ nerve کو بالکل shatter کرکے رکھ دیتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو برداشت کرسکتے ہیں جن سے برداشت ہوجائے تو اس وقت علاج کریں۔ اس سے پہلے نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں اگر low potency میں ہومیوپیتھی کھاتے رہیں تو پھر ٹھیک ہے، ہوجاتا ہے۔ یہاں قریب Wiesbaden میں ایک چشمہ ہے گرم پانی کا۔ قریب ہی ہے یہاں سے، اس میں نہاؤ اور ہاتھ منہ دھوتو اس سے بھی میں نے دیکھا ہے فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر ہومیوپیتھی کا علاج کرنا ہے تو high potency میں نہیں کرنا بلکہ low potency میں کریں۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا: میں اس سال سے study شروع کررہی ہوں، تو آپ کی کوئی pencil مل سکتی ہے میرے پاس پہلے کوئی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر کسی وقت لے لینا۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا: میں اس سال computer science میں beachlor کررہی ہوں تو اب اس field میں جماعت کی خدمت کس طرح کرسکتی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب پہلے کرلینا پھر بتادینا۔ سال یا ڈیڑھ سال بعد، جب آپ کا کورس مکمل ہوجائے گا۔ ہوسکتا ہے جماعت کو مزید ضرورت پڑھ جائے۔ لجنہ کو بھی ضرورت پڑسکتی ہے جماعت کو بھی ضرورت پڑسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر طالبہ نے بتایا کہ وہ وقفِ نو میں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر اپنی تعلیم مکمل کرکے لکھ کر دے دینا۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا، ہمیں حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے فارسی کے رہنے والوں میں آنا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہاں لکھا ہے کہ فارسی کے رہنے والوں میں آنا تھا؟

طالبہ نے کہا: ایک حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو انہوں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ فارسی کے رہنے والوں کے لئے آنا تھا۔ نہ کوئی جگہ لکھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب سورت جمعہ کی آیت وَاٰخَرِینَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوا بِھِمۡ (سورۃ الجمعۃ آیت4) نازل ہوئی تو صحابہ نے پوچھا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو آخرین میں شامل ہوں گے اور ابھی ہمارے ساتھ میں نہیں آئے۔ جب تین دفعہ پوچھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ تو پھر تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جواب دیا کہ وہ ان میں سے ہوگا۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ فارسی الاصل بھی ہوسکتا ہے اور ایک یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عربی نہیں ہوگا۔ اس ساری مجلس میں صرف ایک غیر عربی بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضرت سلمان فارسی تھے۔ تو مطلب یہ تھا کہ غیر عربی ہوگا۔ اور اس کے مطابق اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگئے۔ اب سوال کیا ہے آپ کا۔

اس طالبہ نے عرض کیا: میرا سوال یہ تھا کہ جب بھی کوئی نبی وغیرہ آتے ہیں تو ان کی آنے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ اور یہ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے ان میں سے آنا تھا۔ یعنی یہ سوال اکثر مجھے سننے کو ملتا ہے کہ کیا وہاں کے لوگ بہت گناہگار ہونے تھے یا کیا وجہ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ اس وقت جو مسلمانوں کی حالت تھی عمومی طور پر سب sub-continent ہندو پاکستان میں بڑے فساد کی حالت تھی۔ ایک طرف جو علماء تھے انہوں نے دین کو بگاڑ دیا تھا۔ دوسری طرف عیسائیت کا اتنا زور تھا کہ تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہوگئے تھے۔ بڑے بڑے مولوی پادری بن گئے تھے۔ اس سے بڑی فساد کی اور کیا جگہ ہوسکتی ہے؟ یہ حالات پیدا ہوئے تو وہاں اس علاقہ میں آپؑ مبعوث ہوئے۔ کہیں غیر عرب علاقہ میں آنا تھا۔ اور غیر عرب جگہ میں آنا تھا اور مسلمانوں میں جو فساد کی سب سے بڑی جگہ تھی وہ ہندوستان تھا۔ جس میں بڑی population تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھیج دیا۔ باقی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ یہ نبوت تقسیم کرنا یا دینا میرا کام ہے۔ تمہارا کام نہیں ہے۔ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ جس کو مرضی چاہوں دیدوں۔

☆ ایک اور طالبہ نے پوچھا: میں نے Abitur کیا ہے اور مجھ سے فیصلہ نہیں ہورہا کہ میں آگے کیا سٹڈی کروں کیونکہ میں ایک بہت creative field میں پڑھنا چاہتی ہوں جیسے گرافک design یا media design ہوتا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ بہت تھوڑی لجنہ اس field میں کام کرتی ہیں۔ میں تو کسی کو جانتی نہیں ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا گرافک design میں interest ہے؟

اس نے ہاں میں جواب دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سب سے آسان کام computer science کا ہے۔ گرافک designing کا ہے۔ تو پڑھنا ہے تو پڑھ لو۔ یا media design بھی بیشک کرلو۔

☆ ایک اور طالبہ نے سوال کیا: جب انسان ڈاکٹر بنتا ہے تو وہ dead body کے ذریعہ research کرتا ہے۔ تو کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تم انسانیت کی خدمت کے لئے کسی مردے کے ذریعہ کوئی ریسرچ کررہی ہو یا کوئی ایسی چیز استعمال کررہی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اجازت ہے۔ اپنے organ دینے کی اجازت بھی اسی لئے ہے۔ جسم کے organ آپ دوسرے کے لئے دیتے ہیں۔

اس پر طالبہ نے پوچھا: تو کیا ہم بھی اپنی dead body ڈونیٹ کرسکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کرسکتے ہیں اگر آپ موصی نہیں ہیں تو۔ وہ لوگ جو لاوارث ہوتے ہیں، ان کے لئے عموماً ہوتا ہے۔ عموماً رشتہ دار برداشت تو نہیں کرتے۔ تو ایسے لوگ جن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ان کی body تجربہ میں آجاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے پھر اگلے والوں نے decide کرنا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں بھی یا نہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا: میں bio technology پڑھ رہی ہوں ساتھ medical research بھی ہے۔ ہم نے سیکھا ہے کہ نئی research ہوئی ہے crispr cas یعنی gene editing کرسکتے ہیں۔ یہ بالکل نیا idea ہے کہ پیدائش سے پہلے جب پتہ ہوتا ہے کہ امکان ہے کہ اس بچے کو cancer ہوسکتا ہے کیونکہ وراثت میں اس کو ملے گا وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سوفیصد sure ہو، تو اس کو abort کرانے کی اجازت ہے۔

طالبہ نے عرض کیا: لیکن gene editing ہوتی ہے۔ وہ پھر silence کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بچہ کو ضائع کرنا ہے یا اسے بچانا ہے۔

اس طالبہ نے کہا: اسے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اچھا تو اس بچے کو ماں کے پیٹ میں ہی اس حصہ کو silent کروانا ہے۔ اس gene کو پھر silent کردینا ہے۔ تو یہ کرسکتے ہیں۔

طالبہ نے عرض کیا: پھر یہ risk ہے کہ انسان design کرنے نہ شروع کردے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: design تو ویسے ہی منع ہے۔ وہ تو قرآن کریم میں ہی منع ہے۔ یہ نہیں کہ انسان سے بندر بنادو۔ یا گائے کا سر لگادو، وہ نہیں ہے۔ تو اب idea کیا ہے؟

طالبہ نے عرض کیا: میرے پروفیسر نے ہمیں لیکچر میں بتایا تھا کہ یہ جو farmer industries ہیں یہ صرف وہ کام کرتے ہیں جہاں انہیں زیادہ منافع ہو۔ صرف پیسوں کو دیکھتی ہیں۔ Heidelberg یونیورسٹی میں یہ تجربہ کیا گیا کہ mice میں تو neuroblastoma کافی کم کیا گیا farmer industrie پھر پیسے نہیں دے رہی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں شائد ایسا موجود ہو جماعت میں کوئی ایسا system ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: research کی جو فنڈنگ ہے وہ تو حکومتوں کے بجٹ بھی ختم ہوجاتے ہیں۔ ابھی جماعت میں اتنا بجٹ کہاں ہے۔ ابھی مسجد تو بنائی نہیں جاتی آپ سے جو آپ نے سو مسجدیں بنانی ہیں۔ پہلے 100 مسجدیں جب جرمنی میں بنالو گے پھر آگے بھی چلے جائیں گے۔ جب وقت آئے گا تو وہ بھی انشاء اللہ کرلیں گے۔ لیکن ابھی وقت نہیں آیا۔

☆ طالبہ نے سوال کیا: کیا قسمت ہوتی ہے؟ ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ اس کی تو قسمت ہی خراب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو قسمت انسان خود بناتا ہے۔ جب برداشت کا مادہ ختم ہوجاتا ہے، یا بعض دفعہ شادیوں کے بعد خلع اور طلاقیں ہوجاتی ہیں۔ یا لڑکے میں کوئی قصور ہوتا ہے یا لڑکی میں کوئی قصور ہوتا ہے۔ یا دونوں میں برداشت نہیں ہوتی۔ تو اس لئے جس حد تک بچانے کی کوشش کرنی چاہئے بچانا چاہئے۔ باقی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ایسی تقدیر تو نہیں جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی کہ یہ بدلی ہی نہیں جاسکتی۔ یہ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو اٹل ہے۔ ایک وقت میں آکر مرنا ہے۔ لیکن جوانی میں ایسے حالات پیدا ہوجاتے ہیں کہ کئی دفعہ ایک شخص جو موت کے منہ میں بھی جارہا ہو تو واپس آجاتا ہے۔ اس کی تقدیر یہ تھی کہ اس حد تک چلا جاتا لیکن اس کو زندگی آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ باقی یہ کہنا کہ اس کی قسمت ہی ایسی ہے اس کے ساتھ ہمیشہ ہی ایسا ہونا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ ہاں بعض دفعہ بعض فیصلے انسان کرلیتا ہے جو سمجھ نہیں آتی کہ غلط ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کزن کی شادی حضرت زیدؓ سے کردی تھی پھر علیحدگی ہوئی۔ اور پھر بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی اس کزن کے ساتھ کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ یہی بہتر ہے۔ اور پھر بعد میں آخر کیا ہوا۔ حضرت زید نے طلاق دی اور بعد میں وہ امہات المومنین میں شامل ہوگئیں۔ یہ چیزیں بعض دفعہ اجتہادی غلطیاں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ اس کی قسمت خراب ہے یا ہر دفعہ قسمت خراب ہی رہے گی، تو یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر کسی کے ساتھ ایسا واقع ہو جاتا ہے تو آئندہ اللہ تعالیٰ بہتر کرے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا: شرائط بیعت میں مَیں نے پڑھا ہے کہ جہاں درود شریف باقاعدگی سے پڑھنے کا ذکر آتا ہے کہ ایک خاص درجہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے آپ کو وسیلہ لکھا ہوا تھا۔ تو اس کا مطلب کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اذان کے بعد کی دعا آتی ہے؟ وہاں بھی وسیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے تک وسیلہ جو ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اور اس کے فرشتے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اے مومنو! تم بھی رسول اللہ پر درود بھیجا کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دے دیا ہے تو وہ وسیلہ بن گئے۔ وسیلہ کا مطلب ہے ذریعہ بن گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی آخری دین ہے اور یہی آخری شریعت ہے اور یہ ہی آخری نبی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتم النبین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور نہ کوئی دین باقی رہا اور نہ نیا دین آسکتا ہے۔ اگر کچھ ہے تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

یہ پروگرام آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

بعدازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء
..............از صفحہ نمبر 20

وکالت اشاعت (طباعت)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 126 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 891 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ چھپن لاکھ بیس ہزار اڑسٹھ کی تعداد میں طبع ہوئے اور اس طرح گزشتہ سال کی نسبت تینتیس لاکھ سے زیادہ تعداد میں لٹریچر طبع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب لاکھوں بلکہ کروڑوں میں لٹریچر کی اشاعت ہوتی ہے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو کتب جو شائع ہوتی ہیں ان کو مختلف جماعتوں میں، ممالک میں بھجوایا جاتا ہے۔ اس سال لندن سے مختلف 47 زبانوں میں تین لاکھ بارہ ہزار کی تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قادیان سے بھی بیرونی ممالک کو کتب بھجوائی جاتی ہیں۔

فری لٹریچر کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ بہت سا لٹریچر فری بھی تقسیم کیا جاتا ہے چنانچہ مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل تین ہزار ایک سو سترہ کتب، فولڈرز اور پمفلٹس ایک کروڑ چونتیس لاکھ بارہ ہزار سے اوپر کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ اس طرح کل دو کروڑ چالیس لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام ہوا۔ اب تک 380 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کے مختلف ممالک میں قیام ہو چکے ہیں جن کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔

وکالت تعمیل و تنفیذ (لندن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوران سال ہندوستان کے مختلف اضلاع میں لائبریریوں کے قیام کے حوالے سے جو کارروائی کی گئی اس کے مطابق مجموعی طور پر 103 ضلعی لائبریریاں ہندوستان میں قائم کی گئیں اور اسی طرح بیرون ممالک کو بھی لٹریچر بھجوایا گیا۔ وہاں شعبہ پریس اور میڈیا کو بھی فعال کیا گیا ہے اخبارات میں شائع ہونے والی مخالفانہ خبروں کی فوری تردید کرنے اور جماعتی مؤقف کی صحیح رنگ میں اشاعت کے لئے بھی خصوصی کوشش کی گئی۔ شعبہ نور الاسلام کے کاموں میں بہتری پیدا کی گئی اور مختلف ذریعوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تبلیغ بھی کی جا رہی ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی دیئے جا رہے ہیں۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریس

حضور انور نے رقیم پریس یوکے اور افریقن ممالک کے احمدیہ پریسوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رقیم پریس اسلام آباد سے قریبی شہر فارنہم (Farnham) میں ایک نئی عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔ اس سال پریس کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد چھ لاکھ چوہتر ہزار سے اوپر ہے۔ یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت تین گنا زیادہ ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹس اور مختلف جماعتی لٹریچر وغیرہ یہاں سے شائع ہوتا ہے۔ یہاں نئی مشینوں کا بھی اضافہ ہوا ہے۔

بینن میں پرنٹنگ پریس کا قیام ہوا ہے اور اب افریقہ کے آٹھ ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔ افریقہ میں ہمارے پریسوں کے ذریعہ چھپنے والی کتب و رسائل کی تعداد دس لاکھ پینتیس ہزار ہے۔

نمائشیں اور بک سٹالز اور بک فیئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ اس سال دنیا بھر میں 580 بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ 1566 نمائشیں اور 13453 بک سٹالز کا انعقاد ہوا۔ ان پروگراموں کے ذریعہ چالیس لاکھ انیس ہزار سے زائد افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

حضور انور نے نمائشوں کے حوالے سے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

لیف لیٹس کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت اس سال دنیا بھر کے 101 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ گیارہ لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس ذریعہ سے دو کروڑ چھیانوے لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

حضور انور نے بتایا کہ اس حوالہ سے امریکہ اور یورپ کے ممالک میں کافی کام ہوا ہے۔

سپین کا ایک شہر سیوٹا (Ceuta) جزیرہ کی شکل میں مراکش کی سرحد پر واقع ہے۔ ان کو کہا تھا وہاں جا کر لٹریچر تقسیم کریں۔ کہتے ہیں کہ یہ شہر عربی مسلمانوں کا گڑھ ہے ہم اس شہر میں لیف لیٹس تقسیم کرنا سب سے مشکل سمجھتے تھے اور اندیشہ تھا کہ بہت مخالفت ہوگی۔ بہرحال جانے سے پہلے ہم نے وہاں کے گورنر کو اطلاع کر دی۔ اسی طرح اس کے سیکرٹری سے بھی فون پر بات ہوگئی کہ آج ہم آپ کے شہر میں لیف لیٹس تقسیم کریں گے۔ چنانچہ شہر کو چار حصوں میں تقسیم کر کے لیف لیٹنگ شروع کر دی گئی۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملا اور ایک مبلغ کو وہاں کے لوکل امام مسجد ملے۔ انہیں جب لیف لیٹ دیا گیا تو موصوف دوبارہ واپس آئے اور مزید دس لیف لیٹس لے گئے اور سپین اور مراکش کا اپنا رابطہ نمبر بھی دیا۔ اسی طرح مقامی اخبار کے نمائندوں کو دیا گیا۔ ان سے بھی رابطے ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ میکسیکو میں تبلیغ اور فلائرز کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت غیر معمولی کامیابیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں میریڈا (Merida) شہر میں اور دوسرے علاقوں میں مجموعی طور پر ایک ملین کی تعداد میں لیف لیٹس تقسیم ہوئے جن کے ذریعہ ایک ملین لوگوں تک پیغام پہنچا اور اس کے نتیجہ میں چھ سو ستّر بیعتیں ہوئیں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے واقعات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ گیمبیا میں ہمارے ایک معمر داعی الی اللہ ابراہیم صاحب ہیں جن کی عمر 73 سال ہو چکی ہے۔ بڑے شوق سے تبلیغ کرتے ہیں۔ کئی کئی میل پیدل سفر کر کے تبلیغ کرتے ہیں اور جماعتی لیف لیٹس لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ دوران سال انہوں نے اکیلے ہی تین ہزار سے زیادہ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ موصوف کا کہنا ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی فیملی کا پیٹ پالنے کے لئے مختلف نوکریاں کی ہیں لیکن پھر بھی فیملی کا گزارہ نہیں ہو پاتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے تبلیغ کے لئے وقت دینا شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھ پر خاص فضل ہوا ہے اور میری ضرورت سے بڑھ کر انعامات سے اللہ تعالیٰ مجھے نواز رہا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں ایک سوئس کو جماعتی لٹریچر لیف لیٹ دیا گیا تو وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس لیف لیٹ کو پڑھا جو میری پوسٹ میں ڈالا گیا تھا تو مجھے بیحد خوشی ہوئی کہ شکر ہے کہ اسلام کے اندر کوئی ایسی جماعت ہے جو اسلام کا اصل پیغام پھیلا رہی ہے۔

اسی طرح ہندوستان میں ایک عورت کے ہاتھ ہمارا لیف لٹ آیا۔ کہنے لگی کہ مجھے لیف لیٹ باہر سڑک پر گرا ہوا ملا ہے۔ میں اس کے مضمون سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اور اگر آپ لوگ یہ لیف لیٹ تقسیم کر رہے ہیں تو مجھے اس قسم کا مزید لٹریچر دیں۔ میں بھی اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں۔

عربک ڈیسک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عربی ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہو چکے ہیں ان کی تعداد تقریباً 117 ہے۔ دوران سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب کے تراجم مکمل کر کے پرنٹنگ کے لئے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ روحانی خزائن جلد 6۔ کشف الغطاء۔ تحفہ گولڑویہ۔ اور حضرت مصلح موعود کی درج ذیل دو کتب (1) رحمت للعالمین۔ دنیا کا محسن، رحمت للعالمین، اسوہ کامل یہ تین چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں ان کو اکٹھا کیا گیا ہے رحمت للعالمین کے نام سے۔ (2) دس دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ اس کے علاوہ جماعتی تعارف پر مبنی مختلف لٹریچر ہے۔ اور باقی کتب کا ترجمہ ہو بھی رہا ہے اس کی کافی لمبی تفصیل ہے۔

ایم ٹی اے تھری العربیۃ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے تھری العربیۃ کے نیک اثرات کا ذکر بھی فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو احمدیت کی صداقت سے آگاہی ہو رہی ہے۔ حضور انور نے اس ضمن میں کئی دلچسپ اور روح پرور واقعات پڑھ کر سنائے۔

مرکزی ڈیسکس کی رپورٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشین ڈیسک، فرنچ ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، چینی ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا اور بتایا بتایا کہ کس طرح ان ڈیسکس کے تحت کتب کے تراجم، خطبات کے تراجم اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کے کام ہو رہے ہیں۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ پریس اینڈ میڈیا آفس کے تحت دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے متعلق دنیا بھر میں پانچ ہزار سے زائد مضامین اور آرٹیکل مختلف اخباروں میں شائع ہوئے اور ملینز کی تعداد میں لوگوں تک پیغام پہنچا۔ 190 خصوصی آرٹیکل پریس اینڈ میڈیا آفس کی کوششوں سے شائع ہوئے۔ جماعت کے حوالے سے باون مختلف خبریں مختلف دنیا کے ٹی ویز پر نشر ہوئیں۔ نیشنل ریڈیو چینلز پر 57 انٹرویو نشر ہوئے۔ جرنلسٹ اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے 120 شخصیات کے ساتھ میٹنگز ہوئیں۔ دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کی تمام مشہور آؤٹ لٹس پر جماعت احمدیہ کو کوریج ملی جن میں بی بی سی ٹی وی، بی بی سی ریڈیو، بی بی سی ویب سائٹ، سکائی نیوز، دی ٹائمز، گارڈین، اُبزرور، ڈیلی ٹیلی گراف، سنڈے ٹائمز، ایل بی سی، اکانومسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

بیلجیم اور فرانس میں ہونے والے واقعات کے بعد مختلف میڈیا فورمز پر متعدد انٹرویو ہوئے جن میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتایا گیا۔

دوران سال کل 85 پریس ریلیز جاری کیں۔ دنیا بھر کی جماعتوں کے حالات اور مسائل کے بارے میں انہوں نے رہنمائی کی۔

alislam ویب سائٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال alislam ویب سائٹ کے ذریعہ سے جو کام ہوا ہے اس میں ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے ساتھ امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت، یوکے اور جرمنی سے رضاکار کام کر رہے ہیں۔ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور ملفوظات آڈیو کتب کی صورت میں الاسلام اور ساؤنڈ کلاؤڈ (Sound Cloud) پر دستیاب ہیں۔ گزشتہ سال ایک ویب سائٹ بھی انہوں نے بنائی تھی خلیفہ آف اسلام کے نام سے۔ اس میں مختلف کچھ پروگرام شامل کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 47 زبانوں میں تراجم online موجود ہیں۔ اسی طرح خطبات نور (مکمل)، خطبات محمود کی 37 جلدیں، خطبات ناصر (مکمل)، خطبات طاہر کی 15 جلدیں آن لائن دستیاب ہیں۔ اور میرے بھی تمام خطبات مختلف 18 زبانوں میں آڈیو اور ویڈیو موجود ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کے پرنٹ ایڈیشن ویب سائٹ سوشل میڈیا یوٹیوب اور دیگر نمائشوں کے ذریعہ ایک کثیر تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ ان مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعہ دس لاکھ سے زائد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ اس وقت اس رسالے کا پرنٹ ایڈیشن تین ممالک یوکے، کینیڈا اور انڈیا سے شائع ہو رہا ہے جن کی کل تعداد 16 ہزار بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مختلف ممالک کی جماعتوں نے اس کی خریداری بڑھانے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں ابھی مزید گنجائش ہے۔ خدام الاحمدیہ کے لئے خصوصی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کو ٹارگٹ بھی دیئے گئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے تحت ریویو آف ریلیجنز کینیڈا ریسرچ ایسوسی ایشن بنائی گئی تھی۔ اس کے تحت پانچ سمپوزیم منعقد کئے گئے۔ نیز مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات تیار کر کے سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم پر دیئے گئے۔ اور خدام الاحمدیہ کینیڈا کی ٹیکنالوجی ٹیم نے ریویو آف ریلیجنز کی موبائل اَیپ بھی تیار کی ہے جو اس وقت ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کو سوشل میڈیا، فیس بک اور ٹوئٹر اور انسٹا گرام پر پندرہ ہزار سے زیادہ لوگ فالو (follow) کر رہے ہیں اور ریویو آف ریلیجنز کی یُوٹیوب چینل کی کل سبسکرائبر (Subscriber) کی تعداد دس ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔

اس چینل کے ذریعہ ممتاز مذہبی علماء اور دیگر بااثر شخصیات کے ساتھ نئے رابطے قائم ہوئے اور انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر ریویو آف ریلیجنز کے تحت ایک نمائش لگائی گئی تھی جس میں قرآن کریم کا ایک 750 سالہ پرانا صحیفہ بھی رکھا گیا تھا۔ اسی طرح ٹیورن شراؤڈ (Turin Shroud) بھی رکھا گیا تھا۔ اس سال بھی یہ لگائی جا رہی ہے۔ اس نمائش کو میڈیا میں کافی کوریج ملی تھی۔

حضور انور نے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق بعض غیراز جماعت دوستوں کے تاثرات بھی پڑھ کر سنائے۔

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جرائد واخبارات کی اشاعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ 126 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت پچیس زبانوں میں 141 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے اللہ کے فضل سے بڑا کام ہو رہا ہے اور اپنی پسند کے پروگرام بھی آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اب اس میں اس نئی سہولت کے نتیجہ میں اس سال سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ ایم ٹی اے کی نشریات گزشتہ سالوں کی نسبت بہت وسعت پا گئی ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ نشریات بیک وقت دیکھنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایم ٹی اے افریقہ بھی شروع ہوا ہے۔ یکم اگست 2016ء کو اس کا افتتاح ہوا جو وہاں کی مقبول ترین سیٹلائٹ کے ذریعہ 24 گھنٹے اپنی نشریات پیش کرے گا۔ اس چینل پر افریقہ کی ضروریات کے مطابق خصوصی پروگرام کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس چینل پر اصل آڈیو کے ساتھ بیک وقت چار زبانوں کے تراجم نشر کرنے کی سہولت موجود ہے۔

ماریشس میں ایم ٹی اے افریقہ کا پہلا سٹوڈیو مکمل ہو چکا ہے۔ گھانا میں وہاب آدم سٹوڈیو بھی تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں بھی جدید ترین آلات رکھے گئے ہیں۔ اس کا شمار گھانا کے بہترین سٹوڈیوز میں ہوگا۔

پھر گھانا، نائیجیریا، سیرالیون تنزانیہ اور یوگنڈا میں باقاعدہ ایم ٹی اے کی ٹیمیں بن چکی ہیں اور وہاں مختلف پروگرام ہوں گے۔ ایم ٹی اے گھانا کی ٹیم نے آٹھ سیریز کے لئے کل اڑسٹھ (68) پروگرام ریکارڈ کئے ہیں جو کہ نیشنل ٹی وی جی ٹی وی (GTV) اور سائن پلس (Cine plus) پر نشر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح نیشنل اور ریجنل جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اور مختلف پروگرام وہاں دکھائے جا رہے ہیں۔ ان پروگراموں کے نتیجہ میں بہت اچھا ردّعمل دیکھنے میں مل رہا ہے۔ لوگ پروگرام دیکھ کر کالز کرتے ہیں۔

برکینا فاسو میں امسال پہلے لوکل جماعتی ٹی وی چینل کا افتتاح ہوا اور 3؍مارچ 2016ء کو لوکل ایم ٹی اے چینل کی ٹیسٹ ٹرانسمشن کا آغاز کیا اور 3؍جولائی 2016ء کو اس ٹی وی چینل کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ اس پر صبح ساڑھے پانچ سے لے کر رات بارہ بجے تک نشریات جاری رہتی ہیں۔ اس چینل پر زیادہ تر ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے پروگرام لے کر نشر کئے جاتے ہیں۔ لیکن روزانہ تقریباً تین گھنٹے لوکل یا فرنچ زبان میں تیار کردہ پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ ہر ہفتہ خطبہ جمعہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس ٹی وی چینل کی نشریات بارہ لاکھ پچاس ہزار لوگوں تک پہنچتی ہیں اور کافی لوگوں میں یہ مقبول ہو رہا ہے۔

گوادے لوپ (Guadeloupe) کے مربی لقمان صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال جب مارٹنیک (Martinique) کا دورہ کیا تو وہاں ایک دوست شاہبان رمزی صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ موصوف ویسے سیرین ہیں لیکن گزشتہ پندرہ سال سے اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ Martinique میں مقیم ہیں۔ شاہبان صاحب نے بتایا کہ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے اور اسی وجہ سے مسلمانوں کے نماز سینٹر میں جانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ ایک دن بذریعہ انٹرنیٹ جماعت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا علم ہوا جس پر انہوں نے جماعت کے بارے میں ریسرچ کرنا شروع کر دی۔ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے الحوار المباشر کے تمام پروگرام یوٹیوب پر موجود تھے وہ دیکھے اور جماعت کی عربی ویب سائٹ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ اس طرح دورے کے دوران موصوف کے ساتھ جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔

اسی طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتوں کے اور بہت سارے واقعات ہیں۔

احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ کے اپنے ریڈیو اسٹیشنز کی تعداد 20 ہو چکی ہے جن میں سے مالی میں پندرہ ہیں۔ برکینا فاسو میں چار۔ سیرالیون میں ایک۔ اور ان ریڈیو سٹیشنز میں سے مالی میں دس ریڈیو سٹیشنز پر روزانہ اٹھارہ گھنٹے اور پانچ ریڈیو سٹیشنز پر روزانہ گیارہ گھنٹے کی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔

یوکے میں اس سال جماعتی ریڈیو سٹیشن voice of Islam شروع ہوا اس کی بھی اب سننے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

دیگر ٹی وی۔ ریڈیو پروگرام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی چوبیس گھنٹے نشریات کے علاوہ دیگر ٹی وی پروگرام بھی چل رہے ہیں۔ 77 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینل کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اس سال دو ہزار چھ سو چھتیس (2636) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ چودہ سو تیس (1430) گھنٹے وقت ملا۔ جماعتی ریڈیو سٹیشنوں کے علاوہ دیگر ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعہ سے تیرہ ہزار سے اوپر گھنٹوں کا وقت ملا اور بارہ ہزار سے اوپر پروگرام نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق ساٹھ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

مختلف ممالک کے اخبارات میں جماعتی خبروں کی اشاعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر چار ہزار چھ سو اکاون (4651) اخبارات نے چھ ہزار دو سو بہتر (6272) جماعتی مضامین، آرٹیکل اور خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً چونسٹھ کروڑ اُناسی لاکھ سے اوپر بنتی ہے۔

تحریک وقف نو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تحریک وقف نو کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال واقفین نو کی تعداد میں تین ہزار چار سو اکتالیس (3441) کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے بعد واقفین کی کل تعداد ساٹھ ہزار دو سو انسٹھ (60259) ہو گئی ہے۔ اس میں دنیا بھر کے 111 ممالک سے واقفین شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد چھتیس ہزار چار سو سینتیس (36437) ہے۔ لڑکیوں کی تعداد تئیس ہزار آٹھ سو بائیس (23822) ہے۔ اور تعداد کے لحاظ سے پاکستان اور بیرون پاکستان کا موازنہ اس طرح ہے کہ پاکستان کے واقفین نو کی مجموعی تعداد اکتیس ہزار چار سو ایک (31401) ہے جبکہ بیرون پاکستان کی یہ تعداد اٹھائیس ہزار آٹھ سو اٹھاون (28858) ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ واقفین پیش کرنے والی جماعتوں میں اوّل ربوہ ہے جس کے دس ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ بیرون پاکستان زیادہ واقفین پیش کرنے والے ممالک میں پہلے نمبر پر جرمنی ہے جہاں سات ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ پھر انگلستان ہے جن کے پانچ ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ پھر انڈیا ہے جہاں چار ہزار سے اوپر واقفین ہیں۔ اور اس کے بعد دوسرے ہیں۔

شعبہ مخزن تصاویر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ مخزن تصاویر کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے جماعتی تاریخ کو تصویروں کے ساتھ محفوظ کر رہا ہے اور اس میں بھی نئی اچھی ایڈیشن ہوئی ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر کا ذکر بھی فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بھی نیا کام شروع ہوا ہے اور مختلف جگہوں سے پرانی تاریخ کو اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ پرانے تبرکات کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور نئی نئی معلومات، پرانی تاریخ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی لائبریریوں سے جمع کی جا رہی ہے۔

مجلس نصرت جہاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں چھتیس (36) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ پانچ ہومیو پیتھک کلینک بھی کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں ہمارے اکتالیس (41) مرکزی ڈاکٹرز اور پندرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تیرہ ممالک میں ہمارے 714 ہائر سیکنڈری سکول جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے سترہ (17) مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال ہمارے ہسپتالوں میں کل دو لاکھ چار ہزار انسٹھ مریضوں کا علاج کیا گیا جس میں سے دو ہزار نو انتیس مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ان ہسپتالوں میں جو بڑے آپریشن کئے گئے ان کی تعداد تین ہزار سے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ذریعہ سے بھی بعض پراجیکٹس چل رہے ہیں۔ کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنا اور دوسرے پراجیکٹ۔ اس سال ایک سو انچاس پمپ لگائے گئے جن میں برکینا فاسو کے اکاون (51)۔ مالی سینتالیس (47)۔ یوگنڈا پینتیس (35) اور اسی طرح دوسرے ممالک کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 1704 واٹر پمپ افریقہ کے دور دراز مقامات پر لگ چکے ہیں۔ اس وقت مزید دو سو تین (203) جگہوں پر پمپ لگ رہے ہیں جن سے پندرہ سے سترہ لاکھ افراد تک پینے کا صاف پانی پہنچے گا۔ سولر سسٹم استعمال کیا جا رہا ہے۔ مختلف افریقن ممالک میں لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے بجلی پہنچائی جا رہی ہے۔

ماڈرن ویلیج کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ افریقہ کے آٹھ ممالک میں سولہ ماڈرن ویلیج کی تعمیر ہوئی ہے اور ابھی اور آگے مزید بھی بنائے جا رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ گزشتہ بائیس سال سے قائم ہے۔ دنیا کے انچاس ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آفات میں اور دوسرے عام پروگراموں میں جو جاری پروگرام ہیں ان میں اچھا کام انجام دے رہی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے چیریٹی واکس، فری میڈیکل کیمپس، آنکھوں کے فری آپریشنز، خون کے عطیات، قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبرگیری وغیرہ رفاہی کاموں کے متعلق بھی بعض اعداد و شمار پیش فرمائے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب کاموں کا بھی نیک اثر ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کی بحالی کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو بہت سارے رابطے ٹوٹ گئے تھے ضائع ہو گئے تھے۔ غانا نے اس سال چھبیس ہزار سات سو تریسٹھ نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ برکینا فاسو نے تئیس ہزار سے اوپر نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ نائیجیریا نے اکیس ہزار سے اوپر۔ مالی نے گیارہ ہزار سے اوپر۔ آئیوری کوسٹ نے نو ہزار سے اوپر۔ سیرالیون نے پانچ ہزار سے اوپر۔ اسی طرح گنی بساؤ پانچ ہزار سے اوپر۔ کینیا چار ہزار سے اوپر۔ نائیجیریا تین ہزار سے اوپر۔ سینیگال تقریباً تین ہزار۔ بینن بھی دو ہزار سے اوپر۔ ٹوگو نے دو ہزار۔

نومبائعین کے لئے تربیتی کلاسز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پانچ ہزار بانوے جماعتوں میں تربیتی کلاسز تعلیمی کلاسز اور ریفریشر کورس نومبائعین کی تربیت کے لئے کئے گئے جن میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد تین لاکھ اکتالیس ہزار ایک سو بتیس ہے اور اس کے علاوہ شامل ہونے والے نومبائعین کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار ہے۔ ان کلاسز میں ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ اماموں کو ٹریننگ دی گئی۔

امسال ہونے والی بیعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو بیعتوں کی تعداد

ہے وہ پانچ لاکھ چوراسی ہزار سے اوپر ہے۔ 119 ممالک سے تقریباً تین سو تین (303) اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔

ایک سو انیس ممالک میں بیعتیں ہوئی ہیں جن میں پہلے نمبر پر مالی ہے جہاں ایک لاکھ چالیس ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئی ہیں۔ پھر نائیجیریا کی بیعتوں کی تعداد ستّر ہزار سے اوپر ہے۔ نائیجر میں اکسٹھ ہزار سے اوپر ہے۔ گنی کناکری میں اکاون ہزار سے اوپر ہے۔ سیرالیون میں پچاس ہزار سے اوپر ہے۔

رؤیا کے ذریعہ جماعت کی طرف رہنمائی اور بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

خطبات/خطابات کا اثر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

خطبات کے ذریعہ سے بھی بعض لوگوں پہ اثر ہوتا ہے اور بیعتیں کرتے ہیں۔ امیر صاحب گیمبیا کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کیرنوگور (Ker Ngorr) میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو ایک دوست الحاجی فائے (Faye) صاحب نے جماعت کی شدید مخالفت کی۔ جماعتی لٹریچر کو ہاتھ تک لگانا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ لیکن ہمارے داعیین الی اللہ نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ ایک دن گاؤں میں نومبائعین کے لئے تربیتی کلاس کا پروگرام رکھا گیا۔ ہمارے داعیین الی اللہ نے موصوف کو اس بات پر منالیا کہ وہ بیشک کوئی کتاب نہ پڑھیں مگر ایک دفعہ ہمارے ساتھ مشن ہاؤس چلے جائیں اور ہمارے پروگرام میں شامل ہوجائیں۔ ہم وہاں آپ کو کوئی تبلیغ نہیں کریں گے اور نہ ہی آپ سے اس موضوع پر بات کریں گے۔ آپ صرف پروگرام میں شامل ہو کر ہماری باتیں سن لیں۔ چنانچہ موصوف جب مشن ہاؤس آئے تو کہنے لگے میں نے آپ کی کلاس میں شامل نہیں ہونا۔ میں یہاں ٹی وی والے کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ لیتا ہوں۔ اس پر انہیں ٹی وی والے کمرے میں بٹھا کر ٹی وی پر ایم ٹی اے لگا دیا گیا اور انہیں وہیں چھوڑ کر باقی سارے لوگ کلاس میں شامل ہونے کے لئے مسجد چلے گئے۔ اس دوران موصوف نے ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سنا۔ کلاس کے بعد جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ شخص کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میرے لئے ممکن نہیں کہ اب پیٹھ پھیروں۔ چنانچہ موصوف اپنے خاندان کے دس افراد سمیت جماعت میں داخل ہوگئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کہ جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے موقع پر میرا جو خطاب تھا وہ نشر ہوا تو کانگو کے شہروں میں سنا جا رہا تھا۔ بن کینگے (Ben Kenge) صاحب جو ایک ٹی وی کمرشل ڈائریکٹر ہیں انہوں نے اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے اسلام کے متعلق ہمارے سامنے بالکل ایک نیا زاویہ نگاہ رکھا ہے۔ جو لوگ مجھے جانتے ہیں ان کو پتا ہے کہ میں خواہ مخواہ متاثر ہونے والوں میں سے نہیں ہوں۔ لیکن امام جماعت احمدیہ کے خطابات سن کر میں کہتا ہوں کہ بہت جلد ساری دنیا اس پیغام کو ماننے پر مجبور ہوجائے گی۔

کیمرون کے ویسٹرن ریجن کے شہر فمبان (Fumban) کے ایک نومبائع نے ہمارے معلم کو کہا کہ مَیں ایم ٹی اے پر خطبہ سنتا ہوں اور یہ خطبات ایسے ہوتے ہیں کہ ایسا لگ رہا ہوتا ہے کہ جیسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بولے جا رہے ہیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں بیعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخالفین کے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں بیعتوں کا بھی ذکر فرمایا۔

بیعتوں کے تعلق میں

بعض ایمان افروز واقعات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ

کانگو برازویل سے معلم یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے جلسہ سالانہ میں اتھارٹیز کے علاوہ چرچ کے پادریوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ ایک پادری جو ہماری ایک جماعت کیوبی میں رہائش پذیر ہے اور اسی گاؤں میں ایک چرچ میں تعینات ہے وہ بھی ہمارے جلسہ میں مدعو تھا۔ حضرت عیسیٰ کے بارے میں جماعت کا مؤقف سن کر بہت متاثر ہوا اور جاتے ہوئے اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کے بارے میں کتاب بھی لے گیا۔ چند دن کے بعد یہ پادری دوبارہ ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں نے بہت سوچا ہے اور آپ کو ہی حق پر پایا ہے۔ میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف نے بیعت کر لی اور پھر اپنی فیملی کو بھی تبلیغ کی اور وہ بھی جماعت میں شامل ہوگئے۔

جماعت کی ترقی کو دیکھ کر مخالفین کے حسد اور مخالفانہ کارروائیوں اور نومبائعین کو دھمکیوں اور لالچ وغیرہ دینے کے کئی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین ثبات قدم کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اخلاص و وفا میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ حضور انور نے بتایا کہ بیعت کے نتیجہ میں نومبائعین میں پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کہ تنزانیہ کے لوکل معلم لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی ترقی کر رہی ہے۔ وہاں کے ریجنل کمشنر صاحب نے کہا مجھے پتا ہے کہ شیانگا کے لوگ زیادہ تر بے دین ہیں مگر پھر بھی احمدیت کے پیغام سے کافی متاثر ہو رہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ احمدیت کی وجہ سے ان میں نیک روحانی تبدیلی آ رہی ہے۔ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ شیانگا کے تمام لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچ جائے کیونکہ آپ جو دین سکھا رہے ہیں اس سے لوگ مہذب بنتے جا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جرائم وغیرہ کی شرح میں کمی آ رہی ہے۔

کانگو جماعت کے ایک نومبائع کہتے ہیں پہلے میں تعویذ وغیرہ کو مانتا تھا لیکن جب سے میں نے اسلام احمدیت کی تعلیم کو مانا ہے اور عبادت شروع کی ہے مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں بھٹکا ہوا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ راستہ لیا ہے جو خدا کی طرف جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کی گرفت فرماتا ہے اور عبرت انگیز نشانات دکھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ داعین الی اللہ کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور ان کی غیر معمولی نصرت و تائید فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی جلسوں میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں کے بعض تأثرات کا بھی ذکر فرمایا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔ تُو کچھ بھی خوف نہ کر۔ مَیں تجھے غلبہ دوں گا۔ ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تُو غم نہ کر۔ خدا ان کی تاک میں ہے۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔ مَیں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تیرے لئے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔ ...... ان کو کہہ دے کہ مَیں صادق ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ حجت قائم ہوجائے گی اور کھلی کھلی فتح ہوگی۔ ...... وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔ خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔ جس پر تیرا غضب ہوگا میرا بھی اُسی پر غضب ہوگا۔ اور جس سے تو پیار کرے گا مَیں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ...... میری فتح ہوگی اور میرا غلبہ ہوگا مگر جو وجود لوگوں کے لئے مفید ہے مَیں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہوگی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 588 تا 590)

اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جلد ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ یہ اجلاس شام 6 بجکر 19 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

......................(باقی آئندہ)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

تفسیر صغیر اور سیرت آنحضرت ﷺ کا تامل زبان میں ترجمہ کیا۔ جماعت کے تامل رسالہ Way of Peace کے نوسال تک ایڈیٹر رہے۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، باقاعدگی سے نماز تہجد کا التزام کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ طبیعت میں عاجزی تھی۔ تبلیغی اور تربیتی کاموں میں اپنا کافی وقت گزارتے تھے۔ احباب جماعت کو باشرح چندہ ادا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے بطور صدر جماعت تروچی اور قائد ضلع چنئی جبکہ چھوٹے بیٹے عزیزم علی باسل واقفِ نو، قادیان میں شعبہ نور الاسلام میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ قرۃ العین صاحبہ (اہلیہ مکرم شاہد خرم صاحب آف جرمنی)

2/جون 2016ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، تہجد گزار اور روزانہ تلاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ سے فون پر رپورٹس لیتیں اور تربیت کے شعبہ کے ساتھ مل کر نفلی روزہ کے لئے اطلاع کرتیں اور سحری کے لئے لجنات کو جگایا کرتی تھیں۔ اسی طرح حضور انور کی خدمت میں خط لکھوا کر پوسٹ کرواتی تھیں۔ آپ کا تعلق سیکھواں کے مشہور خاندان سے تھا۔ آپ کی نانی کے بھائی حضرت جلال الدین صاحب، حضرت امام الدین صاحب اور حضرت خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔

(4) مکرم محمد اکرم صاحب (آف بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ)

4 جون 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت مخلص، دیندار، ہمدرد، سادہ اور صاف طبیعت کے انسان تھے۔ محکمہ مال میں ملازم ہونے کے باوجود ہمیشہ نہایت دیانتداری سے کام کیا اور اس وجہ سے پورے علاقہ میں آپ کا اثر ورسوخ اور نیک شہرت تھی۔ 1974ء میں مخالفین نے پسرور میں آپ کے مکان کو آگ لگادی۔ گھر کا تمام سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ اٹک میں ملازمت کے دوران آپ پر جھوٹا مقدمہ بھی قائم کیا گیا جس کی پیشیاں بھگتنے کے لئے آپ کو پسرور سے اٹک جانا پڑتا تھا لیکن آپ نے نہایت دلیری اور خندہ پیشانی سے حالات کا مقابلہ کیا۔

(5) عزیزم بہزاد احمد (واقفِ نو۔ ابن مکرم اعتماد احمد وڑائچ صاحب، آف کیلگری)

جولائی کے آخری ایام میں دریا میں ڈوب جانے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزم مرحوم کی عمر گیارہ سال تھی۔ 22/جولائی کو آپ اپنی فیملی کے ساتھ سیر و تفریح کے لئے دریا پر گئے۔ پتھروں سے پاؤں پھسلنے سے دریا میں گر گئے۔ پانچ دن بعد لاش ملی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے ملنسار اور بہادر تھے اور کسی کام کو کرنے سے نہ گھبراتے تھے۔ مسجد میں کلاسز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور بڑے اچھے طالب علم تھے۔ اپنی والدہ کو ہمسایوں کو کھانے پینے کی چیزیں بھجوانے کا کہتے اور ساتھ یہ بھی کہتے کہ فلاں فیملی سکھ ہے اور وہ گوشت نہیں کھاتے اس لئے انہیں کچھ بھجواتے وقت اس بات کا خیال رکھیں وغیرہ۔ آپ سکول میں بچوں کی مدد کرتے اور اساتذہ کی بات مانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 197)

پاکستان میں جماعت احمدیہ کو شدّت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرّ پسند عناصر کا عبرتناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں فروری، مارچ 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم ومخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

ملازمت پر مخالفت

برالی، کوٹلی آزاد جموں و کشمیر؛ مارچ 2016ء: آزاد کشمیر میں پانی سے بجلی بنانے کے لئے ایک بڑے پروجیکٹ پر کام جاری ہے۔ اس پروجیکٹ میں بعض احمدی کام کر رہے ہیں۔ جہلم سے تعلق رکھنے والے بلال احمد اس پروجیکٹ کے فنانس مینیجر اور ایڈمنسٹریٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انتظامیہ کے نزدیک ان کا کام تسلّی بخش ہے لیکن مخالفینِ احمدیت ان کے خلاف جھوٹی شکایتیں درج کروا کر ان کے لئے پریشانی کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ڈپٹی کمشنر کوٹلی کو یہ شکایت کی گئی کہ احمدی افسر مذہبی بنیادوں پر اپنے غیر احمدی ساتھیوں سے ناروا سلوک کرتے ہیں۔ اس متعصّبانہ رویہ کی وجہ سے مذہبی منافرت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وجہ سے یہ پروجیکٹ روکنا پڑے اور امن عامہ میں خلل واقع ہو۔

یہ لوگ اس سے قبل سات مرتبہ ایسی ہی حرکات کر چکے ہیں۔ اور کسی حد تک نفرت پھیلانے کی اپنی کوششوں میں کامیاب بھی رہے ہیں۔

جھوٹ پر مبنی نفرت آمیز مضمون

لاہور: لاہور سے شائع ہونے والے روزنامہ اوصاف نے اپنی 17/فروری 2016ء کی اشاعت میں ملّاں مشتاق احمد قریشی کی طرف سے لکھا جانے والا جماعتِ احمدیہ کی مخالفت پر مبنی ایک مضمون شائع کیا۔ اس مضمون میں مصنف تو اخلاقی اور صحافتی آداب کی تمام تر حدود سے تجاوز کر گیا!

اس مضمون میں اس ملّاں نے سورج پر تھوکنے کی کوشش کرنے والے بیوقوف کی مانند ایک اور دریدہ دہن مخالفِ جماعتِ احمدیہ کے ویڈیو پیغام کے حوالہ سے جماعتی بزرگوں پر انتہائی جھوٹے اور مفتریانہ طریق پر گند اچھالنے کی کوشش کی۔

افسوس اس بات کا ہے کہ ملّاں کو تو جھوٹ بول کر اپنا پراپیگنڈہ کرنے کی مکمل اجازت ہے لیکن احمدیوں کو سچ کے ساتھ اپنے اوپر اچھالے جانے والے کیچڑ کا جواب دینے کی بھی اجازت نہیں۔

احمدیہ مسجد پر حملہ کرنے والوں کی ضمانت

اسلام آباد: انگریزی روزنامہ The Nation نے اپنی 9/مارچ کی اشاعت میں یہ خبر شائع کی کہ سپریم کورٹ نے جماعتِ احمدیہ کی مسجد (بیت الذکر) پر حملہ کر کے اسے آگ لگانے والے تین ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

اس تین رکنی بینچ کے سربراہ جسٹس گلزار نے جو تینوں ملزمان عدنان مشتاق، عمران نذیر اور محمد منشاء کی طرف سے داخل کی جانے والی اپیل کی سماعت کر رہا تھا کہا کہ کسی بھی عبادتگاہ پر حملہ دراصل اسٹیٹ کے خلاف جرم سمجھا جانا چاہیئے۔

پولیس کے مطابق نومبر 2015ء میں اس خبر کے پھیلنے کے بعد کہ بعض احمدیوں نے پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم میں (نعوذ باللہ) قرآنِ کریم کی بے حرمتی کی ہے، چار سے پانچ سو لوگوں کے ایک مشتعل ہجوم نے جماعت احمدیہ کی عبادتگاہ واقع کالا گجراں ضلع جہلم پر دھاوا بول دیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے بیس کے قریب شرپسندوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمہ قائم کر دیا تھا۔

اس بنچ کے ایک اور ممبر فاضل جج جسٹس دوست محمد نے یہ بیان دیا کہ حکومتی رِٹ کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اس بنچ نے وکلاء کے دلائل کو سننے کے بعد ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

یہ معاملہ بھی سپریم کورٹ میں پیش کیا گیا جہاں موقعہ سے گرفتار کیے جانے والے ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور ایک اور معاملہ بھی کچھ عرصہ قبل سپریم کورٹ میں پیش ہوا تھا جس میں جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کے خلاف جھوٹے طور پر قائم کیے جانے والے مقدمہ کے نتیجہ میں ہونے والی ان کی گرفتاری کے بعد ضمانت کے لئے دائر کی جانے والی اپیل پر سماعت ہوئی اور فاضل جج نے انصاف کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مذہب کو بنیاد بناتے ہوئے ان کی ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کو اب معصومیت کے باوجود قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ جبکہ اب تک یہ بات بھی ثابت نہیں کی جاسکی کہ طاہر مہدی پر لگایا جانے والا الزام درست ہے!

احمدی پر حملہ

حافظ آباد؛ مارچ 2016ء: حافظ آباد کے رہائشی محمد اشرف اپنے فارم پر جا رہے تھے کہ ایک ملّاں نے انہیں راستہ میں روکا اور انہیں زور سے تھپڑ رسید کر دیا۔ جب وہ دوسرا تھپڑ مارنے لگا تو محمد اشرف نے اس ملّاں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس پر وہ حملہ آور بھاگ گیا۔ محمد اشرف کی آنکھ اور کان پر ضرب پڑنے کی وجہ سے زخم آئے۔ اور کافی دن تک ان کے کان میں درد رہا۔

جب محمد اشرف کے ایک عزیز کو اس بات کا علم ہوا تو وہ اس ملّاں کے گھر گئے جس پر اس کے گھر والوں نے اسے چھپا لیا اور باہر نہ آنے دیا۔ کچھ دیر بعد رات کے وقت اس شر پسند ملّاں کے بعض عزیز محمد اشرف کے اسی عزیز کے گھر آکر ان سے معافی کے خواستگار ہوئے جس پر انہیں معاف کر دیا گیا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ملّاں کافی دنوں سے محمد اشرف کا پیچھا اس نیت کے ساتھ کر رہا تھا کہ کسی طرح ان کو نقصان پہنچائے۔

احمدیہ قبرستان کی بے حرمتی کی کوشش

ورکشاپ 109 رب، ضلع فیصل آباد؛ فروری 2016ء: 1992ء میں احمدیوں کو یہاں اپنا قبرستان بنانے کے لئے پلاٹ الاٹ کیا گیا تھا۔ گزشتہ چوبیس سال سے یہاں پر احمدیوں کی تدفین کا عمل جاری ہے۔

یکم فروری 2016ء کو ایک احمدی خاتون بقضائے الٰہی وفات پا گئیں تو ان کی تدفین کے لئے اسی قبرستان میں قبر تیار کی گئی۔ کچھ شرّ پسند عناصر خواہ مخواہ درمیان میں حائل ہوئے اور پولیس بلوالی۔ جس پر پولیس والوں نے احمدیوں سے کہا کہ وہ مرحومہ کی تدفین کے لئے پولیس کے اعلیٰ افسران کی اجازت حاصل کریں۔ احمدیوں نے علاقہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سے رابطہ کیا تو اس نے تدفین کی اجازت دے دی۔

اگلے روز احمدیوں نے نوٹ کیا کہ وہ مخالفین قبرستان کے اردگرد منڈلا رہے ہیں، گویا کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر پولیس کو خبردار کر دیا گیا۔ پولیس نے فریقین کو طلب کر لیا۔ احمدیوں کا وفد تھانے پہنچا جبکہ فریقِ مخالف نے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین اس کوشش میں ہیں کہ احمدیہ قبرستان کی زمین سے احمدیوں کو بے دخل کیا جائے۔

ملّاں کی دہشت

رائیونڈ، لاہور؛ مارچ 2016ء: اہلِ حدیث مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے یہاں کے ایک مقامی مدرسہ کے ملّاں جماعتِ احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز مہم زور و شور سے چلا رہے ہیں۔ یہ لوگ یہاں پر واقع مدینہ مارکیٹ میں گئے اور لوگوں کے ساتھ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز باتیں کر کے ان میں نفرت کے جذبات کو ابھارا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے احمدیوں کی مخالفت پر مبنی عبارات سے بنے ہوئے سٹکرز بھی دکانوں پر لگائے۔ یہ لوگ ایک احمدی مرزا محمود احمد کی دکان پر بھی آئے اور وہاں پر بھی مخالفانہ سٹکرز لگا دیے۔

محمود احمد نے اس پر ایک مقامی کاونسلر سے بات کی اور اس معاملہ کی رپورٹ پولیس کے پاس درج کروانے کے سلسلہ میں مشورہ طلب کیا۔ اس کونسلر نے کہا کہ یہ اہلِ حدیث والوں کے ملّاں ہیں اور پولیس ان کو قابو نہیں کر سکتی۔ آپ کے رپورٹ کروانے سے معاملہ مزید خراب ہی ہوگا اس لئے بہتر ہے کہ آپ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

ربوہ کے ہمسائے میں اینٹی احمدیہ کانفرنس

چنیوٹ؛ 26/فروری 2016ء: ربوہ سے دس کلومیٹر کی مسافت پر واقع شہر چنیوٹ میں 'فتحِ مباہلہ' کانفرنس کے نام سے ایک اینٹی احمدیہ کانفرنس ہوئی۔ رات پونے نَو بجے شروع ہونے والی یہ کانفرنس صبح پونے تین بجے تک جاری رہی۔ نوسو کے قریب لوگ اس میں شامل ہوئے اور اس کی صدارت مولوی محی الدین مکّی نے کی جو کہ سعودی عرب سے تعلق رکھتا ہے۔

معمول کے مطابق اس کانفرنس میں بھی ملّاں نے بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام، دیگر بزرگانِ جماعتِ احمدیہ اور جماعت کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ جھوٹ اور ملمع سازی کے ساتھ عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف تشدّد کرنے پر آمادہ کیا۔ چکوال، ربوہ، سرگودھا، برطانیہ، گوجرانوالہ، رحیم یار خان اور رائیونڈ سے ملّاؤں نے کانفرنس میں تقریریں کیں۔ برطانیہ سے آنے والے ملّاں عبدالولی نے کہا کہ وہ یوکے سے علماء کا پیغام لے کر آیا ہے کہ وہ سب ختمِ نبوّت کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہیں۔ یاد رہے کہ امسال 24/مارچ کو ایک شقی القلب نے گلاسگو کے ایک احمدی سید اسد الاسلام شاہ کو ان کی دکان کے سامنے چھریوں کے وار کر کے انتہائی سفّاکی کے ساتھ شہید کر دیا تھا۔ اس نے اپنے اقرارِ جرم میں اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ اس جرم کی بنیاد مذہبی جذبات تھے۔

جماعتِ اسلامی کے لیٹر ہیڈ پر دھمکی آمیز خط

اقبال ٹاؤن، لاہور؛ 7/فروری 2016ء: دو احمدیوں عقیل احمد اور عرفان مسعود (لوکل قائد مجلس خدام الاحمدیہ) کے گھروں میں دھمکی آمیز خطوط پھینکے گئے۔ یہ خطوط جماعتِ اسلامی کے لیٹر ہیڈ پر لکھے گئے تھے۔ ان خطوط سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ احمدیوں کی جاسوسی میں لگے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اس میں عرفان مسعود کے قائد منتخب ہونے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ اسی وجہ سے وہ اب ان کے ٹارگٹ ہیں۔ نیز یہ کہ وہ دو روز کے اندر اندر اپنے گھر کو چھوڑ دیں اور اپنی کارروائیوں سے 'باز' آجائیں۔ کیونکہ ان دو دنوں کے بعد اُن کے پاس وقت نہ ہوگا۔ گزشتہ سال بھی ان کو ٹارگٹ میں رکھا گیا تھا لیکن 'انشاء اللہ' اس سال ہم کچھ کر دیں گے، از صدر جماعت اسلامی۔'

گزشتہ سال بھی ایسا ہی ایک لیٹر ایک کفن کے پیکٹ کے ساتھ عرفان مسعود کے گھر اور لوکل مسجد میں پھینکا گیا تھا۔ پولیس کو اس کی اطلاع دی گئی۔ چنانچہ جب پولیس نے جماعتِ اسلامی کے دفتر سے رابطہ کیا تو انہوں نے اس تمام واقعہ سے لاتعلّقی کا اظہار کیا۔ اب بھی پولیس کو اطلاع کر دی گئی ہے لیکن ابھی تک پولیس کی طرف سے کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت چودھری محمد خان صاحبؓ وڑائچ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23؍مئی 2011ء میں حضرت چودھری محمد خانصاحبؓ وڑائچ نمبردار (آف شیخ پور وڑائچاں) کے بارہ میں اُن کے بیٹے مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت چودھری محمد خان صاحبؓ وڑائچ نے فروری 1942ء میں 65 سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ گویا قریباً 1877ء میں آپؓ پیدا ہوئے۔ آپ کے دوستوں میں ایک حضرت میاں میراں بخش صاحب تھے جن کے بیٹے حضرت ڈاکٹر محمد علی صاحبؓ نے افریقہ سے (جہاں وہ بسلسلہ کاروبار مقیم تھے) اُن کو خط لکھا کہ قادیان میں کسی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے آپ خود جاکر مجھے وہاں کے حالات لکھیں۔ لیکن اُنہوں نے بیٹے کی بات کو کوئی اہمیت نہ دی بلکہ خط کا جواب بھی نہ دیا۔ اڑہائی تین ماہ بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک اور خط میں اپنے قبولِ احمدیت کی اطلاع دی اور لکھا کہ آپ قادیان جاکر ضرور حضورؑ سے ملاقات کریں۔ چنانچہ میاں صاحب قادیان تشریف لے گئے اور بیعت کرکے واپس لَوٹے۔ آپؓ نے بتایا کہ جب مَیں قادیان پہنچا تو حضورؑ کے دربار میں مجلس لگی ہوئی تھی۔ حضورؑ لوگوں کے مختلف سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ یہ جواب سُن کر تسکین ہوتی گئی۔ تاہم سارا وقت حضورؑ کی نگاہ نیچے ہی رہی۔ اس پر میرے دل میں خیال گزرا کہ خدا کا رسول نابینا نہیں ہوسکتا۔ اس خیال کا آنا تھا کہ حضورؑ نے اپنا چہرہ اُس طرف کیا جدھر مَیں بیٹھا تھا اور پوری آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا۔ حضورؑ کی آنکھیں اتنی موٹی اور خوبصورت تھیں کہ مَیں اپنی سوچ پر اپنے اندر ہی اندر سخت شرمندہ ہوا۔ پھر شرح صدر سے بیعت کرلی اور تین دن قادیان میں گزار کر واپس آیا اور بیٹے کو شکریہ کا خط لکھ کر اپنے احمدی ہونے کی اطلاع بھی دی۔

حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ نے جب اپنے دوستوں کو تبلیغ شروع کی تو اپنے دوست محمد خان صاحب نمبردار کو قادیان جانے کے لئے تیار کرنے لگے۔ لمبا وقت گزر گیا جس کی وجہ یہ تھی محمد خان صاحب کو دنیاداری غالب تھی۔ نمبرداری بھی تھی اور نہایت بارسوخ اور مصروف آدمی تھے۔ اپنے پانچ بھائیوں میں سب سے بڑے ہونے کی وجہ سے برادری اور علاقہ کے کاموں سے فرصت نہ تھی۔

قریباً 1905ء میں محمد خان صاحب نے اپنے گاؤں موضع شیخ پور میں حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ اور آپؓ کے فرزند حضرت ڈاکٹر محمد علی صاحبؓ سے حیات و وفات مسیح کے موضوع پر مناظرہ کے لئے ایک عالم کو فتح پور سے بلایا۔ تاہم اس کا کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔

مناظرہ کے کچھ روز بعد احمدی باپ بیٹے نے محمد خان صاحب کو اپنے پاس بٹھا کر بہت محبت اور درد سے احمدیت کے بارہ میں سمجھایا تو اس کا آپ پر بہت اثر ہوا اور اس کے بعد آپ نے تحقیق شروع کردی۔ جب تسلّی ہوگئی تو گاؤں کے دو دیگر افراد کے ساتھ قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ تاہم یہ بتادیا کہ مَیں بیعت کرنے نہیں جارہا صرف دیکھنے جارہا ہوں۔ یہ قافلہ جب امرتسر پہنچا تو وہاں چند مخالفین نے بتایا کہ صبح فنانشل کمشنر قادیان گیا ہے تاکہ مرزا صاحب کو گرفتار کرکے لے آئے۔ اس پر یہ لوگ وہاں انتظار کرنے لگے۔ آخر ایک یکّہ بان سے (جو احمدی نہیں تھا) اس بارہ میں پوچھا تو اُس نے بتایا کہ یہ تو درست ہے کہ فنانشل کمشنر قادیان گیا ہے لیکن یہ صریح غلط ہے کہ وہ مرزا صاحب جیسی ہستی کو گرفتار کرسکے اور ان کو اس طرح پر لائے کیونکہ ان کی غلامی تو بڑے بڑے عقلمند اپنے لئے باعثِ فخر خیال کرتے ہیں۔ یہ سُن کر تینوں قادیان کی طرف چل پڑے۔

قادیان پہنچ کر یہ تینوں مسجد مبارک میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی مجلس میں شامل ہوئے۔ پھر کسی نے محمد خان صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضورؑ کی زیارت کی ہے؟ جواب نفی میں تھا تو وہ مجبور کرکے آپ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور اجازت لے کر حضور علیہ السلام کے حضور حاضر ہوگئے۔ اگرچہ آپ کا ارادہ تھا کہ اس بار صرف زیارت کرنی ہے اور ابھی بیعت نہیں کرنی۔ لیکن جب آپ کو خدمتِ اقدسؑ میں حاضر ہونے کی اجازت ملی تو آپ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ حضرت صاحب پلنگ پر بیٹھے ہیں اور نیچے ایک چھوٹی سی چارپائی پر مفتی محمد صادق صاحب بیٹھے کوئی کام کررہے ہیں۔ مَیں نیچے بیٹھنے لگا تو حضرت صاحب نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ یہاں (میرے پاس) بیٹھ جاؤ۔ پھر بھی حجاب تھا اس لئے مفتی صاحب کے پاس بیٹھنے لگا تو انہوں نے کہا کہ حضور اپنے پاس بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ مَیں حیران تھا کہ پیر تو اپنے پاس کسی کو بٹھاتے نہیں، یہ کیوں مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ آخر بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب کو دیکھنے کا ارادہ کیا لیکن چمک روحانی اور رعب کی وجہ سے اوپر نہ دیکھ سکا۔ دوبارہ کوشش کی تو دیکھا کہ اونچا ناک، کشادہ پیشانی۔ علاماتِ مہدی ٹھیک نظر آئیں۔ عرض کی کہ بیعت کرنی ہے۔ فرمایا: کچھ دن ٹھہر جائیں۔ مَیں نے اصرار کیا تو بیعت لے لی۔

حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ اور حضرت چودھری محمد خان صاحبؓ وڑائچ دونوں ہی بہت بااثر تھے چنانچہ ان کے قبول احمدیت کے بعد شیخ پور وڑائچاں میں ایک بھاری جماعت قائم ہوگئی۔ محترم چودھری صاحبؓ کے بھائیوں نے بھی احمدیت قبول کرلی۔

محترم چودھری صاحب بہت قربانی کرنے والے وجود تھے اور گنتی کے بغیر مٹھیاں بھر کر چندہ دیا کرتے تھے۔ آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ سردار بی بی صاحبہ دونوں تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی شامل تھے۔

محترم سیّد رفیق احمد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 مئی 2011ء میں مکرم سیّد حنیف احمد صاحب نے اپنے والد محترم سیّد رفیق احمد صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

حضرت حافظ سیّد باغ علی صاحب کا تعلق ضلع گجرات کے ایک گاؤں سے تھا۔ آپ ایک نیک طینت انسان تھے۔ آپ نے اپنی زمین مسجد کے لئے ہبہ کی اور مسجد کی تعمیر کے اخراجات کا بڑا حصہ بھی ادا کیا۔ مسجد کے ساتھ مسافر خانہ اور کنواں بھی بنوایا اور مسجد کی خدمت کے لئے اپنی زمین پر دو گھر سقوں کے بھی آباد کئے۔ آپ زمینداری کے ساتھ ساتھ مسجد میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ اسی دوران مسیح موعود کی آمد کی خبر سنی تو قادیان پہنچے اور بیعت کرکے واپس لَوٹے۔ اس پر مخالفت کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ گالی گلوچ اور ہاتھاپائی تو ہونا ہی تھی لیکن شدید بائیکاٹ بھی ایسا کیا گیا کہ باقاعدہ پہرہ دیا جاتا۔ یہ بائیکاٹ پورے گیارہ سال تک رہا۔ اس دوران آپؓ کے دو بیٹے بھی فوت ہوئے تو انہیں صحن میں دفن کرنا پڑا حالانکہ گاؤں کے قبرستان کی زمین بھی آپؓ ہی کی ملکیت تھی۔ بائیکاٹ کے چھٹے سال آپؓ کے ہاں محترم سیّد رفیق احمد صاحب کی پیدائش ہوئی۔ انہوں نے بچپن سے ہی باہر مخالفت کا اور گھر میں دعاؤں کا ماحول دیکھا۔ بچپن سے ہی ایسا کردار تھا کہ مولوی مشہور ہوگئے۔

مکرم سیّد رفیق احمد صاحب نے مڈل کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی تو آپ کے والد محترم نے کہا کہ پہلے ہی تمہارے بڑے بھائی مکرم سیّد صدیق احمد صاحب جامعہ میں زیر تعلیم ہیں، مَیں مزید اخراجات برداشت نہیں کرسکتا۔ آپ نے عرض کی کہ آپ جو دے سکتے ہیں، دے دیں، باقی مَیں گزارہ کرلوں گا۔ چنانچہ 1948ء میں احمد نگر میں قائم جامعہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ اسی سال فرقان فورس کے تحت تین ماہ تک کشمیر کے محاذ پر خدمت کی توفیق بھی پائی۔ اُس زمانہ کی غربت کا یہ عالم تھا کہ آپ اکثر گُڑ کے ساتھ روٹی کھایا کرتے۔ رات کو تندور کے قریب لیٹتے تاکہ سردی سے بچ سکیں۔ جوانی میں ہی وصیت کے نظام میں شامل ہوگئے۔ شاہد کرنے کے بعد آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ لیکن نظر کی انتہائی کمزوری کی وجہ سے وقف منظور نہ ہوسکا۔ چنانچہ آپ نے میٹرک کیا اور پھر P.T.C. کرکے بطور استاد سکول میں ملازمت اختیار کرلی۔ دوران ملازمت تعلیم جاری رکھی اور ایم۔اے بھی پاس کرلیا۔ قرآن کریم سے بہت شغف تھا۔ روزانہ تلاوت کے علاوہ تفسیر کے درجنوں صفحات کا مطالعہ آپ کا معمول تھا۔ جماعتی خدمات بھی ہمیشہ جاری رہیں۔ خدام الاحمدیہ اور پھر انصاراللہ میں ناظم ضلع رہے۔ نماز کو وقت پر ادا کرتے اور اس کے لئے فصل کی کٹائی اور عمارت کا تعمیراتی کام بھی روک دیتے۔ تہجّد گزار تھے۔ ربوہ منتقل ہونے کے بعد نائب قائد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اپنے محلّہ میں امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کے تحت بھی خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت منکسرالمزاج تھے اور ہر ایک کا احترام کرتے خواہ وہ دنیاوی لحاظ سے کوئی بھی ہوتا۔

خدمت خلق کا بہت شوق تھا۔ گاؤں کے لوگوں کی خدمت کے لئے آپ نے ٹیکہ وغیرہ لگانا سیکھا اور ہومیوپیتھی کا کورس کیا۔ لیکن کبھی کسی سے کوئی فیس نہ لی۔ اپنے طالب علموں کو بغیر فیس کے گھر پر ٹیوشن دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ غیرازجماعت طلباء بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر دوسروں کی مالی مدد کردیا کرتے تھے اس وجہ سے اکثر گھر میں تلخی کا ماحول بن جاتا۔ کئی لوگ تو قرض بھی واپس نہ کرتے اور آپ اس وجہ سے تقاضا نہ کرتے کہ نہ جانے کوئی کتنا مجبور ہے۔ مہمان نوازی کا بہت شوق تھا۔ جماعتی مہمانوں کے علاوہ آپ کے پرانے شاگرد بھی کسی کام سے گجرات شہر آتے تو آپ کے ہاں رات کو قیام کرتے۔ دوستوں کے مسائل حل کرنے اُن کے ساتھ سرکاری دفاتر میں بھی جایا کرتے۔ بہت دعاگو وجود تھے۔

1986ء میں شدید یرقان کے نتیجہ میں آپ کی صحت بہت گِرگئی۔ 1996ء میں پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا جو کامیاب نہ ہوا۔ 2006ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ پھر اکثر وقت مختلف بیماریوں میں لیکن بہت صبر و شکر سے گزارا۔ 20 مارچ 2011ء کو آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

محترم رانا ظفراللہ خاں صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15؍اپریل 2011ء میں محترم رانا ظفراللہ خاں صاحب شہید ابن مکرم رانا محمد شریف خاں صاحب سانگھڑ کے بارہ میں چند معلومات شامل اشاعت ہیں جنہیں 18 مارچ 2011ء کو موٹرسائیکل سوار نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کرکے شہید کردیا تھا۔

شہید مرحوم یکم اپریل 1971ء کو سانگھڑ شہر میں پیدا ہوئے اور 1986ء میں یہیں سے میٹرک کیا۔ آپ الیکٹریشن کا کام جانتے تھے اور شہر میں فوٹوسٹیٹ کی دکان بھی تھی۔ 2007ء میں آپ کی شادی مکرمہ ملیحہ ظفر صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالرزاق صاحب آف کراچی سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔

آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، نہایت شریف النفس اور فدائی احمدی تھے۔ بہت متوکّل اور منکسرالمزاج تھے۔ خوش مزاج تھے اور کبھی غصہ میں نہیں آتے تھے۔ خلافت سے بہت پیار تھا۔ مالی قربانی بڑھ چڑھ کر کرتے اور نظام کی کامل اطاعت کرتے تھے۔

محترم رانا ظفراللہ خاں صاحب شہید کے بارہ میں مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب کے قلم سے روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23؍مئی 2011ء میں ایک مختصر نوٹ شامل اشاعت ہے جس میں تحریر ہے کہ شہید مرحوم حضرت ماسٹر احمد علی خاں صاحبؓ کاٹھگڑھی کے پوتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں بوڑھی والدہ، دو بھائی اور ایک بہن بھی شامل ہیں۔ آپ فعّال خادم دین تھے۔ مقامی جماعت کے سیکرٹری مال اور خدام الاحمدیہ ضلع سانگھڑ کے نائب قائد تھے۔ شہر کی سطح پر بھی عہدیدار تھے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24؍جون 2011ء میں مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی ایک نظم لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے حوالہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

جس گھڑی معبدوں کو سجا کے چلے
کتنی شدّت سے جھونکے ہوا کے چلے
ان کے لب پہ ترانے تھے توحید کے
ہاں وہ ایماں کی شمعیں جلا کے چلے
اے شہیدوں کی روحو! مبارک تمہیں
تم ہو مولا کی جنّت کما کے چلے
اُن کی میّت کو مٹی نے گوہر کیا
تم نے سمجھا کہ اُن کو رُلا کے چلے
سب اُسی نے تھے بخشے وہی لے گیا
تذکرے پھر خدا کی رضا کے چلے
ان کی ڈھارس بندھائی تھی ’مسرور‘ نے
جیسے رِندوں کو ساقی پلا کے چلے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 23, 2016 – September 29, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 23, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Aale-Imran and Surah An-Nisaa with Urdu translation.
00:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 49.
01:00	UK Jamia Sports Day: Rec. May 02, 2015.
01:50	Open Forum
02:25	Spanish Service
03:00	Pushto Service
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 78-92 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 18, 1995.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 183.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 3-10 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 50.
07:00	Inauguration Of Mansoor Mosque: Recorded on May 23, 2015.
07:00	Peace Symposium Address: Rec. March 14, 2015.
08:05	A Brief History Of Denmark
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on September 17, 2016.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 23-36.
13:50	Seerat-un-Nabi
14:35	Shotter Shondane: Recorded on May 30, 2013.
15:30	Hamari Taleem
16:00	A Brief History Of Denmark [R]
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Inauguration Of Mansoor Mosque [R]
19:35	In His Own Words [R]
20:10	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:40	A Brief History Of Denmark [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday September 24, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
00:55	Inauguration Of Mansoor Mosque
02:00	Dars-e-Hadith
02:10	Friday Sermon
03:15	Rah-e-Huda
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 184.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 11-60 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 54.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 26, 2009.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 31.
09:00	Question And Answer Session: An Urdu question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on October 21, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Rec. September 23, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Az-Zumar.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Shotter Shondane
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 195.
20:30	International Jama'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday September 25, 2016

00:15	World News
00:30	Tilawat
00:40	In His Own Words
01:10	Al-Tarteel
01:40	Jalsa Salana UK Address Address
02:50	Friday Sermon
04:00	The Bigger Picture
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 185.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisa, verses 17-24 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 50.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class Nasirat: Recorded on January 31, 2016.
08:00	Faith Matters: Programme no. 195.
09:00	Question and Answer Session: Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Rec.March 25, 1996.
09:55	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on April 10, 2015.
11:55	Tilawat: Suraj Al-A'raaf, verses 48-60.
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 23, 2016.
14:10	Shotter Shondane: Recorded on May 30, 2013.
15:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class Nasirat [R]
15:30	Quranic Archeology
17:00	Kids Time: Programme no. 32.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class Nasirat [R]
19:30	Beacon Of Truth: Rec. December 13, 2015.
20:40	Roots To Branches
21:05	Ashab-e-Ahmad
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday September 26, 2016

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:50	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
01:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Class Nasirat
02:15	Roots To Branches
03:00	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:50	Liqaa Maal Arab: Session no. 142.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 25-29 with Urdu translation.
06:10	Al-Tarteel: Lesson no. 54.
06:40	Inauguration Of Baitul Wahid Mosque: Recorded on May 27, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV and French speaking friends. Rec. Dec. 29, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on April 22, 2016.
11:00	Seerat-un-Nabi
11:35	Aao Urdu Seekhain
12:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 61-75.
12:15	Dars-e-Hadith
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 29, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seerat-un-Nabi [R]
15:25	In His Own Words
16:00	The Bigger Picture: Recorded on June 07, 2016.
16:45	Mahmood Mosque Sweden
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Baitul Wahid Mosque [R]
19:40	Somali Service
20:15	Aao Urdu Seekhain [R]
20:25	Rah-e-Huda: Recorded on September 24, 2016.
22:10	Friday Sermon [R]
23:20	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday September 27, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	Inauguration Of Baitul Wahid Mosque
02:35	Kids Time
03:10	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 187.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 30-36 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 51.
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat: Rec. Jan. 31, 2016.
08:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:30	Noor-e-Mustafwi
09:00	Question & Answer Session: Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on March 25, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 26, 2016.
12:05	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 76-88.
12:10	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 181.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:50	Sidq Se Meri Taraf Aao
16:30	Noor-e-Mustafwi [R]
17:00	Philosophy Of The Teachings Of Islam
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 26, 2016.
20:25	The Bigger Picture
21:25	Sidq Se Meri Taraf Aao [R]
21:45	Australian Service
22:05	Faith Matters [R]
23:00	Question & Answer Session: Rec. March 25, 1996.

Wednesday September 28, 2016

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat
02:30	Philosophy Of The Teachings Of Islam
03:35	Sidq Se Meri Taraf Aao
04:05	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 147.
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 37-44 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 54.
07:05	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 25, 2016.
08:10	The Bigger Picture
08:55	Question & Answer Session: Rec. Dec. 03, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 23, 2016.
12:10	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-103.
12:20	Aao Husne Yaar Ki Batain Karain [R]
12:40	Al-Tarteel [R]
13:10	Friday Sermon: Rec. September 17, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45	Kids Time: Programme no. 32.
16:25	Faith Matters: Programme no. 194.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:25	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:40	The Significance Of Flags
22:00	Friday Sermon [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 24, 2016.

Thursday September 29, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana UK Address
02:40	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:15	Khazeena-e-Urdu
03:50	The Significance Of Flags
04:05	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 189.
06:05	Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 51.
07:05	Foundation Stone of Baitus Salaam Mosque: Recorded on June 09, 2015.
07:55	Open Forum
08:30	In His Own Words
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: Surah An-Nisaa, verses 86-105 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Rec. June 07, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:05	Japanese Service
11:20	Hijrat
12:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 104-129.
12:15	Dars Majmooa Ishtehataat
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon: Rec. September 23, 2016.
14:00	Shotter Shondane
16:05	Persian Service
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Foundation Stone of Baitus Salaam Mosque [R]
19:15	HIjrat
19:50	Faith Matters: Programme no. 194.
21:00	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:05	Open Forum [R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 Friday 23 September , 2016 Issue No. 39

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2016ء کی مختصر رپورٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 209 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، اس سال پیراگوئے اور کیمن آئی لینڈ میں جماعت کا نفوذ ہوا۔ اس سال 120 نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور 179 بنی بنائی عطا ہوئیں۔ 125 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔

891 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ 56 لاکھ 20 ہزار 68 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل۔ احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز۔ تحریک وقف نو اور مختلف جماعتی ادارہ جات اور مشنز کی مساعی اوران کے شیریں اور نیک ثمرات کا بہت ایمان افروز تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کا رُوح پرور خطاب)

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 13/ اگست 2016ء
(حصہ سوم آخر)

معزز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد 4 بجکر 31 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت میں اجلاس کے دوسرے حصہ کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ کی سعادت مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب نے پائی۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 29 تا 30 کی تلاوت کی اوران آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام۔

میں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 209 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 32 سالوں میں (84ء سے لے کر اب تک) 118 ممالک اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

نئے ممالک میں نفوذ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ اس سال دو نئے ممالک پیراگوئے (Paraguay) اور کیمن آئی لینڈز (Cayman Islands) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ پیراگوئے (Paraguay) یہ ساؤتھ امریکہ کا ملک ہے۔ سپینش یہاں کی مقامی زبان ہے۔ یہاں آٹھ مقامی افراد اور دو پاکستانی افراد پر مشتمل جماعت قائم ہوئی۔

اس طرح کیمن آئی لینڈز (Cayman Islands) شمالی امریکہ کا ملک ہے۔ تین جزائر پر مشتمل ہے۔ یہاں کینیڈا کے مربیان اور بلیز (Belize) کے مربیان کو جا کے تبلیغ کرنے کی توفیق ملی اور چار افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کی۔

نئی جماعتوں کا قیام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان سے باہر دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 721 ہے۔ اور ان جماعتوں کے علاوہ 964 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ ان میں نائیجر سرفہرست ہے جہاں امسال 174 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور اس کے بعد پھر بینن میں 103، مالی میں 75۔

مساجد کی تعداد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو مساجد جماعت نے بنائیں یا تعمیر کیں یا ملیں ان کی مجموعی تعداد 299 ہے جن میں سے 120 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ **حضور انور نے بتایا کہ** اس سال برازیل میں مسجد بیت الاول کی تعمیر مکمل ہوئی۔ وہاں کی یہ پہلی مسجد ہے اور بڑی خوبصورت دومنزلہ مسجد ہے۔ جاپان کی مسجد تعمیر ہوئی۔ جزائر قموروز (Comoros) میں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔

حضور انور نے مساجد کے تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات بھی پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ کس طرح نو احمدیوں نے بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ وقار عمل کر کے مساجد کو تعمیر کیا اور اس کے لئے ہر قسم کی مالی قربانیاں بھی پیش کیں۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال ہمارے مشن ہاؤسز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 124 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2594 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ تبلیغی مراکز کی کل تعداد 450 ہو چکی ہے۔

مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 17 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔

وقار عمل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد، سینٹرز اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بجلی پانی اور دیگر فٹنگ کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقار عمل کے ذریعہ سے انجام دیتے ہیں۔ چنانچہ 78 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق چھیالیس ہزار نو سو چھیاسی وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ سے چوبیس لاکھ گیارہ ہزار سے اوپر یو ایس ڈالرز کی بچت ہوئی۔

وکالت تصنیف

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ترجمہ اور تفسیر پر مبنی ہے اور ملک غلام فرید صاحب کا ایڈٹ کردہ ہے کافی عرصے سے دستیاب نہیں تھا۔ اس کی ازسرنو ٹائپ سیٹنگ وغیرہ کر کے طبع کیا گیا ہے اور بک سٹال پر دستیاب ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب انگریزی میں طبع ہوئی ہیں جو بک سٹال پر موجود ہیں۔ کشتی نوح۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ کشف الغطاء۔ راز حقیقت۔ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ محمود کی آمین۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کا صومالین ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی کتب ہیں جو شائع کی گئی ہیں اور بک سٹالز پر دستیاب ہیں۔

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر تبصرے اور بیعتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر غیروں کے بعض تبصرے بھی بیان کئے اور مطالعہ کتب کے نتیجہ میں ہونے والی بعض بیعتوں کا بھی ذکر فرمایا۔ ایک صاحب نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے مطالعہ کے بعد کہا کہ اس کتاب کو پڑھ کر میرا وجود لرز گیا۔ اس کتاب نے مجھے اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور اس کتاب کا مجھ پر احسان ہے کہ میں اس کتاب کو پڑھ کر احمدی مسلمان ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔

مصر کے ایک دوست نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پڑھ کر کہا کہ یہ کتاب غیر معمولی تصنیف ہے۔ ایسے روحانی خیالات کو پڑھ کر روح وجد میں آ گئی اور یقین ہو گیا کہ اس کتاب کا مؤلف خدا کا فرستادہ ہے۔ چنانچہ اس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

ایک اور دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے مطالعہ کے بعد کہا کہ شروع میں ان تحریرات نے مجھے اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ پھر جلد ہی میں نے دیکھا کہ ان کتب کے مضامین بھی بہت گہرے ہیں۔ میں ویسے تو مسلمان ہوں لیکن میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ جو علوم میں نے ان کتب سے سیکھے ہیں وہ کہیں اور نہیں دیکھے۔ یہ کتب پڑھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی سچائی میں کوئی بھی شک نہیں ہے اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں